

اسرار کبریا

عنوانات: علم غیب اور قرآن

سورہ والعصر

مجموعہ تقاریر

سلطان العلماء علامہ غصنفر عباس ہاشمی

مرتب: عدنان زیدی

ناشر: گدائے حسینؑ پبلی کیشنز لاہور

0300-4607089-0300-4376593

جملہ حقوق بحق ناشر محفوظ ہیں

نام کتاب.....	اسرار کبریا
مجموعہ تقاریر.....	علامہ غنفر عباس ہاشمی
مرتب.....	عدنان زیدی
ڈیزائننگ.....	سید راشد صغیر رضوی
پروف ریڈنگ.....	مولانا سید تہذیب رضا نقوی
کمپوزنگ.....	علی حیدر
ناشر.....	گدائے حسین
ایڈیشن.....	دوئم
قیمت.....	150 روپے

اسٹاکسٹ

افتخار بک ڈپو اسلام پورہ لاہور

الکریم بک ڈپو اردو بازار لاہور

اسد بک ڈپو حیدر آباد۔۔۔ رحمت اللہ بک ایجنسی کراچی۔

ناشر گدائے حسین فون 0300-4376593-0300-4607089

انتساب سلطان کربلا حسین ابن علی کے نام

میرے حسین سے جو آگہی نہیں رکھتا
وہ جی رہا ہے مگر زندگی نہیں رکھتا
بنانے والے کو اس نے بچا لیا شوکت
حسین قرض کسی کا کبھی نہیں رکھتا

پیش لفظ

تمام تعریف اس اللہ کی جو مالک الملک ہے۔ اسرار کبریا کا ایڈیشن دوئم آپ قارئین کے ہاتھ میں ہے۔ الحمد للہ اس کتاب کی مقبولیت آپ حضرات جانتے ہی ہیں اور مجھے خوشی اس بات کی ہے کہ لوگ آج کے مصروف دور میں بھی کتاب کا مطالعہ کرتے ہیں اور علم سے مستفید ہونا چاہتے ہیں اس ایڈیشن کو مزید خوبصورتی کے ساتھ پیش کرنے کوشش کی گئی ہے لہذا تقریر کی مناسبت سے comma اور fullstop کا مزید استعمال کیا گیا ہے

میں مولا سے دعا کرتا ہوں کہ وہ
سلطان العلماء کو جو واقعی منکرین ولایت
کے لیے ”غضنفر“ ہیں صحت و تندرستی کے
ساتھ خوش و آباد رکھیں اور یوں ہی اپنے علم
کی خیرات انہیں عطا کرتے رہیں

واسلام

گدائے حسینؑ
عدنان زیدی

پہلا خطاب بسم اللہ الرحمن الرحیم

وما شهدنا الا بما علمنا وما كنا للغیب حفظین

(سورہ یوسف ۱۸)

سورہ یوسف سے ایک مختصر سی آیت تلاوت کی ہے میں نے یہ مضمون نہ تو کسی نے انتخاب کیا ہے اور نہ میں نے، درحقیقت جو گزشتہ عشرہ میں نے آپ حضرات کے سامنے پڑھا تو آخری مجلس میں علم غیب کے بارے میں ایک چٹ بھیجی گئی تھی تو اس وقت میں نے وعدہ کر لیا تھا کہ جو آئندہ خمسہ ہے پوری پانچ کی پانچ مجالس اس مسئلہ پر پڑھ دی جائیں گی۔ ظاہر ہے جب پانچ دن گفتگو ہے اس پر اس کے اکثر و بیشتر پہلوؤں پر تبصرہ ہوگا۔ آج کی مجلس میں آپ کو صرف علم غیب کی تعریف بتاؤں گا کہ غیب کیا ہے اور پھر فیصلہ اپنے سامعین پر چھوڑ دوں گا کہ اگر یہ غیب ہے تو کیا اسے محمدؐ و آل محمدؐ جانتے ہیں یا نہیں (پوری ایک مجلس اس خمسے میں ان آیات کی تشریح پر بھی ہوگی کہ جس میں علم غیب کی نفی چھلکتی ہے اور ایک پوری مجلس میں حقیقت غیب پر بھی گفتگو ہوگی)

جب آپ علماء سے پوچھتے ہیں کہ غیب کیا ہے تو اس کی دو تعریفیں سامنے آتی ہیں کہ الغیب ما غاب عن الابصار وہ وہ ہوتا ہے جو آنکھوں سے اوجھل ہو، پہلی تعریف، اس سے زیادہ ترقی کی جن علماء نے

انہوں نے فرمایا نہیں یہ ناقص تعریف ہے الغیب ما غاب عن الحواس غیب وہ ہوتا ہے جو حواس خمسہ سے اوجھل ہو، پہلی تعریف جو آنکھوں سے پنہاں ہو۔ دوسری تعریف جو حواس خمسہ سے پوشیدہ ہو۔ پہلی تعریف مخلوق کی طرف لے کر چلتی ہے دوسری تعریف کی روش کبریائی کی جانب۔ بہر حال میں اس پر تبصرہ نہیں کرنا چاہتا کہ یہ تعریف صحیح ہے یا غلط۔ چونکہ مجھے درس بھی دیا گیا ہے قرآن سے پوچھو مگر چودہ کی تائید لے کر، چونکہ کبھی بھی قرآن کائنات کے کسی بندے کو ہدایت نہیں دے سکتا وہ چاہے آدم ہو یا غنفر، جب تک قرآن کے کسی نہ کسی وارث سے نہ پوچھیں تو میں نے جب قرآن سے پوچھا تو قرآن نے چھ ظاہری حقیقتوں کو غیب بتایا اور تین باطنی حقیقتوں کو۔ وہ چھ ظاہری حقیقتیں میں اپنے سامعین کو بتانے جا رہا ہوں اگر تھکے نہیں ہیں تو، پہلی آیت جو سورہ یوسف سے میں نے پڑھی کہ جب بنیامین کو حضرت یوسفؑ نے پیالے کی گشدگی کے عذر سے روک لیا تو جو کچھ حضرت یعقوبؑ کو بیٹوں نے جا کے کہا وہ قرآن میں موجود ہے شک ہو تو قرآن منبر پر لے آؤ وما شهدنا الا بما علمنا وما كنا للغیب حفظین (ترجمہ) بابا جان آپ کے بیٹے نے چوری کی وما شهدنا الا بما علمنا اور ہم نے وہی گواہی دی جسے ہم جانتے ہیں وما كنا للغیب حفظین ہم غیب کے مکران نہیں ہیں یعنی جب پیالہ چوری ہو رہا تھا ہم موقع کے گواہ نہیں کہ واقعی اس نے چرایا یا نہیں، تو مجھے نہیں خبر کہ کس کے سر سے گذرا ہے کس کے صحنِ دل میں اُترا، اب قرآن نے یہ درس دیا ہے ما

کنا للغیب حفظین ہم وہ حافظ نہیں غیب کے کہ جب پیالہ چھپایا جا رہا تھا اگر ہم موقع کے گواہ ہوتے تو بتاتے کہ واقعی یہ چور ہے یا کوئی دوسرا، تو قرآن نے بتایا کہ گواہی کے موقع پر موجود نہ ہونے کو غیب کہتے ہیں (اللہ اکبر) اور یہی وجہ تھی چونکہ وہ موقع کے گواہ نہیں تھے حجت خدا نے ان کی گواہی رد کر دی یہ کہہ کر کہ بل سولت لکھم انفسکم امرا فصبر جمیل (سورہ یوسف ۳۸) تمہارے نفس نے ایک بات گھڑ لی ہے میرا بیٹا چور نہیں، سمجھ میں آگئی بات دوستو، گواہی کے موقع پر نہ ہونا غیب، یہ پہلی قرآنی تعریف ہے۔ آگے چلیں، وہ بھی سورہ یوسف میں ہی ہے جب حضرت یوسف کو زندان سے بلا رہا ہے عزیز مصر کہ میں تمہیں اپنا مقرب بنانا چاہتا ہوں وزارت عظمیٰ کا منصب دینا چاہتا ہوں۔ بلکہ خود میں تخت چھوڑ کر تمہیں تخت نشین کرنا چاہتا ہوں تو یوسف نے پیامبر سے کہا کہ جاؤ اپنے بادشاہ سے کہو پہلے زنانِ مضر کو جمع کرے ان سے میری بریت لے پھر زندان چھوڑوں گا چونکہ جب تک الزام لگانے والیاں بھی میری عصمت کی گواہی نہیں دے دیتیں منصب سنبھالنا میرے منصب کی توہین ہے تو اس وقت کے لیے جب وہ بریت ہو چکی حضرت یوسف کی تو جو کچھ یوسف نے کہا کہ اے بادشاہ میں نے یہ سارا کچھ اس لیے کیا تمہیں پریشان کرنا مقصود نہیں تھا۔ تمہیں تھکانا مطلوب نہیں تھا۔ یہ کیا کیوں؟ لیعلم انسی لم اخنه بالغیب تاکہ زلیخا کا شوہر یہ جان لے کہ میں نے غیب میں اس کی خیانت نہیں کی (اللہ اکبر) اب سارا کا سارا مجمع سمجھ گیا ہوگا کہ

یہاں غیب سے مراد کیا ہے؟ پیٹھ پیچھے ہونا، کہ میں نے عزیزِ مصر کی پیٹھ پیچھے اس کی خیانت نہیں کی تو قرآن نے بتایا جو پیٹھ کے پیچھے ہو وہ غیب ہوتا ہے عالم الغیب والشہادۃ تیسری تعریف، یہ سورہ آل عمران میں، سورہ توبہ، میں، سورۃ جمعہ، سورۃ زمر، سورہ مومنون میں، عالم، الغیب والشہادۃ اللہ نے اپنے آپ کو کہا ہے کہ میں غیب کا بھی عالم ہوں اور شہادہ کا بھی عالم، یعنی جو نظر آتا ہے وہ بھی جانتا ہوں جو دکھائی نہیں دیتا اس کا بھی عالم ہوں تو تیسری تعریف لاہور والو جو نظر نہ آئے وہ بھی غیب، چوتھی تعریف پورے تین مقامات پر اللہ نے جب اپنے حبیب پر قرآن اُتارا یعنی کہیں انبیاء کے واقعات بیان کر رہا ہے کہیں مریم کا قصہ ہے کہیں یوسف کی بات ہے کہیں کوئی تذکرہ یعنی جب کبھی آیتیں اُتریں تو اللہ نے کہا یہی ہے کبھی یوں کہا سورہ آل عمران میں ذلک من انباء الغیب نوحیا الیک (۴۴) اے میرے حبیب جو ہم آپ کی طرف وحی کر رہے ہیں یہ غیب ہے۔ کبھی سورہ ہود میں کہہ رہا ہے۔ تلک من انباء الغیب لوحیما الیک (۹۴) اے میرے حبیب جو آپ پر وحی نازل ہو رہی ہے یہ غیب کی خبریں ہیں۔ اسی طرح سورۃ یوسف میں ذلک من انباء الغیب نوحیہ الیک (۲۰۱) آخری بندے تک جو باہر بھی کھڑے ہو لکھو لوحِ دل پر جو بات میں اپنی طرف سے کہوں ویوار پر مارو میں تو تمہیں کفر، و ایمان کے شکنجے میں جکڑ کر بات کروں گا ایک طرف ایمان ہوگا دوسری طرف کفر پھر اختیار کی ڈور تمہارے ہاتھ میں، جو چیز پسند

آئے اسے اپنا لینا، اب ان تین آیتوں نے یہ فیصلہ کر دیا کہ قرآن بھی غیب، بات بھول تو نہیں گئی گواہی کے موقع پر نہ ہونا غیب، پیٹھ پیچھے غیب، قرآن غیب، جو نظر نہ آئے غیب، یہ چار تعریفیں، پس دورہ گئیں آسان ہو گئی آپ کی مشکل، سورہ کہف ہے اصحاب کہف کا ذکر کر رہا ہے اللہ، لوگ تبصرے کر رہے ہیں۔ وہ جو غار میں لوگ تھے کتنے تھے؟ کتنے کا نمبر کونسا تھا؟ جاگنا جاگنا الہیان لاہور جس جس دل کی بستی میں بسیرا ہے چودہ کی ولاء کا ان کے لیے ہے یہ جملہ، اللہ فرما رہا ہے سيقولون ثلثه رابعهم كلبهم ويقولون خمسة سادسهم كلبهم رجما بالغيب ويقولون سبعة وثنا منهم كلبهم (سورہ کہف ۲۲)

میرے حبیب یہ کہیں گے کہ وہ تین تھے ان میں کا چوتھا ان کا پچھٹا تھا اور یہ کہیں گے کہ وہ پانچ تھے ان میں کا چھٹا ان کا ہٹا تھا نہ تین نہیں، اگر یہاں کوئی سنی بھائی تشریف رکھتے ہیں تو وہ اپنے علماء کے پاس غنفر کا پیغام لے کر جائیں اور کل جواب لانا اور شیعہ حضرات اپنے علماء سے رابطہ کر کے کل غنفر کو جواب دینا پوچھنا یہ ہے رکن رہا ہے انسان اور عام انسان نہیں اس دور کے صاحبان ایمان۔ بس ایمان یہی تھا کہ جو اس غار میں ہیں غار کے باہر ایمان کا وجود نہیں یا دقائوس ہیں یا اسی کے ہم مذہب بس یہی ہیں تین ہیں پانچ ہیں سات ہیں جتنے بھی ہیں بس یہی ہیں صاحبان ایمان، تو اللہ صاحبان ایمان کی کلتی میں کتنے کو کس خانے میں فٹ کر رہا ہے تین ان میں کا چوتھا۔ پانچ، ان میں کا چھٹا۔ سات، ان میں

کا آٹھواں۔

جس طرح ٹخنے کو ان میں کا چھٹا رکن کر اللہ نے کتے کی جنس کو ملتا اور انسان کی جنس کو انسان رکھا اسی طرح تم میں سے رسول بھیج کر کہنے کے باوجود اللہ نے محمد کو محمد رکھا ملاح کو ملاح رکھا (داد و تحسین)

جیتے رہو بس میں نے جو پیغام پہنچانا تھا وہ تقریباً پہنچ گیا۔
 ویقولون خمسة اور کہہ رہے ہیں کہ وہ پانچ تھے سادسہم کلہم ان میں کا چھٹا ان کا کتا، آگے اللہ کہتا ہے رجما بالغیب یہ غیب میں اٹکل لڑا رہے ہیں۔ نہیں سمجھ میں آئی میرے سامعین کو بات، کسی واقع کا صحیح علم نہ ہونا یا تعداد کا صحیح پتہ نہ ہونا غیب کہلاتا ہے۔ منبر سے کہہ رہا ہوں لاہور والو۔ جو آپ کا نیاز مند آپ کو تعریف غیب کی بتائے گا اس سے ہٹ کر کوئی ایک تعریف پیدا کر دے میں بیعت ہو جاؤں گا۔ انشا اللہ آپ کی دعاؤں کا صدقہ ہے جو بتاؤں گا بس وہی ہوگا۔ اور پھر اسی کی تشریح میں تائیدیں تو ملیں گی کوئی نئی بات نہیں ہوگی۔ آب آخری تعریف، سلیمان بن داؤد کو تو آپ لوگ جانتے ہوں گے نبی تھے، شہنشاہ تھے، جہاں جہاں حدیں ہیں زمین کی وہاں وہاں حکمرانی تھی حضرت سلیمان بن داؤد کی، سورہ سبا ہے محل تعمیر کروا رہے ہیں حضرت سلیمان، اور تعمیر انسان نہیں کر رہے جنات کر رہے ہیں۔ جی ہاں یہی تو حجت خدا کے اقتدار ہوتے ہیں۔ حضرت سلیمان کے ہاتھ میں عصاء بلا تشبیہ تھوڑی ٹکائے عصا پر کھڑے نگرانی کر رہے ہیں اچانک سامنے کوئی سیڑھیاں چڑھتے ہوئے نظر

آیا چونکہ روئے زمین کا شہنشاہ تھا جلال میں آ گیا۔ اوئے کون ہے تو، بغیر اجازت کے تمہیں ہمارے قصر میں داخل ہونے کی ہمت کیسے ہوئی۔ کہا حضور میں جہاں بھی جاتا ہوں بغیر پوچھے جاتا ہوں۔ یہ کون تھا بھلا؟ ملک الموت، آپس کی بات ہے ذرا پوچھو تو اللہ کے نبی کو تڑی لگا رہا ہے کہ جہاں جاتا ہوں بغیر اجازت کے جاتا ہوں اور علی کے ایک موٹے لباس والے نوکر سے جھڑکیاں کیوں کھا رہا ہے۔ (نعرہ حیدری) بہر حال یہ جملہ معترضہ تھا اچھا اچھا میں پہچان گیا کہ تم عزرائیل ہو۔ کیوں آئے؟ یہ بھی آپ جانتے ہیں کہ میں کیوں آتا ہوں اچھا تو ہمارا وقت آن پہنچا، جی حضور، نخوت شاہی، آگے سے ہٹو ہم چار پائی پر لیشیں گے روح نکال لینا۔ ابھی بھی دماغ میں شہنشاہیت سائی ہوئی ہے ہاں اگر التماساً کہا ہوتا تو مان جاتا معصوم ہو نبی ہو اللہ کی حجت ہو رسول ہو لیکن یہ جو زعب سے کہہ رہے ہو، نا کہ آگے سے ہٹو، سیڑھی تک نہیں اترنے دوں گا یہیں کھڑے کھڑے نکالوں گا روح، بس اتنا کرم کیا کہ حضرت سلیمان نے عصا بغل کے نیچے لیا، روح نکالی یہ جاوہ جا، اب اللہ نے سورہ سبا میں جو کچھ کہا وہ میں اپنے سامعین کو سناتے لگا ہوں۔

فلما قضينا عليه الموت ما دلّه على موته إلا دابة الارض تاكمل
منساته فلما خربت بيت الجن ان لو كانوا يعلمون الغيب ما لبثوا في
العذاب المهين۔

فرمایا: جب ہم نے سلیمان پر موت کا فیصلہ جاری کر دیا تو سوائے

دیمک کے کسی نے نہ بتایا کہ یہ مرچکا ہے دیمک نے کیسے بتایا؟ شامل
منسلق اس کے عصا کو دیمک لگی کھاتے کھاتے جب عصا گل گیا نکلا بغل
سے اور میت گر پڑی۔

یہ حجرے کی سرگوشی نہیں منبر کا ڈنکا ہے جاؤ پوچھو اپنی مرضی کے
عالم سے کہ یہ مدت کتنی تھی پورا ایک سال، جب عصا گر کر اتو جنوں کو پتہ
چلا ارے یہ تو مرچکا ہے۔ نہیں نہیں..... زمین پر بیٹھ کر بھونکنا بہت آسان
ہے کہ ہم محمد جیسے ادبازار یو، محمد بعد میں بننا پہلے محمد کے غلام جیسا بنو۔ (داد
و تحسین) تمہارا بڑے سے بڑا علامہ مر جائے گرمی کا موسم ہو بیٹے نے
امریکہ سے آنا ہوا انتظار نہیں کرتے کہ محلے میں دبانہ پھوٹ پڑے، یہ جو
سال میت کھڑی رہی ہے بدبو کیوں نہیں پھیلی؟ فقط اتنا ہی نہیں یہ جو سال
دن رات کھڑا ہے اور جن سمجھ رہے ہیں زندہ ہے تو جنات نے یہ کیوں
نہیں سوچا کہ اسے نیند کیوں نہیں آتی اسی لیے کہتا ہوں قرآن تلاوتوں کے
لیے نہیں اُترا ہدایتوں کے لیے اُترانے جنات نے یہ کیوں نہیں سوچا کہ یہ
بیت الخلاء کیوں نہیں جاتا۔ جنات نے یہ کیوں نہیں سوچا کہ یہ کھانا کیوں
نہیں کھاتا اب پا قرآن کو افسانہ کہہ کے شرک کا تمغہ جرأت سینے پر سجاؤ
ورنہ ماننا پڑے گا کہ کوئی خلاف معمول بات نظر آتی تو جن سوچتے۔ (نعرہ
حیدری)

معلوم ہوتا ہے جنات کو علم تھا کہ یہ خدا کی حجت ہے بھوک سے
بے نیاز ہے، نیند سے بے نیاز ہے، اور پھر یہ تو میں اُس نبی کی بات کر رہا

ہوں کہ جو رعایا ہے میرے نبی کی اور جو سردارِ انبیاء ہے وہ کیا ہوگا۔
حضرت عائشہ فرماتی ہیں کہ اکثر رسولِ آفتابہ لیتے بیت الخلاء میں جاتے وہ
باہر نکلتے فوراً میں جاتی ”مجھے کچھ آلودگی نظر نہ آتی مشک جیسی خوشبو
ہوتی۔ (نعرہ رسالت)

تو عائشہ کہتی ہیں کہ یا رسول اللہ آپ باہر آتے ہیں میں جان
کے پیچھے جاتی ہوں وہاں کچھ ہوتا تو نہیں، یہ آفتابے کا چکر کیوں ہے۔ تو
عائشہ کہتی ہیں کہ رسولؐ نے مسکرا کر فرمایا: نحن معاشر الانبياء لا يَكُونُو
منا ما يَكُونُو من البشر۔

ہم جو نبیوں کا ٹولہ ہے جو جو شے بشر میں ہوتی ہے وہ وہ ہم میں
نہیں ہوتی۔ (نعرہ رسالت) (نعرے) داد تحسین۔

یعنی خلاف معمول جنات کو کچھ نظر نہیں آیا اسی لیے تو پورا سال
کام کرتے رہے کہ نگرانی ہو رہی ہے۔ اللہ کہہ رہا ہے فلما خرو جب رگر
پڑا ماتھے کے بل، تبینت الجن تو جنوں کو پتہ چلا کہ یہ تو مرچکا تھا ان لو
کاسو يعلمون الغیب ما لبثوا فی العذاب المہین اگر جنات غیب جانتے
ہوتے تو اس رسوا کن عذاب میں مبتلا نہ ہوتے کام چھوڑ کر بھاگ جاتے تو
کیا اہلیمان لاہور کو اب بھی بات سمجھ میں نہیں آئی اس آیت نے بتا دیا کہ
موت کا علم نہ ہونا غیب ہے۔ بات بھولی تو نہیں، گواہی کے موقع پر نہ ہونا
غیب، پیٹھے پیچھے غیب، نظر نہ آنا غیب، قرآن غیب، واقع یا تعداد کا صحیح علم
نہ ہونا غیب، موت کی خبر نہ ہونا غیب۔ یہ چھ چیزیں قرآن میں ظاہری

غیب یا ساتویں شے غیب دکھا اور اگر نہیں دکھا سکتا تو اب کر فیصلہ اپنے ضمیر میں جھانک کر کہ یہ چھ چیزیں چودہ جانتے ہیں یا نہیں آپ نے دیکھا گواہی پر موجود نہ ہونا کیا ہے غیب وہ تو ایک گواہی پر موجود نہ ہونا یعنی جو ایک گواہی کا گواہ ہے اس کے لیے وہ موقع غیب نہیں۔ آیتیں میں نے بتائیں، عاقل رضا کیا میں نے مشورہ دیا تھا اللہ کو کہ میں نے نعرے لگوانے ہیں قوم شیعہ سے اس لیے ایسی آیتیں بھیج تو پھر سورہ نساء میں تیرا اللہ تیرے رسول سے کہہ رہا ہے۔

فَكَيْفَ إِذَا جِئْنَا مِنْ كُلِّ أُمَّةٍ شَهِيدٌ وَجُنَّاكَ عَلَى هَؤُلَاءِ شَهِيدًا. (سورہ نساء ۱۳)

میرے حبیب کیا لطف آئے گا جب ہر اُمت میں سے ان کے نبی کو اپنی کے اعمال پر گواہ لائیں گے و جسنا یک علی ہولاء شہیداً اور تمہیں ساری خدائی پر گواہ لائیں گے (داد و خمین) اب اللہ پر فتویٰ لگاؤ کہ وہ بھی اپنے محبوب کی محبت میں غالی ہو گیا۔ ورنہ یہ جو ساری خدائی پر میرے نبی کو گواہ بنا رہا ہے تو پھر ماننا پڑے گا کہ ازل سے شام محشر تک جہاں جہاں کوئی عمل کرنے والا رہا وہاں وہاں میرا رسول رہا (نعرہ حیدری)

پیٹھ پیچھے غیب، نماز پڑھا رہا ہے میرا رسول، آٹھ صفیں چھوڑ کر نویں صف میں میسرہ نامی غلام یہ وہی ہے جسے پہلی اُم المومنین حضرت خدیجہ سلام اللہ علیہا نے پہلے شام کے سفر تجارت پر رسول کے ساتھ بھیجا تھا

اور بھیجا اسی لیے تھا کہ میسرہ ٹو ساتھ جا، ان کی خدمت کر اور پھر یہ مستقل دے دیا بی بی نے میسرے نبی کو، یہ نویں صف میں کھڑا ہے اس سے کوئی اداب صلوٰۃ کے خلاف حرکت سرزد ہوئی سلام کہنے کے بعد میرے رسولؐ نے پیچھے مڑ کر دیکھا قم یا میسرہ، میسرہ کھڑا ہو جا، جی یا رسول اللہؐ، او دی صلوٰۃ نماز دوبارہ پڑھ (اللہ اکبر)

یا رسول اللہؐ نماز تو دوبارہ پڑھتا ہوں لیکن آپ کا منہ تو ادھر تھا میں پیٹھ پیچھے نویں صف میں کھڑا تھا آپ کو کیسے خبر آپؐ نے فرمایا: کیا تم جانتے نہیں اراکم من خلفی کما اراکم من قدامی۔
”ہم جیسے سامنے دیکھتے ہیں ویسے پیچھے دیکھتے ہیں“ (الغزوة اللہ)

تو جو پیٹھ پیچھے دیکھ رہا ہے پیٹھ کے پیچھے جو ہے وہ غیب ہوتا ہے تو جو پیچھے بھی دیکھ رہا ہے پاگل کے بچے تو اسے عالم الغیب نہیں مانتا وہ تو ناظر الغیب، ہے نہیں..... نہیں تمہیں بات سمجھ میں نہیں آئی۔ عالم سے بڑا ناظر ہوتا ہے میں اس بات کا عالم ہوں کہ جنت ہے۔ لیکن دیکھی نہیں۔ (داد و تحسین)

تو عالم الغیب کیا یہ تو ناظر الغیب ہے اس کے بارے میں تبصرہ تیسرا غیب، جو نظر نہ آئے بھری پڑی ہیں تہتر فرقے کی کتابیں ایک جملہ رسولؐ کا، ایک جملہ امیر کائنات کا سنا تا ہوں۔

قبرستان سے گذر رہے ہیں رسولؐ؟ صحیفہ رحمت پہ اُداسی چھا گئی،
قدم رک گئے صحابیوں نے پوچھا یا رسول اللہؐ خیریت فرمایا! انکم لاتودن۔

ماری۔

جو میں دیکھ رہا ہوں وہ تم نہیں دیکھ رہے۔

قبر میں عذاب ہو رہا ہے۔ اس کی وجہ سے میرے چہرے کی رنگت بدل گئی ہے جو نظر نہ آئے وہ غیب ہوتا ہے۔ کائنات کے لیے غیب ہے اور میرا رسول کہہ رہا ہے جو میں دیکھ رہا ہوں وہ تم نہیں دیکھ رہے۔ اور داوی السلام میں تیرا پہلا امام ٹہل رہا ہے عمار پیچھے پیچھے ہیں اچانک علی مسکرا بھی رہے ہیں اور سر بھی ہلا رہے ہیں عمار نے پوچھا مولاً کیوں مسکرا رہے ہیں فرمایا:

اگر تو بھی وہ چیزیں دیکھ لیتا جو میں دیکھ رہا ہوں بلکہ میں نبی البلاغہ کا جملہ سنانے لگا ہوں علی نے فرمایا: اودر بار والو! اٹھو کوئی ایک شخص ہے تم میں سے ایسا جسے رسولؐ نے نہ کہا ہو کہ مجھے رسولؐ مانو تم نے اسے رسولؐ مانا دعوت کے بعد تم میں ایک نہیں جسے رسولؐ نے کہا نہ ہو اور میرے خلاف ایک الزام بھی کوئی نہیں دے سکتا کہ مجھ سے اس نے کہا ہو کہ مجھے رسولؐ مانو، کیوں؟ میں نے رسولؐ سے کہا تھا۔ انسی اشمودیح النبوة واری نور الرسالت۔

”کہ یا رسول اللہؐ میں وحی کی خوشبو سونگھ رہا ہوں اور میں رسالت کا نور دیکھ رہا ہوں“

پڑھ نبی البلاغہ، امام کا کھا کے امام کو بھونکنے والے، اب شیعہ مولوی سے بات کر رہا ہوں نبی البلاغہ میں تیرے امام سے رسولؐ نے کہا یا

علیٰ تو کیوں نہ سونگھے وحی کی خوشبو تو کیوں نہ دیکھے نور رسالت انک
نر امارتی۔

”تُو بھی وہی وہی دیکھتا ہے جو جو میں دیکھتا ہوں۔“ (نعرہ حیدری)
چوتھی تعریف قرآن غیب، اب یہ بھی میں یاد دلاؤں کہ ابھی نازل ہونے
میں دس برس دیر تھی میرے مولانا نے ہاتھوں میں پڑھ دیا (داد و تحسین)
جس علیٰ کی نظر سے اللہ کی مشیت میں چھپا ہوا قرآن پوشیدہ نہ ہو
یہ ایسا ہے مجھ سے کہو کہ فلاں موضوع پر کتاب لکھو، لکھ دوں گا۔ ٹھیک ہے
نا، اگر کہو کہ بصیرت افروز میں جو دس مجالس ہوئیں اس پر تاثرات لکھو،
کس نے کیا پڑھا اب میں نے گزری ہوئی پانچ مجلسیں سنی نہیں میں کیا لکھ
سکتا ہوں۔ تو قرآن کیا کسی Subject پر لکھی ہوئی کتاب ہے یہ تو سمجھنی
میدان جنگ ہے اللہ کو کسی کا لڑنا پسند آیا آیت آگئی کسی کے جی چُرانے
پر غصہ آیا آیت آگئی۔ کوئی سویا آیت، کوئی ردیا آیت، کسی نے پایا
آیت، کسی نے کھویا آیت، یعنی جیسا ماحول ویسی آیت، اور علیٰ نازل
ہونے سے پہلے پڑھ رہا ہے معلوم ہوتا ہے وہ اللہ کے دل کی دھڑکنوں کی
تحریر کو پڑھ رہا تھا کہ فلاں وقت یہ ہوگا یہ ہوگا..... (داد و تحسین) (نعرہ
حیدری) جو آدم سے لے کر سور پھونکنے تک کو آنکھوں سے دیکھ رہا ہے
قرآن یہی ہے نا تو جس کے وزیر کا یہ حال ہے خدائے بلند و برتر کی قسم
دیکھیں یہ آپ لوگوں کی محبت ہے کہ بڑھ چڑھ کر مجھے خطابات دیئے
القابات دیئے سلطان العلماء کہا اور اگر آپ دیکھیں کہ کوئی عالم مسجد میں

داخل ہوا میں نے منبر چھوڑ دیا۔ میں نے اس کے قدم لیے، سوچ میں پڑ جاؤ گے کہ جسے ہم سلطان العلماء کہتے ہیں یہ جسکے قدم پکڑ رہا ہے تو یقیناً سوچ میں پڑ جاؤ گے کہ اس کے اور اس کے علم میں فرق کیا ہوگا تو ہم نے علیؑ کو دیکھا اللہ کے گھر سے نکلا اور نصیری کی خدائی تک پہنچا (اللہ اکبر) اور میں نے دیکھا جب محمدؐ کے سامنے آیا تو کہا۔ انا عبد من عید محمدؐ۔

تو آخر جس پر خدا ہونے کا شک ہے وہ جس کا بندہ کہلوا رہا ہے مانگو تو فیتہ اور پوچھو علیؑ سے وہ تمہیں بتائے گا کہ میں نے اس میں کیا دیکھا میں نے تو پوچھا اور اس نے بتایا بھی (الحمد للہ) اور اس نے کیا بتایا یہ تب بتاؤں گا جب بتانے کی اجازت ہوگی۔ تو جو قرآن کو نازل ہونے سے پہلے جانتے ہوں۔ وہ عالم الغیب نہیں پانچواں، کسی واقع کا پتہ نہ ہونا، تعداد کا ٹھیک معلوم نہ ہونا غیب، اس کے ساتھ تعداد کا حساب کیا کرو گے جس کے بارے میں اللہ کہہ رہا ہو وکل شئی احصنہ فی امام مبین کہ ہم نے ہر شے گن گن کر امام مبین میں بھر دی ہے اور ختم ہو گئی میری بات لاہور والو موت کی خبر نہ ہونا غیب، اور جس علیؑ کا وعدہ ہی یہی ہو۔

کوئی مشرق میں مرے یا مغرب میں شمال میں مرے یا جنوب، مومن ہو یا منافق مر سکتا ہی نہیں جب تک مرنے والے کے سرہانے علیؑ نہ آئے، علیؑ کا تو وعدہ ہے کہ میں ہر مرنے والے کے سرہانے جاتا ہوں۔ پتہ ہے نا کس نے کہا مرنا ہے بلکہ شب معراج تمہارے رسولؐ سے

عزراہیل نے سلام بھیجے تھے علی کی طرف تو رسولؐ نے فرمایا کیا وجوہات ہیں علی کی طرف سلام بھیجنے کی۔ عزراہیل نے کہا کہ اللہ نے جب سے مجھے قبض ارواح کا رجسٹر دیا ہے اور کہا ہے کہ ہر فی روح کی روح قبض کر تو اللہ نے مجھ سے وعدہ لیا تھا کہ خبردار علیؑ کے شیعوں کی روح اس وقت تک قبض نہ کرنا جب تک علیؑ علیہ السلام سے اجازت نہ لے لینا (نعرہ حیدری) ان کے بارے میں کہتے ہو کہ یہ غیب نہیں جانتے اگر کبھی وقت ہوا مصلحت ہوئی تو پھر بتاؤں گا کہ بے وقوف کے بچوں جن پر شک کر رہے ہو کہ یہ عالم الغیب نہیں غفغر ثابت کر دے پہاڑ جتنا دلیلوں کا ڈھیر لگا کر کہ یہ عالم الغیب تو کیا خالق الغیب ہیں۔ یہ جملہ میں اکثر کہا کرتا ہوں۔

ابھی تو تم وہ علیؑ وہ حسنؑ وہ حسینؑ (علیہم السلام) سن رہے ہو جسے غفغر جانتا ہے اگر وہ علیؑ سن لیا جسے عمار جانتا ہے میثم جانتا ہے اگر وہ علیؑ سن لیا جسے سلمان جانتا ہے اگر وہ علیؑ سن لیا جسے خود علیؑ جانتا ہے ابھی تو تم خدا کے بندے کے کوچہ ولایت کے خارش زدہ کتے کو برداشت نہیں کر رہے اللہ کو ڈھونڈو گے، بس اللہ کی اس سے بڑی پہچان نہ تھی، نہ ہے نہ ہوگی کہ اللہ ہوتا ہی وہی ہے جو اس جیسے علیؑ بنا سکے۔

ایک تسلی میں تمام سادات و مومنین کو منبر سے دلانا چاہتا ہوں کہ ایک غیب تمہارے پاس بھی ہے حدیث رسولؐ ہے اللہ نے میرے حسینؑ کے لیے مومن کے باطن میں ایک غائب محبت رکھی ہے یہی تو دلیل ہے کہ

آپ کی آنکھوں سے آنسو آگئے یہ آنسو کہاں سے آئے یہ وہ راز ہے
 رونے والو جو آدم سے عیسیٰ تک میں نے ہر نبی کو پوچھتے ہوئے دیکھا اللہ
 سے آدم نے بھی سوال کیا تھا کہ پالنے والے عرش پر جو پانچ نام ٹونے
 لکھے ہیں جب پہلے چار نام دیکھتا ہوں میری طبیعت خوش ہو جاتی ہے جو نہی
 پانچویں نام پر نظر جاتی ہے میرا دل چاہتا ہے کہ میں رونا شروع کر دوں
 (العظمۃ اللہ) یہی کچھ نوح نے پوچھا یہی کچھ ابراہیم نے جب واقعہ کر بلا
 سنایا تا اللہ نے زکریا کو، دھاڑیں مار کر رونے لگا۔ اللہ نے کہا تو کسی
 طرح چپ کر بیٹھے گا کہا پالنے والے ایک شرط ہے پھر میں رونا بند کر دوں
 گا، کہا مجھے بڑھاپے میں ایک بیٹا عطا کر وہ بھی جوان ہو کر رسول کے بیٹے
 کی طرح مارا جائے میرا دل بھی اسی طرح تڑپے جیسے بتول کا دل تڑپے گا
 جیسے رسول کا دل تڑپے گا۔ اور میں اُسے حسین کا صدقہ سمجھ کر نہیں روؤں گا
 تو ہر حجت کو تعجب ہے کہ یہ آنسو آتے کہاں سے ہیں۔ سب سے پہلی طلب
 سلطان کر بلا کی یہی آنسو ہیں چار سالہ بتول فرماتی ہیں جب بابا کے بے
 سر لاشے سے ودا ہونے لگی تو گلوئے بریدہ سے آواز آنے لگی سکینہ بیٹی
 جہاں سے گذرنا میرے شیعویں کو یہ پیغام پہنچا دینا کہ شیعویں جب ٹھنڈا
 پانی پیو تو میری پیاس کو یاد رکھنا۔ بابا تم نے میرے اکبر کا نام نہیں لیا تم
 نے میرے چچا عباس کا نام نہیں لیا یہ آپ نے سارے مصائب چھوڑ کر
 پانی کا ہی نام کیوں لیا تڑپ کر رہ گیا لاشہ حسینؑ میرے لہام تے فرمایا:
 بیٹا! اس لیے پانی کا نام لیا جا کے میرے شیعویں کو کہہ دینا کاش تم سارے

کے سارے دسویں کے دن کر بلا ہوتے تم دیکھتے کہ میں اصغر کے لیے کس
عاجزی سے پانی مانگ رہا تھا اور کس بے دردی سے ظالموں نے میرا
سوال ٹھکرا دیا۔

اللعنة الله على القوم الظالمين
وسيعلم الذين ظلموا اي منقلب ينقلبون

jabir.abbas@yahoo.com

دوسرا خطاب

بسم اللہ الرحمن الرحیم

قل لا یعلم من فی السموات والارض الغیب الا اللہ وما

یشعرون ایاں یبعثون

(سورہ نمل ۵۶)

سورہ نمل سے ایک آیت تلاوت کی ہے میں نے، گذشتہ مجلس میں آپ کو غیب کی ظاہری تعریف سے روشناس کروایا گیا ویسے تو جو علم غیب کی نفی میں آیات وارو ہوئی ہیں اس پر ایک الگ سے مجلس ہوگی لیکن آج صرف ایک آیت کی تحلیل کے لیے میں نے ایک الگ مجلس تجویز کی ہے چونکہ پورے قرآن میں اس سے زیادہ نفی پر مبنی آیت کوئی نہیں، کہنے والا اللہ اور اعلان کروایا اپنے حبیب کی زبانی۔ قل لا یعلم من فی السموات والارض الغیب الا اللہ وما یشعرون ایاں یبعثون۔ فرمایا اپنی پاکیزہ زبان سے کہہ دیجئے کہ جو جو آسمانوں میں رہتے ہیں وہ بھی غیب نہیں جانتے۔ جو جو زمین کے باشندے ہیں وہ بھی غیب نہیں جانتے الا اللہ سوائے اللہ کے وما یشعرون ایاں یبعثون اور ان میں سے کسی کو یہ شعور تک نہیں کہ یہ اٹھائے کب جائیں گے۔ جنہیں اٹھنے تک کا علم نہ ہو وہ عالم الغیب کیسے۔ اب اسی آیت کو مد نظر رکھتے ہوئے علم غیب کے منکر علماء نے ڈیڑھ اینٹ کی مسجد الگ تعمیر کی کہ جب اللہ نے کہہ دیا کہ

آسمانوں والے بھی غیب نہیں جانتے زمین والے بھی غیب نہیں جانتے تو پھر ہم کیسے مان لیں کہ محمدؐ و آلِ محمدؐ غیب جانتے ہیں۔ پہلے سارے تہتر فرقے کے علماء مل کر چودہ کی رہائش تو ڈھونڈو یہ رہتے کہاں ہیں۔

اگر یہ آسمانوں میں رہتے ہیں غیب نہیں جانتے اگر یہ زمین کے ساکن ہیں غیب نہیں جانتے، اور اگر کہیں اور رہتے ہیں تو پھر فریضہ جہالت کا مظاہرہ نہ کرو پھر زمین و آسمانوں کے باشندوں سے علم غیب کی نفی کرو۔ چودہ نفوس طاہرہ سے نہیں اور میں جب قرآن سے پوچھتا ہوں بنیادی طور پر اللہ نے اپنی مخلوق کو تین حصوں میں تقسیم کیا ہے اور یہ تخلیق کے لحاظ سے بھی تین حصے ہیں اور سکونت کے لحاظ سے بھی تین، تخلیق کا ذکر سورہ یسین میں ہے قرآن کے دل میں یہاں اللہ نے اپنی تسبیح خود کی فرمایا:

مبسن الذی خلق الأزواج کلہا مما تنبت الارض ومن انفسہم ومما لا یعلمون۔ (۶۳)

فرمایا: تسبیح کے لائق ہے وہ اللہ جس نے کائنات کے کل جوڑے یا اس چیز سے بنائے جو زمین کا جوہر ہیں جاگنا لکھنا لوحِ دل پر کسی مولوی کا فتویٰ نہیں عالم کا قول نہیں خلاقِ علم کا فرمان ہے خلقِ الأزواج کلہا کل کے کل جوڑے تین چیزوں سے باہر نہیں مما تنبت الارض جو حقیقتیں زمین سے اُگتی ہیں یعنی جو زمین کے رزق کھاتا ہے۔ اور پھر اس جوہر سے سلسلہ نسل آگے بڑھتا ہے یا اس سے بنائے ومن انفسہم یا نفوس سے بنائے ومما لا یعلمون یا اس حقیقت سے بنائے جس کا کسی کو علم نہیں تا

ایسے نہیں بھائی، مجبوری ہے نقوی صاحب ہے قرآن، اللہ نے نام نہیں لیا میں نہیں لوں گا۔ اگر خدا نے نام لیا ہوتا میں لیتا جو اس نے کہا کچھ زمین کے جوہر کی پیداوار کچھ نفسی جوڑے ومما لایعلمون اور کچھ ایسی حقیقت سے بنے جس حقیقت کا کسی کو علم نہیں تو پھر ماننا پڑے گا تا کہ وجہ ارض پہ کائنات کے کسی گوشے میں کچھ جوڑے ایسے ہیں کہ جن کی تخلیق اتنی بلند و بالا ہے کہ غنفر سے لے کر آدم تک کوئی سمجھ ہی نہیں سکتا تھا اسی لیے اللہ نے کہہ دیا لایعلمون یہ جانتے ہی نہیں (داد و تحسین) میں فی الحال اس کی تحقیق نہیں کروں گا۔ جیسے اللہ نے کہہ دیا مما لایعلمون اس چیز سے بنایا جس کا کسی کو علم نہیں۔ اور اسی لیے تو اللہ نے نام ہی نہیں لیا اس شے کا اس حقیقت کا، اور یہ میرا ایمان ہے کہ اگر وہ شے ہوتی تو اللہ نام لیتا (اللہ اکبر) یقیناً اس شے کا تعلق شے سے ہوگا ہی نہیں جس کی دلیل یہ ہے میرے پاس کہ سورہ طور میں اللہ کے سامنے اکثر نے والوں کو خدا چیلنج کر کے کہہ رہا ہے میرے حبیب پوچھ ان سے یہ جو یوں گردن اکڑا رہے ہیں میرے سامنے ام خلقوا من غیر شئی (۵۳)

کیا یہ شے سے نہیں بنے؟ (داد) کیا انہیں لاشے سے بنایا گیا؟ نہ! اب ہے کفر و ایمان کی سرحد پر بات لیکن میں ہوا کے جھونکے کی طرح ایمان بچاتے ہوئے گذر جاؤں گا۔ کیا یہ لاشے سے بنے؟ اس کا مطلب کچھ ایسے ہیں۔ جنہیں اللہ نے لاشے سے بنایا اور انہیں اللہ نے سراٹھانے کی اجازت دے رکھی ہے (اللہ اکبر) اس سے آگے مجھے کوئی جملہ کہنے کی

اجازت ہی نہیں بہر حال یہ تین قسم کی بنیادی مخلوق تھیں جو میں نے عرض کر دیں تو جس طرح بنیادی قسمیں تین ہیں باقی ساری ان کے ذیل میں ہیں کچھ جو ہر ارض کے ساتھ یہ قبیلہ الگ ہوگا، کچھ نفوس کے جوڑے، یہ کنبہ الگ ہوگا اور کچھ لایعلمون جن کی تخلیق علم سے ماورا ہو نہیں نہیں اللہ نے یہ نہیں کہا کہ ماما لایعلمون انسان میں نے اس چیز سے بنائے جسے انسان جانتا ماما لایعلمون آدم جسے آدم نہیں جانتا۔ ماما لایعلمون کہہ کے اللہ نے بتا دیا کہ سوائے میرے کوئی نہیں جانتا تو جن کی تخلیق علم سے ماورا ہے ان کے بارے میں فیصلہ ہی نہیں کیا جاسکتا کہ جنس کیا ہے؟ کس قبیلے سے تعلق؟ بہر حال یہ تین قسم کی مخلوق اور اسی طرح رہائش کی جگہیں بھی تین۔ تازہ دم ہیں میرے سامعین تو آیت پڑھوں نہیں جو قرآن کہے گا غففر کو یہ توفیق ہی نہیں دی مولانا نے کہ بات کہاں سے شروع کرے اور جب ختم ہو تو پتہ ہی نہ چلے کہ کیا کہنا چاہ رہا تھا ہاں جو قرآن کہے وہ مانو جو میں کہوں دیوار پر دے مارو، سورہ انبیاء کونسا سورہ؟ سورہ انبیاء لاؤ قرآن ابھی منبر پر میدان میں جھوٹا کر دیا جھوٹے ہو جاؤ۔ ذہن میں ہے آیت جو میں نے خطبے میں پڑھی کہ جو آسمانوں میں ہے وہ غیب نہیں جانتے جو زمین میں ہے وہ غیب نہیں جانتے اور سورہ انبیاء کی اس آیت میں مسکن تین بتائے ولہ من فی السموات والارض ومن عنده لاسینکبرون عن عبادتہ ولا یتحسرون۔ (۹۱) ”فرمایا جو آسمانوں میں رہتے ہیں ان کا مالک بھی میں اللہ ہوں جو زمین پر بستے ہیں ان کا مالک

بھی میں اللہ ہوں ومن عندہ اور جو میرے قرب میں رہتے ہیں ان کا مالک بھی میں اللہ ہوں۔“ (نعرہ حیدری)

آسمان والوں کا مالک بھی میں، زمین والوں کا مالک بھی میں۔ اور جو میری عندیت میں جو میرے قرب میں اور یہ میں گزشتہ عشرہ میں بتا چکا ہوں جو جامع مسجد میں پڑھا تھا۔ قرب کے لیے چار مراحل ہیں۔ ہماری کم علمی یہ ہے کہ ہم چاروں کے معنی قرب استعمال کرتے ہیں حالانکہ چاروں کے چاروں مختلف ہیں۔ قرب، دُنو، لدن، عندیت، دیکھیں سارے کا سارا مجمع میرے قریب ہے لیکن ایک پہلی قطار ہے ایک آٹھویں ہے ایک بیسویں ہے شاہد بھائی کہہ سکتے ہیں میں نے غنفر کو قریب سے سنا۔ فاصلے جہاں پر ناپے جائیں اسے قرب کہتے ہیں۔ درحقیقت نقوی صاحب شاکر بھائی یہ قرب سے بڑھ کے منزل دُنو پر ہیں دُنو کیا ہوتا ہے پڑھو سورہ رحمان وجنا الجنة دان۔

اللہ فرماتا ہے جنت کے پھل مقام دُنو پر ہیں۔ جنت کے پھل دانی ہیں اور تہتر فرقے کے جس عالم سے پوچھو گے کہ یہ دُنو کیا ہے وہ یہی کہے گا کہ جنتی بیٹھے بیٹھے ہاتھ بڑھائے گا پھل توڑ لے گا۔ تو معلوم ہوا دُنو وہ قرب ہے کہ جہاں تک ہاتھ پہنچے (اللہ اکبر) پتہ نہیں آپ کیوں داد دے رہے ہیں کیوں خوش ہو رہے ہیں۔ اور میں نے تو یہ جملہ اس خوشی میں پڑھا کہ معراج کی رات کے بارے میں علماء ناپتے پھرتے ہیں کہ کتنا قریب تھا میرا رسول، اللہ کہہ رہا ہے ثمہ دنیٰ فتدلی۔

میرا نبی مقام دنو پہ تھا تو یقیناً ایسے فاصلے پر تھا کہ نبی سے ہاتھ ملایا جاسکتا تھا جو لباس میں نے پہنا ہوا ہے یہ نہ میرے قریب ہے نہ دانی ہے اسے مجھ سے لدن حاصل ہے کیوں کہ میرے بدن اور اس کے درمیان میں کچھ نہیں یہ بغیر فاصلے کے میرے بدن سے چھو رہا ہے یہ مقام لدن ہے۔ قرآن کہاں سے آیا؟ پڑھو سورہ ہود من لدن حکیم العزیز کہ میں اللہ کے لدن سے آیا اور جو میرا علم میرے اندر ہے یہ لدن نہیں یہ عندیہ ہے نہ..... نہ اب نہیں پتہ کس کا دل دھڑکے گا۔ کس کا کلیجہ شک ہو جائے گا۔ کس کے پھول کھلے گا کس کے تنور جلے گا ہے، یہ حقیقت اسی لیے تو جب علماء و مجتہدین سے فتویٰ پوچھا جائے تو وہ لکھتے ہیں عندیہ جواب و حاصل مسئلہ میری عندیہ میں اس مسئلے کا جواب یہ ہے یعنی میرے اندر سے جواب یہ نکلا ہے تو اللہ کہہ رہا ہے ومن عنده ان کا مالک بھی میں ہوں جو میری عندیہ میں رہتے ہیں جاؤ پوچھ مولیوں سے کون ہے یہ مخلوق جن کا وطن تو حید کا بدن ہے (داد و تحسین) نعرہ حیدری) کون ہیں یہ ذی شرف بندے جو تیری عندیہ میں رہتے ہیں تیری کبریائی جن کا وطن ہے فرمایا غفر ہضیان نہ بک بتایا نہیں کہ تیری مخلوق ایسی حقیقت سے بنی جسے جانتا کوئی نہیں جب علم سے پہلے بنے، اس وقت کوئی شے ہو تو وہاں رکھوں (اللہ اکبر) ولہ من فی السموت جو آسمانوں میں رہتے ہیں ان کا مالک بھی میں والارض جو زمین میں رہتے ہیں ان کا مالک بھی میں ومن عنده جو عندیہ میں ہیں ان کا مالک بھی ہوں۔ نشانی کیا ہے

ان کی؟ لایستکبرون عن عبادتہ ولا یستحسرون نہ کبھی انہوں نے میری عبادت سے تکبر کیا ہے اور جاگنا قرآن ہے پھنس گئے ہو ولا یستحسرون اور نہ ہی کبھی عبادت کرتے کرتے تھکتے ہیں پالنے والے کتنی عبادت کرتے ہیں؟ دو گھنٹے، چار گھنٹے سولہ گھنٹے، فرمایا ہضیان نہ بک۔ بس دن رات میری تسبیح کیے جا رہے ہیں کبھی سستی نہیں ہوئی۔ اللہ معاذ اللہ مبالغے سے بھی کام لیتا ہے؟ نہیں، غففر تو غالی ہے یہاں تمہارے ایمان کا تماشہ دیکھوں یہ اپنے کچھ بندوں کی تعریف میں کہہ رہا ہے کہ بس دن رات عبادت میں۔ نہیں، میں ایک اور آیت پڑھتا ہوں سورہ فرقان عباد الرحمن الذین یمشون علی الارض ہونا واذا خاطبهم الہبلون قالو سلما والذین یسبتون لدہم سجدا وقیاما۔ (۴۶)

”فرمایا جو رحمان کے بندے ہیں جو زمین پر بڑے وقار سے چلتے ہیں کبھی تیز قدمی سے نہیں چلے جب کوئی جاہل ان سے گفتگو کرے کہتے ہیں سلامتی ہے یہ کہہ کر گذر جاتے ہیں اور وہ ہمیشہ سے ساری ساری رات یا اللہ کے سجدے میں“ یا قیام میں جاؤ میری بات پر بھروسہ نہ ہو کسی اور عالم سے پوچھو۔ بیہون فعل مضارع جمع کا صیغہ ہے درس کے مولیوں سے پوچھنا کہ فعل مضارع کے جملے میں کوئی خاصیت ہوتی ہے اسے کہنا پڑے گا کہ اس میں حال اور استقبال ذوتوں معنی ہوتے ہیں۔ یعنی ہمیشہ ایسا کرتے ہیں اور ہمیشہ ایسا کرتے رہے گے۔ جاگو! اللہ کہہ رہا ہے کہ کچھ ہیں ایسے جو ہمیشہ رات گزارتے ہیں قیام میں سجدے میں اور ہمیشہ

ایسا کریں گے تو ہیں نا کچھ ایسے بندے جو ساری رات بس قیام میں یا سجدے میں سوتے نہیں، نہ سونا تو اللہ کی صفت تھی یہ کون ہیں جو اس کی صفات کبریائی کے حسے دار ہیں۔ یہ نہیں کہا آیت نے کہ ایک گھنٹہ روک دیتے ہیں عبادت دو گھنٹے روک دیتے ہیں یا تو قرآن کو بھی کہہ دو کہ ضعیف کتاب ہے غالیوں کی لکھی ہوئی ہے ورنہ انسان کا بچہ بن میدان میں نکل تو پھر ہیں نہ کچھ ایسے کہ جب تک اللہ کی دھرتی پر ہیں ساری ساری رات ایک لمحہ رکے بغیر سجدہ قیام سجدہ قیام تو جو مصلہ چھوڑتے نہیں بیوقوف اُن کی اولاد تیرے طریقے سے کیسے پیدا ہوتی ہے پھر ہیں نہ کچھ ایسے جو مصلہ چھوڑتے نہیں صاحب اولاد بھی ہیں۔ سورہ سجدہ میں ایک اور آیت ہے تتجاسنی جنوبہم عن المضاجع (۶۱) ”کہ یہ وہ بندے ہیں جن کے پہلو بستر سے آشنا نہیں۔“

یہ نشانیاں ساری ساری رات عبادت کرنا کر رہے ہیں کرتے رہیں گے زندگی بھر بستر سے واقف نہ ہونا۔ آپ میں ہیں یہ علامتیں؟ تو پھر جن میں ہیں وہ ہیں کون؟ عباد الرحمن اللہ فرماتا ہے میرے بندے یہ ہیں۔ تو پھر جن میں یہ علامتیں نہیں انہیں ڈھونڈنا پڑے گا کہ کس کے بندے ہیں۔

جو رحمان کے بندے ہیں دُعا بھی رحمان سے مانگتے ہیں رزق بھی رحمان سے مانگتے ہیں اولاد بھی رحمان سے مانگتے ہیں۔ رحمان نے تو تمہیں قبول کیا نہیں، ڈھونڈنا جب مل جائے تو سب کچھ اسی سے مانگنا جن کے

تم بندے ثابت ہو جاؤ۔ ہاں تو اب یہ ہیں علامتیں جو عبادت سے نہیں تھکتے اور یہی ہیں وہ لوگ جو اس کی عنندیہ میں ہیں جو اس کے قرب میں، ویسے تو آپ لوگوں کو سمجھ جانا چاہیے لیکن میں قرآن کے وارث سے پوچھوں گا۔ وہ جس قبیلے کی طرف نشاندہی کریں گے کہ یہ ہیں وہ لوگ جو اللہ کے قرب اور عنندیہ میں رہتے ہیں۔ تو بس وہی ہونگے۔ صادق آل محمدؐ سے مفصل پوچھ رہا ہے۔ (صلوٰۃ)

بڑی طویل و عریض حدیث ہے تقریباً بیس بائیس صفات پر مشتمل پورا عشرہ اگر میں اسی حدیث پر پڑھوں تو ختم نہیں ہوگی اس میں ایک جملہ جواب دیتے دیتے اچانک یہ آیت تلاوت کی تمہارے امام ششم نے۔

”آسمانوں میں جو رہتے ہیں ان کا مالک بھی میں زمین میں جو رہتے ہیں ان کا مالک بھی میں اور جو میری عنندیہ میں رہتے ہیں ان کا مالک بھی میں“۔ سرکارِ صادقؐ کے، پوچھا یا مفصل لہ من فی السموات ہم الملائکۃ ومن فی الارض ہم العجان والبشر وکل ذی حرکت من الذین عنده۔

”اے مفصل آسمانوں میں رہتے ہیں فرشتے، زمین پر رہتے ہیں جن، بشر اور ہر متحرک جانور من الذین عنده وہ کون ہیں جو اس کے قرب میں رہتے ہیں“۔

جو نہ فرشتوں جیسے ہیں نہ بشر جیسے ہیں مفصل حیران ہو کر کہتا ہے مولّا میں کیا جانوں خود فرمائیں۔ اب پہلے قسم سن لو مجھ سے، اگر میں یہ

جملہ کہہ رہا ہوں اپنی طرف سے خدا کرے یہیں میری زبان پر فالج گر جائے اور میں بولنے کے لائق نہ رہوں۔ دم آخر مجھے کلمہ نصیب نہ ہو اس کے باوجود جو شک کرے اُس کے شجرہ میں شک، جب مفصل نے کہا مولا آپ خود ہی بتائیں مولا نے اپنے سینہ توجہ گنجینہ کی طرف اشارہ کر کے فرمایا

نحن الذين عنده ولا كون قبلنا.

”اُس کے قُرب میں رہنے والے ہم چودہ کے سوا کون ہو سکتا ہے۔“ (نعرہ حیدری)

اور فرمایا ہم تو وہ ہیں ہم سے پہلے ہونے والا تو کیا ہم سے پہلے تو ہونا بھی نہیں تھا (اللہ اکبر)

پڑھی میں نے آیت ہے، بھاگ کر جاؤ گے کہاں، اللہ کہہ رہا ہے کہ یہ چودہ رہتے ہیں میرے قُرب میں، پہلے تلاش کر اللہ کہاں رہتا ہے۔ اگر اللہ رہتا ہے مسجد میں، میں علی کو ڈھونڈوں گا مسجد میں، اللہ رہتا ہے کعبہ میں، میں رسول کو دیکھوں گا کعبے میں۔ اللہ رہتا ہے فرش پر، میں چودہ کی جستجو کروں گا فرش پر۔ اور اگر فرش سے عرش تک معلوم سے غیر معلوم دنیا تک کائنات کے ذرے ذرے پر وہ ہے تو پھر جہاں جہاں جلی ہے وہاں وہاں علی ہے (داد و تحسین)..... (نعرہ حیدری)

سمجھ میں آئی بات یا نہیں ان کے بارے میں کہتے ہو کہ یہ غیب نہیں جانتے۔ ہر اُمت نے اپنے نبی کو اُونچا اڑانے کی کوشش کی ہے جتنے

پر نہیں تھے اُس سے بھی زیادہ، اور تیرا نبی اتنا اُونچا تھا کہ جہاں جبرائیل کے شہہ پر نہیں پہنچے، تو اسے نیچے لا رہا ہے۔ سورہ نوح پڑھو اللہ بتا رہا ہے کہ میں نے طوفان کیوں بھیجا، چونکہ نوح نے ہم سے کہا تھا دلیل کے ساتھ اس لیے ہم نے طوفان بھیج دیا۔ پالنے والے کیا دلیل؟ کہا و قال نوح رب لاتذر علی الارض من الکفرین دیارا انک ان تذرهم یعنلوا عبادک ولا یلدوا الا فاجرا کفارا۔ (۷۲) نوح نے کہا اے میرے رب زمین پر ایک کافر بھی باقی نہ چھوڑ۔ پہلے مجھے ایمان سے بتاؤ کبھی ایک ضلع کے حاکم نے دوسرے ضلع سے مجرم کو پکڑا ہے؟ نہیں بابا حدود ہیں اپنی اپنی ارسلنا نوحا الی قومہ نوح کی حد تھی اس کی اپنی قوم یہ پوری زمین پر پڑ پھیلا کے مانگ رہا ہے لاتذر علی الارض پوری زمین پر ایک کافر بھی نہ چھوڑ، اللہ نہ کہتا اپنی حد تک رہ! اپنی قوم کو غرق کر یہ ساری زمین کا کیا جرم ہے؟ دلیل دی ہے نوح نے اور اللہ نے مان لی فرمایا: انک تذرهم اگر تو نے چھوڑ دیئے تو پھر جانتا ہے کیا ہوگا؟ یعنلوا عبادک تیرے بندوں کو گمراہ کریں گے یہ ولا یلدوا الا فاجرا کفارا اور قیامت تک جو بھی پیدا ہوگا یا فاجر ہوگا یا کافر ہوگا۔ اللہ نے طوفان بھیج دیا یہ نہیں کہا کہ عالم الغیب میں ہوں یا تو ہے کہنا چاہیے تھا نا اللہ کو کہ تجھے کیسے خبر ہوگئی کہ آج کے بعد مومن پیدا نہیں ہوگا۔ نوح جو اتنے سے علاقے پر حجت ہے اُس کا غیب تو قیامت تک کے صحن میں دیکھ رہا ہے اور جو پہلے سے حجت ہی عالمین پر ہیں۔ ان کا غیب کیا ہوگا۔ اچھا عیسیٰ کا ایک

دعویٰ ہے سورہ آل عمران میں بنی اسرائیل سے کہہ رہا ہے چونکہ پہلا رسول ہے نوح، آدم رسول نہیں ہے اور میرے رسول سے پہلے آخری عیسیٰ۔ اسی لیے دو مثالیں دے رہا ہوں تاکہ درمیان میں سارا کچھ سمجھ جاؤ کلیہ ہے فلسفہ ہے۔

انسی اخلق لكم من الطين كهيئة الطير فانفخ فيه فيكون طيرا باذن الله وابرى الاكمه والابرص واحى الموتى باذن الله وانبتكم بما تاكلون وماتدخرون فى بيوتكم ان فى ذلك لآية لكم ان كنتم مومنين (۹۴)

میں مٹی سے ایک پرندہ خلق کرتا ہوں کسی نے یہاں شرک کا فتویٰ نہیں لگایا، کسی نے یہ نہیں کہا کہ خالق اللہ ہے یا عیسیٰ کسی نے یہ نہیں کہا کہ توحید زخمی ہو گئی ہے یہ آخر توحید علی سے ہی زخمی کیوں ہوتی ہے (نعرہ حیدری) فانفخ فيه فيكون طيرا باذن الله پھر اس میں پھونک مارو نگا اور وہ اللہ کے اذن سے اڑ جائے گا و ابرى الاكمه والابرص واحى الموتى باذن الله میں مادر ذرا اندھوں کو شفا دیتا ہوں۔ ماں کے پیٹ سے جو برص کا بیمار پیدا ہوتا ہے اُسے شفا میں دیتا ہوں واحى الموتى مَرُوزوں کو میں زندہ کرتا ہوں باذن اللہ، اور آگے کیا کہہ رہا ہے وانبتكم بماتاكلون وماتدخرون فى بيوتكم اور آؤ میں تمہیں غیب کی خبریں بتاؤں، میں بتاؤں کیا کیا کھا کے آئے ہو۔ میں بتاؤں تمہارے گھروں میں کیا کیا چھپا ہوا ہے۔ آپ نے دیکھا جب خالق ہونے کی بات تھی، کہا

یہ باذن اللہ ہے۔ جب مُردوں کو زندہ کیا کہا یہ باذن اللہ ہے جب غیب کی بات بتائی آگے باذن اللہ نہیں کہا۔ کیوں؟ تاکہ پتہ چل جائے کہ جہاں بڑی بات تھی وہاں باذن اللہ کہا جو چھوٹی بات ہے باذن اللہ کیوں کہوں، تو مُردوں کو زندہ کرنا بڑی بات ہے۔ خلق کرنا بڑی بات، شفا دینا بڑی بات، غیب دان ہونا چھوٹی بات، شفا چودہ کے لیے مانتے ہو وہ تو فطرس تک مانتے ہو۔ مُردوں کو زندہ کرنا مانتے ہو وہ تو ہزاروں کا مانتے ہو اور جو چھوٹی بات ہے الہیان لاہور پتہ نہیں آپ کو علماء نے بتایا یا نہیں چونکہ آپ نے پوچھنا چھوڑ دیا علماء مولوی صاحبان نے کتابیں پڑھنا چھوڑ دیا جب یہ سارے دعوے کیے ہیں عیسیٰ نے فقط دعوے نہیں کیے کر کے دکھائے ہیں عمر کتنی تھی عیسیٰ کی؟ دو روایات ہیں۔ سات سال یا آٹھ سال تھی۔ سات سال کا عیسیٰ خالق بھی ہے شافی ہے نجی بھی ہے عالم الغیب بھی ہے۔ ذوب مر۔ عیسائی بن جا، چھوڑ دے محمد کا کلمہ، عیسیٰ سات سال کا عالم الغیب، تیرا نبی چالیس سال کا بھی عالم الغیب نہیں۔ (داد و تحسین) خوش رہو، آباد رہو مولا تمہاری عبادت قبول فرمائیں بہت پڑھ لیا تھوڑا پڑھنا ہے اور چونکہ یہ بھی حقیقت قاہرہ ہے کہ لاکھ علم کے دریا بہا دیئے جائیں جب تک چار آنسو نہ نکل جائیں شام والی بی بی راضی نہیں ہوتی۔ جب کسی نے پوچھا کہ بی بی کیوں جاتی ہو مجلس میں تو فرمایا کہ میں تو صرف پُرس کے لیے جاتی ہوں۔ چونکہ علیٰ کی بیٹی کی حسرت رعی ہے یہ آنسو۔ جب یہ سیدانوں کے محلِ مقتل میں پہنچے۔ کتابوں میں بہت زیادہ

تکلیف دہ جملے ہیں میں وہ نہیں پڑھوں گا تمام علماء نے لکھا کہ علیؑ کی بیٹی (صلوٰۃ اللہ علیہا) کو چونکہ عباسؑ تو تھا نہیں جو اونٹ پر بٹھاتا اور علیؑ کی بیٹی اترتی۔ حسینؑ تو نہیں تھا جو ایک تھا بھی وہ خود اتنا مجبور تھا (اللہ اکبر) یہ نماز کے بعد جو زیارت پڑھتے ہو اور یہ انگلی اٹھا کے کیوں پڑھتے ہو پوچھا ہے کبھی علماء سے کہ یہ زیارت سنت کس کی ہے؟ اور انگلی کیوں اٹھائی جاتی ہے سب سے پہلے سلطان کربلا کی زیارت گیارہ محرم کو کربلا کی جھلٹی ہوئی ریت پر علیؑ کی بیٹی (سلام اللہ علیہا) نے پڑھی ہے۔ (اللہ اکبر) بات سمجھ میں آگئی تو قبر میں بھی ماتم کرنے کے لیے کافی ہے۔ اس طرح اُترنا پڑا علیؑ کی بیٹی کو جیسے عباسؑ گھوڑے سے اترے تھے اب مجھے نہیں پتہ کہ تمہیں علماء نے کیا بتایا ہے عباسؑ کے اترنے کے کس انداز سے واقف ہو تم جس رنگ سے عباسؑ نے زین چھوڑی اس انداز سے علیؑ کی بیٹی نے اونٹ کی پشت چھوڑی پھر ہاتھ جوڑ دیتا ہوں لفظ میرے نہیں تمہارے خون رونے والے امام نے فرمایا میں قبر تک خون روتا رہوں حشر تک خون بہاتا رہوں تو مجھے وہ درد نہیں بھول سکتا قید تو ہم سب تھے لیکن میری پھوپھیوں نے اونٹ چھوڑ تو دیئے فرمایا میں تو وہ بدنصیب ہوں کہ اپنے بابا کی زیارت کرنے کے لیے اونٹ سے نہیں اتر سکا۔ مولاً اس کی وجہ؟ فرمایا ایک لاغر اور لنگڑے اونٹ کے ساتھ شامیوں نے مجھے باندھ رکھا تھا اور میں وہ منظر بھلا نہیں سکتا کہ ادھر میری پھوپھی حضرت سیدہ زینب (سلام اللہ علیہا) نے اونٹ کی پشت چھوڑی بلا تشیہ چونکہ ہاتھ

بی بی کے بھی گردن سے بندھے تھے تریسٹھ بیبیاں علی (علیہ السلام کی بیٹی کے پیچھے کھڑی ہوئیں پیش نماز کی صورت میں علی کی بیٹی کے منہ سے جملہ نکلا اسلام و علیک یا ابا عبد اللہ، السلام علیک پنا رسول اللہ اور یہ کہہ کر حضرت سیدہ زینب (سلام اللہ علیہا) زمین پر گر گری رگر کر تڑپنے لگیں۔ بندھے ہوئے اونٹ کی پشت سے سجاد علیہ السلام نے کہا پھو پھو تڑپ کیوں رہی ہو سید سجاد انصاف کر تیرے بابا کی زیارت پڑھ رہی ہوں میں انگلی نہیں اٹھا سکتی میں تیرے بابا کی لاش کی طرف اشارہ نہیں کر سکتی اس دن سے حضرت سجاد رو رو کر کہتے تھے جو بھی زیارت پڑھے ہمارے ہر حیدار سے کہہ دینا میری پھوپھی حضرت سیدہ زینب (سلام اللہ علیہا) کی حسرت ہے کہ جب میرے غریب کربلا بابا کی زیارت پڑھو۔ میرے بابا کی قبر کی طرف انگلی سے اشارہ کرنا۔

الالعة الله على القوم الظالمين
وسيعلم الذين ظلموا اى منقلب ينقلبون

تیسرا خطاب

قال الم اقل لكم اني علم الغيب السموات والارض واعلم

ما تبدون وما كنتم تكتمون

سورہ البقرہ سے ایک مشہور زمانہ آیت تلاوت کی ہے میں نے، گذشتہ مجالس میں بہت کچھ یقیناً آپ حقیقت غیب کے بارے میں جان چکے لیکن اس کے باوجود کم از کم پچاس مجالس ہوں اس موضوع پر، مجھے پھر تسلی ہوگی کہ میں نے غیب پر کچھ بحث کی! واذ قال ربک للملکۃ انی جاعل فی الارض خلیفۃ قالوا اتجعل فیہا من یفسد فیہا ویسفک الدماء ونحن نسبح بحمدک ونقدس لک قال انی اعلمہ مالا تعلمون وعلم ادم الاسما کلہا ثم عرضہم علی الملئکۃ فقال انبونی باسماءہ ہولاء ان کنتم صادقین قالو اسجنک لا علم لنا الا ما علمتنا انک انت العلیم الحکیم قال یا ادم انبئہم باسماءہم فلما ابناہم باسمائہم قال الم اقل لكم انی علم الغیب السموات والارض واعلم ما تبدون وما کنتم تکتمون واذ قلنا للملئکۃ اسجدوا لادم (سورہ البقرہ ۴۳) وقت یاد دلایا ہے اللہ نے تخلیق آدم کا طے میرے حبیب یاد کر اُس وقت کو جب تیرے پروردگار نے فرشتوں سے کہا، یاد اسے ہی کروایا جاتا ہے جو موقع پر موجود ہو۔ جب تیرے پروردگار نے فرشتوں سے کہا انی جاعل فی الارض خلیفۃ میں زمین پر اپنا ایک نائب بھیجے گا ہوں

فرشتوں نے کہا اُسے بھیجے گا جو زمین پر فساد کرے گا۔ خوزریاں کرے گا یہاں میں ایک حدیث بیان کرنے لگا ہوں کہ تمہارے اس باپ آدم سے پہلے دس لاکھ آدم گذرے ہیں۔ اسی حدیث کو امام ششم کے ایک صحابی نے پڑھا تو اُس کا دل بھی چل گیا۔ سینہ تنگ ہو گیا بھاگا فوراً مولاً کی خدمت میں مولاً! ایسی ایسی حدیثیں گڑھ لی ہیں لوگوں نے کہ میرا دل چاہتا ہے میں انہیں جلا دوں فرمایا رک! حدیث کے بارے میں یوں بول کے ایمان کا دشمن نہ بن۔ اب مولاً نے اُس سے یہ نہیں پوچھا کہ کوئی حدیث؟ وہ یہی پڑھ کر گیا تھا کہ دس لاکھ آدم۔ مولاً فرماتے ہیں من این علم الملائكة بافساد بنی آدم۔

جب فرشتے ایک دوسرے سے کہہ رہے تھے کہ اس کو بھیجے گا جو زمین پر فساد کرے گا۔ خوزری کرے گا فرمایا یہ علم غیب فرشتوں میں آیا کہاں سے تھا اس سے پہلے اولادِ آدم کو دیکھ چکے تھے تو کہہ رہے تھے (داد و تحسین)

مشاہدے کے طور پر اسے بھیج رہا ہے جو فساد کرے گا خوزریاں کرے گا نحن نسبح بحمدک ونقدس لک ہمیں بنا خلیفہ ہم تیری حمد کے ساتھ تسبیح کرتے ہیں اور تقدیس۔ عبادت کے کئی رکن ہیں۔ نہ قیام کا ذکر کیا فرشتوں نے، نہ رکوع کا، نہ سجدے کا، نہ تشہد کا، نہ قنود کا، نہ سلام کا، نحن نسبح ناز بھی کیا تو تسبیح پر ہم تیری تسبیح کرتے ہیں ہمیں اپنی خلافت اور نیابت عطا کر۔ مجھے نہیں خبر کہ کس کا کلیجہ درمیان سے چر جائے

گا اور کون پائیہ عرش کو چھو لے گا خطیب منبر سلونی کوفہ کی مسجد اعظم کے منبر پر فرما رہے ہیں۔ او کو فے والو! جانتے ہو وہ تسبیح کیا تھی جس پر فرشتے ناز کر رہے ہیں فرمایا اِنَّ الْمَلٰٓئِکَۃَ تَتَذٰکُرُوْا قُضٰی وِذٰلِکَ تَسْبِیْہَا عِنْدَ اللّٰہِ فرمایا! فرشتے ایک دوسرے کو مجھ علی کے فضائل سناتے ہیں اللہ تسبیح لکھتا ہے (علی حق)

ہمیں بنادئے قال انی اعلم ما لا تعلمون فرمایا جسے میں جانتا ہوں اسے تم نہیں جانتے بس آدم ہی ٹھیک ہے خلیفہ پھر اللہ فرماتا ہے میرے فرشتوں کو سبق سکھانے کے لیے تھوڑا اہتمام کیا علم آدم الاسماء کھلھا آدم کو سارے کے سارے اسماء پڑھادیئے ثم عرضہم علی الملئکۃ پھر انہیں ملائکہ کے سامنے پیش کیا۔ یہاں ہم کی ضمیر استعمال ہوئی ہے یہ ذوی العقول کے لیے ہے۔ اسماء کے لیے یہ ضمیر ہو سکتی ہی نہیں اسماء کے لیے ہوتی ہے۔

اور ان سے کہا انبونی باسماء هولاء۔ مجھے بتاؤ کہ ان کے نام کیا ہیں۔ اب افسوس مجھے یہ ہے کہ مجھے بحث کرنا ہے علم غیب پر، ورنہ ایک ایک حرف اسرار کے سمندر سیٹھے ہوئے ہے۔ انبونی مجھے بتاؤ باسماء هولاء کہ ان کے اسماء کیا ہیں قالو اسبحنک لا علم لنا الا ما علمتنا فرمایا کہ تیری ذات تسبیح کے لائق ہے ہمیں کوئی علم نہیں مگر بس وہی جو تو نے ہمیں پڑھایا اس سے زیادہ ہم نہیں جانتے تو علیم بھی ہے۔ حکیم بھی ہے۔ پھر اللہ کہتا ہے یا آدم انہم باسماء ہم ان کو بتا ان کے اسماء نہیں

نہیں یقیناً اسی فیصد سے زیادہ لوگ سوچ میں گم، جب فرشتوں سے کہا کہ مجھے بتاؤ ان کے نام کیا ہیں آدم سے یہ نہیں کہا کہ مجھے بتا، آدم سے کہا کہ انہیں بتا یعنی اللہ نے پہلے دن خلافت کے آغاز سے یہ بتا دیا ہے خلیفہ ہوتا ہی وہی ہے جو انسانوں سے پڑھے نہیں فرشتوں کو پڑھا سکے (دادو تحسین)

فلما انباهم باسمائهم۔

جب آدم نے انہیں بتادیئے ان کے اسماء، یہاں ظاہر مین مولوی خدا کی توہین کر جاتے ہیں کہ اللہ نے آدم کو نام بتادیئے تھے فرشتوں کو نہیں لاحولہ والاقوۃ الا باللہ یہی عدل ہے اللہ کا، یعنی کمرہ امتحان میں Examiner ایک طالب علم کو پرچہ آؤٹ کر کے بتادے کہ یہ سوال ہیں اور دوسرے کو نہ بتائے یہ خیانت ہے عدل نہیں۔ آدم کو بتایا فرشتوں کو نہیں ایسا نہیں ہے بتانے سے مراد یہ ہے جو بتایا وہ دونوں کو، جو چھپایا وہ دونوں سے۔ اللہ نے پانچ نام بتائے ثمنہ عرضہم پھر ان پانچوں کو پیش کیا، کہا یہ پانچ نام ہیں اور یہ پانچ بدن ہیں بس امتحان یہی ہے بتاؤ ان میں سے کون سا نام کس کا ہے بس بتاتا یہی تھا محمدؐ کیا ہوا، تو بتاتا تھا کون ہے ایسا کہ جس کا طواف حمد کر رہا ہے علی بلند کون ہے جس کو بلندیاں بجدہ ریز ہیں۔ یہی امتحان تھا آدم پاس ہوا۔ فرشتے نہیں ہو سکے۔ تو یہاں اللہ نے کہا فلمہ انباهم باسمائہم جب آدم نے بتادیئے اسماء تو فرمایا الم اقل لکم انی اعلم غیب السموات الارض اے فرشتوں میں نے

تم سے کہا نہیں کہ آسمانوں کے غیب بھی جانتا ہوں۔ پانچ نام تھے پانچ شخص تھے جب آدم نے بتادیئے یہ محمدؐ یہ علیؑ یہ حضرت سیدہ فاطمہ (صلوٰۃ اللہ علیہا) یہ حسنؑ یہ حسینؑ اللہ کہتا ہے کہ میں نے تمہیں کہا نہیں کہ میں آسمانوں کے غیب بھی جانتا ہوں میں زمینوں کے غیب بھی جانتا ہوں۔ یعنی مجھے خبر ہے کہ خلافت کے لائق کون، کیا تیرے باپ آدم کی تخلیق کے وقت سے حقیقت غیب کا فیصلہ نہیں ہو گیا۔ جو پانچ کو پہچان سکے اللہ کی نظر میں وہی تو عالم الغیب ہے۔ سنبھالو ظرف عقیدت کو جنہیں فقط جاننے والا عالم الغیب ہوتا ہے وہ خود کیا ہیں۔ جب سیاق و سباق دیکھو گے آیت کا تو بات سمجھ میں آجائے گی کہ آدم کو خلافت مل کیوں رہی ہے۔ اللہ کہتا ہے اس نے نام بتادیئے ہیں میں نے تمہیں کہا نہیں تھا کہ میں زمین و آسمان کے غیب کو جانتا ہوں۔ واذقلنا للملئکۃ اسجدوا آدم اور اب ہم نے فرشتوں سے کہا کہ اب سجدہ کرو۔ کون کیا ہے اس مجمع میں، میرے بارے میں کہو کہ غضنفر غیب نہیں جانتا جو واقعی نہیں جانتا۔ مجھے نہیں خبر کہ کس کے دل میں کیا ہے لیکن چہرے پڑھنے والا اللہ نے مجھ سے بڑھ کر پیدا ہی نہیں کیا ارباب منبر میں سے ابھی چہروں کی تحریر پڑھوں گا۔ جس نے پانچ کو پہچان لیا اللہ فرشتوں سے کہہ رہا ہے سجدہ کرو اس کا، جو ان پانچوں کو پہچان لے فرشتوں کی عبادت کا حقدار ہو جاتا ہے اور اگر علیؑ تیری نماز میں آئے تو باطل؟

آج مجھے یہ بتائیں کہ عالم بڑا ہوتا ہے کہ عارف، عارف بڑا ہوتا

ہے عالم ہونا کوئی کمال نہیں، عالم تو کتنے کروڑ ہیں جو محمد و آل محمد کے دروازے پر آئے ہی نہیں تو پھر اس بے فیض علم کا فائدہ ہی کیا جس نے حق کی پہچان ہونے نہ دی، اور امیر کائنات کی زیارت مطلقہ میں یہ جملے ہیں امیر کائنات کی زیارت کے سامنے کھڑا ہو کر کہہ رہا ہے یہ زائر اسلام و علیک یا عالم السر المستور و عارف الغیب المنکوم۔

اے حفاظت سے رکھے ہوئے راز کے عالم میرا سلام۔

اور اے چھپائے ہوئے غیب کے عارف میرا سلام

اگر نہیں تھکے تو میں تھوڑا سا بات کو پھیلانا چاہتا ہوں دیکھیں علم الغیب کا درجہ سب سے چھوٹا ہے یعنی آپ جس کے بارے میں کہتے ہیں کہ یہ عالم الغیب ہے۔ بڑا تیر مارا تم نے، درجہ ہی سب سے چھوٹا ہے بنیادی طور پر تین طبقوں میں تقسیم ہوتا ہے غیب۔ ”علم الغیب“ غیب کا عالم ہونا۔ ”اطلاع علی الغیب“ غیب پر مطلع ہونا۔ ”اظہار علی الغیب“ جن کے دلوں میں علیٰ ہے کبھی بات دل کو چھوئے تو بس نیاز مند کو یاد رکھنا صدیوں سے جو حقیقت نہیں پہچائی گئی تم تک، وہ غنفر چکیوں میں پہنچانا چاہ رہا ہے اور خدائے واحد کی قسم کبھی دل خون کے آنسو روتا ہے یتیمی علم دیکھ کر، یوں تو ہماری قوم علماؤں کے حق میں بڑی خود کفیل ہے برسات میں اتنے حشرات الارض نہیں پیدا ہوتے جتنے ہمارے ہاں علامہ پیدا ہوتے ہیں۔ بہر حال میں آپ کو بتاؤں اظہار الغیب غیب کا ظاہر ہونا اور لکھ لولوح دل پر جاؤ صاحبان علم پر غنفر کا یہ چیلنج لے جاؤ کوئی مائی کا لال رد پیش کرے

اسے کہنا پیٹھ پیچھے فائر نہ مارو میدان میں چلو یہاں ”اظہار علی الغیب“ کا یہ ترجمہ نہیں ہے کہ غیب کا ظاہر ہونا یا غیب پر ظاہر ہونا ترجمہ ہے ”غیب پر غالب ہونا“۔ (اللہ اکبر)

ایک تو ہے غیب کا جانا، جنت ہے دوزخ ہے دیکھی ہے؟ نہیں، لیکن ہم عالم الغیب ہیں جنت کے، کیا مقام ڈھونڈا ہے مولوی نے کہ بس اللہ ہے عالم الغیب اگر یہی علم ہے تیرا تو اس سے جہالت بہتر، ہم بھی عالم ہیں اس غیب کے، عرش غیب ہے۔ قیامت غیب ہے۔ لوح غیب ہے۔ فرشتے غیب ہیں۔ جنات غیب ہیں اور اللہ قصیدہ خوانی کرتا ہے ان مومنین کی، یومنون بالغیب جو غیب پر ایمان رکھتے ہیں تم میں سے کتنے ہیں جنہوں نے اپنے رسول کو دیکھا؟ کوئی نہیں یہ سارا ایمان بالغیب ہے اور اللہ کی قسم اس وقت کے لوگوں سے رسول کی نظر میں تمہارا درجہ بڑا ہے مولوی کے چکر میں آ کر کھو بیٹھو تو بات الگ ہے ذات واجب کی قسم! رسول بیٹھے ہیں مسجد میں بیٹھے بیٹھے سر اٹھا کر کہتے ہیں میرا سلام میرے بھائیوں پر تو جو! صحابہ نے فرمایا یا رسول اللہ ہمیں کہا فرمایا انتم اصحابی لستم باخوانی تم میرے صحابی ہو میرے بھائی نہیں ہو، تو یا رسول اللہ یہ کون خوش نصیب ہیں جنہیں بھائی کہا جا رہا ہے فرمایا تم نے ہمیں دیکھا آنکھوں سے دیکھا ہمارا سایہ نہیں۔ تم نے دیکھا ہم جس گلی سے گذر جائیں وہ مہکتی رہتی ہے تم نے دیکھا جس شجر کے پاس سے گذر جائیں وہ جھک کے ہمیں سلام کرتا ہے تم نے دیکھا ہم نے چاند کو دو ٹکڑے کیے سورج کو

لوٹایا تم نے قدم قدم پر معجزوں کی برسات دیکھی اور ہمیں مانا تم صحابی ہو میرے یکون قوم فی آخر الزمان آمنوا بالسواد علی بیاض آخری زمانے میں کچھ لوگ ہوں گے جو کاغذ کی سیاہی کو دیکھ کر ہماری ولا پر ایمان لائیں گے انہیں بھائی کہہ رہا ہوں (نعرہ رسالت) آپ سب کی طرف سے کہہ نہ دوں یا رسول اللہ یہ تیری بندہ پروری آپ تو کریم ہی ازل سے ہو۔ آپ لاکھ بھائی کہیں ہم اکڑیں گے نہیں بلکہ تیرے کوچہ ولا کا سگ سمجھیں گے یہ شرف ملا کیوں؟ ایمان لانے پر اگر مولوی کے چکرانے سے کچھ شک میں پڑ جائیں تو یہ شرف واپس ہو جائے گا۔ تو بس یاد رکھیں ہم بھی اتنے غیب کے عالم ہیں۔

اس سے آگے ہے اطلاع علی الغیب، اگر کہو تو آیت پڑھوں سورہ آل عمران ما کان اللہ لیطلعکم علی الغیب ولكن اللہ یحبی من رسولہ من یشاء۔ (۹۷۱)

”فرمایا اللہ کسی کو بھی غیب پر مطلع نہیں کرتا بس وہ اپنے رسولوں میں سے جسے مجتبیٰ کرے۔“ ہر بندہ نہیں ہر نبی نہیں ہر رسول بھی نہیں، یحبی من رسولہ۔ اپنے رسولوں میں سے جسے مجتبیٰ کرے اسے غیب پر مطلع کرتا ہے۔

پہلے یہ بتادوں کہ اطلاع کسے کہتے ہیں، چونکہ ہر اطلاع کو دہی کہتے ہیں کہ خبر پہنچانا عربی میں اسے اطلاع نہیں کہتے عربی میں کہتے ہیں بلندی سے بیٹھ کر پستی میں کسی چیز کو جھانک کر آنکھوں سے دیکھنا۔

پڑھو سورہ القفٹ اللہ کہتا ہے جنت میں بیٹھا ہوا ایک مومن کہے گا کہ میرا ایک دوست تھا وہ مجھ پر بڑا ہنسا کرتا تھا اور مجھ سے کہے گا کہ تُو جنت میں نہیں جائے گا میں تو آ گیا لیکن مجھے وہ نظر نہیں آ رہا اللہ کہتا ہے قال هل انتم مطلعون کیا تم مطلع ہونا چاہتے ہو فاطلع مزاء فی السواء الجحیم۔

پس وہ جھانکے گا پھر اسے جہنم میں پائے گا اور دوست اسے جہنم میں نظر آئے گا۔ یعنی فاطلع جب اس نے جھانکا یعنی بلندی سے پستی میں جھانکنا اطلاع۔ اللہ فرما رہا ہے یجتبیٰ من الرسولہ۔ میں رسولوں میں سے جسے مجتبیٰ کر لوں وہ غیب میں جھانکتا ہے۔ آدم رسول بھی نہیں، چونکہ پہلا رسول نوح ہے آدم عالم الغیب تھا چونکہ وہ پانچ کو جانتا تھا لیکن وہ پانچ کے صحن حقیقت میں جھانکنے کی جرأت نہیں کر سکتا تھا (داد تحسین)

تو آدم مجتبیٰ نہیں آدم مصطفیٰ ہے ان اللہ الصطفیٰ آدم اللہ کہتا ہے میں نے آدم کو مصطفیٰ کیا جو مصطفیٰ ہو وہ عالم الغیب ہوتا ہے جو مجتبیٰ ہو وہ مطلع علی الغیب ہوتا ہے گویا وہ بلندی سے پستی میں جھانک کے آنکھوں سے دیکھ رہا ہوتا ہے کیا تمہیں معلوم نہیں مجتبیٰ اگر دو سال کا بچہ بھی ہو زمین سے بیٹھ کر آسمان پر لوح کا ملاحظہ کرتا ہے۔ (داد تحسین)

کچھ لوگ حیران ہیں کہ میں نے کیا پڑھ دیا او بھئی تمہارے آئمہ میں سے کوئی مجتبیٰ ہے ناں امام حسن مجتبیٰ، دو سال کا نانا کی محفل میں بیٹھا تھا نانا وعظ کر رہا تھا اور جسٹ اوپر دیکھ رہا تھا کسی نے ٹوک دیا رسولؐ نے فرمایا:

مت روک میرے بچے کو اما تعلم ان الحسن يلاحظ الوح
المحفوظ تجھے خبر نہیں حسن اس وقت لوح محفوظ کا ملاحظہ کر رہا ہے۔
جو مصطفیٰ ہو وہ عالم الغیب۔ جو مجتبیٰ ہو وہ مطلع الغیب، رسول کتنے
ہیں؟ تین سوتیرہ۔ یعنی پوری کائنات کا جو ہر تین سوتیرہ ان میں ہر رسول
مجتبیٰ نہیں ولكن الله يعجتي من رسوله من يشاء فرمایا اللہ رسولوں میں سے
جسے چاہے مجتبیٰ کرے جو چیز ہر رسول کا حصہ نہیں وہ چیز بتول کے بچوں کو
پہنچنے میں مل جاتی ہے (العظمۃ اللہ) تو یہ ہے میرے دوستوں اطلاع علی
غیب اب ایک اور آیت سورہ جن علمہ الغیب فلا یظہر علی غیبہ احدا
الا من ارفی من رسول (۶۲)

جوں جوں بات سمیٹی آرہی ہے اور تنگ سے تنگ ہو رہی ہے
منصب مشکل سے مشکل ہو رہا ہے مصطفیٰ زیادہ تھے۔ مصطفیٰ کتنے ہیں؟ پڑھو
سورہ حج اللہ یعطی من الاملئکۃ وسلا من الناس (۵۷) اللہ کہتا ہے
میں رسولوں میں بھی مصطفیٰ کرتا ہوں اور فرشتوں میں بھی مصطفیٰ بناتا ہوں۔
اور یہ مصطفائی اتنی عام ہے کہ مردوں سے نکل کر پر وہ داروں تک چلی گئی
یا مریم ان اللہ اصطفیک وطہرک واصطفک علی نسا العلمین
اے مریم اللہ نے تجھے مصطفیٰ کیا۔ اللہ نے تجھے طاہر کیا اللہ نے تجھے پھر
مصطفیٰ کیا سوال ہے میرا اور ہر بندہ کم از کم ایک عالم سے ضرور پوچھے گا
خواہ کسی بھی مسلک کا ہو اپنی پسند کے عالم سے پوچھو ہر مصطفیٰ ایک دفعہ
مصطفیٰ ہے مریم دو دفعہ مصطفیٰ کیوں ہے؟ (اللہ اکبر) آدم ایک دفعہ

مصطفیٰ۔ نوح ایک دفعہ مصطفیٰ۔ ابراہیم ایک دفعہ مصطفیٰ۔ مریم دوبار کیوں؟ مرد کا دوہرا ہوتا ہے یہاں عورت کا دوہرا کیوں؟ جب میں نے قرآن کے وارثوں سے پوچھا انہوں نے فرمایا کہ ایک دفعہ مصطفیٰ کیا بتول بنانے کے لیے، ایک دفعہ مصطفیٰ کیا عیسیٰ کی ماں بنانے کے لیے، کیونکہ عیسیٰ ہے حجت، حجت کی ماں عام عورت ہو نہیں سکتی۔ اس لیے دوسری بار مصطفیٰ کیا تاکہ عیسیٰ کو جنم دے تو قرآن نے مسئلہ حل کر دیا حجت کی ماں ہر ایری غیری نہیں ہو سکتی۔ دیکھو جو عیسیٰ ہے اس کی ماں دو دفعہ مصطفیٰ پھر عیسیٰ کو جنم دیا عیسیٰ ہے مقتدی میرا بار ہواں ہے پیش نماز (داد و تحسین) (نعرہ حیدری)

زمین پر بیٹھ کر بک بک کر لینا آسان ہوتا ہے جو مقتدی کی ماں ہے وہ دو دفعہ مصطفیٰ اور جو امام کی ماں ہے اسے کیا ہونا چاہیے تو یہ ہے مصطفیٰ۔ کیا پہچانا ہے تُو نے اپنے نبی کو محمد مصطفیٰ۔ او مصطفائی تو میرے رسول کی جوتیوں کے صدقے بٹی ہے (اللہ اکبر) جتنی تھوڑے، یعنی تین سو تیرہ میں پانچ جتنی ہیں اور ان میں ایک مولا حسن مہدی ہیں تو اب مصطفیٰ زیادہ، جتنی چند، عالم الغیب فلا ینظہر علی غیبہ احد الا من ارتقی من رسول ”فرمایا میں عالم الغیب ہوں میں کسی کو بھی اپنے غیب پر غالب نہیں کرتا مگر اس کو کرتا ہوں جو رسول میں سے مرتضیٰ ہے“ (اللہ اکبر) میں نے فلا-ظہر کا ترجمہ کیا ہے میں غالب نہیں کرتا اور میرے بعد بولیں گے کہ ترجمہ ہونا چاہیے تھا میں ظاہر نہیں کرتا سوائے مرتضیٰ کے اب میں ایک

آیت پڑھتا ہوں ترجمہ کرو جس میں بظہر ہے آیت ایک ہی ہے اور تین جگہ ہے قرآن میں سورہ توبہ میں سورہ فتح میں اور سورہ صف میں، جادو وہ ہو جو سر جڑھ کر بولے۔

هو الذي ارسل رسوله بالهدى ودين الحق بظهره على الدين كله. (سورہ فتح ۸۲)

شیعہ سنی جادو ترجمہ اٹھا کر دیکھو یہی لکھا ہے۔

”وہی تو اللہ ہے جس نے رسولؐ کو ہدایتوں کے ساتھ دین حق کے ساتھ بھیجا تا کہ اس کے دین کو ہر دین پر غالب کرے۔“

یہ ہوتا ہے علم کا پھندا میں نے ہر مولوی کے گلے میں فٹ کر دیا میں اپنے غیب پر کسی کو بھی غالب نہیں کرتا سوائے اس کے جو رسولؐ میں سے مرتضیٰ ہے۔ اب فیصلہ کرو ڈھونڈ زمانہ میں کون ہے جو مرتضیٰ بھی ہو اور رسولؐ میں سے بھی ہو، مشرق سے مغرب شمال سے جنوب پھر علم کے چراغ لے کر سوائے میرے مولّا کہ کسی کو شرف نہیں کہ رسولؐ نے کہا ہو علی منی وانا من ہو۔ علی مجھ سے میں علی سے۔ جو رسولؐ میں سے مرتضیٰ سوائے علی مرتضیٰ کے تو اب بھی نہیں سمجھے مصطفیٰ بہت، مجتبیٰ چند، مرتضیٰ کائنات میں ایک (علی حق)

جادو پوچھنا کسی عالم سے ہر لفظ کا ایک مادہ دہتا ہے جس سے وہ لفظ نکلتا ہے مصطفیٰ کا مادہ صفا مجتبیٰ کا مادہ جبہ اور مرتضیٰ کا مادہ رضا۔ مصطفیٰ صفا سے یعنی جس میں صفائی ہوگی آلودگی نہیں ہوگی۔ اور مجتبیٰ ہے

جبہ سے۔ مثال دیتا ہوں آپ نے کچھ کٹتے بنانا ہیں آپ نے یعقوت، زمرہ، الماس، مرجان سامنے رکھے۔ لے آئے گھر آکر آپ نے پڑیاں کھولیں کچھ دانے داغ دار تھے وہ الگ کر دیئے جو بے داغ تھے وہ الگ کر دیئے اب جو بے داغ تھے وہ الگ ہیں یہ ہے صفا، یہ دانے مصطفیٰ ہیں۔ پھر آپ نے انہیں پیس ڈالا کچھ کو بغیر چھانے رکھ دیا کچھ کو باریک کپڑے سے چھان لیا اب یہ جو چھانا ہوا ہے یہ ہے مٹھی، یعنی جو بے داغ تھا وہ مصطفیٰ، جو چھانا ہوا وہ مٹھی، اب آپ نے کشتہ بنایا ایک سب سے اعلیٰ تھا بس آپ نے کہا یہ بیچوں گا نہیں اسے اپنے پاس رکھوں گا یہ ہے مرتضیٰ جس میں رضا ہے۔ اپنی ذات کے لیے انتخاب ہے وہ مرتضیٰ ہے۔ اب بھی تمہیں سمجھ میں نہیں آئی کچھ بے عیب چیز نظر آئی تھی اللہ کو شبہ ہجرت تو علی سے کہا تھا بیچے گا اپنے آپ کو (اللہ اکبر) کچھ تو اللہ کو نظر آیا میرے مولا علیؑ میں، اے اللہ تو مجھے بتاؤ بے نیاز ہے کیوں خرید رہا ہے علیؑ کو؟ کہا، مضیان نہ بک اتنی خدائی میں نے بنا دی میں جسم نہیں رکھتا جب بندے مجھے مشکل میں مدد کے لیے پکاریں گے میں تو جسم نہیں رکھتا جسے خریدا ہے اسے بھیجوں گا۔ (نعرہ حیدری)

جو مصطفیٰ ہے بعض غیب کا عالم اور فقط عالم، جو مٹھی ہے وہ صرف عالم نہیں وہ ہے مطلع، وہ غیب میں دیکھ بھی رہا ہے اور جو مرتضیٰ ہے اسے میں نے غیب پر غالب نہیں کیا اپنے غیب پر غالب کیا (اللہ اکبر) پالنے والے ان کے لیے صرف غیب، علیؑ کے لیے تیرا غیب، کہا جا بل نہ بن یہ

ہے میرے لیے، علیؑ ہے میری ذات کے لیے تو جب اللہ نے علیؑ کو چنا ہی وحدت کی خلوت کے لیے ہے تو پھر شب معراج کسی مہمان کو تنہائی میں بلائے گا تو پھر کبریائی کے بیڈروم میں کس کو ہونا چاہیے۔

وہ علیؑ جو اللہ کے غیب پر غالب ہے وہ یہ کہتا ہے کہ میں محمدؐ کا عہد ہوں تو گھر جا کر سوچنا کہ اس محمدؐ کا مقام کیا ہوگا (العظمۃ اللہ) باقی جس چیز کو زمانہ غیب سمجھتا ہے اس کے نہ یہ عالم ہیں نہ اس پر یہ مطلع ہیں نہ اس پر یہ غالب ہیں اس غیب کے یہ خالق ہیں (اللہ اکبر) جنت غیب ہے ناں میں نے کہاں جسے زمانہ غیب سمجھتا ہے اس کے یہ خالق ہیں۔ تیرا چوتھا امام بیٹھا ہے انبار لگا دوں گا کتابوں کا ورنہ مجھے گولی مار دینا صحابہ بیٹھے ہوئے ہیں اچانک تیرا چوتھا امام آسمان کی طرف اڑنے لگا بغیر پروں کے بغیر سواری کے دیکھنے والے اپنی اپنی معرفت کے مطابق باتیں کرنے لگے کافی دیر کے بعد واپس آئے صحابہ نے پوچھا مولّا کہاں گئے تھے آپؐ نے فرمایا وہ ایسا ہے کہ باتیں تم سے کر رہا تھا کہ اچانک میں نے نگاہ اٹھائی تو جنت فردوس کی ایک روش پر میرے خاندان کے کچھ بزرگ حمزہ، جعفر وغیرہ بحث میں اُلجھے ہوئے تھے اور ان سے فیصلہ نہیں ہو پارہا تھا میں نے سوچا جا کر بزرگوں کا مسئلہ ہی حل کر دوں۔ صحابہ نے کہا مولّا جنت تو علیین میں ہے آپؐ علیین تک جاسکتے ہیں؟ نہیں..... یہ حجرہ کی سرگوشی نہیں ہے یہ، اگر میں اپنی طرف سے کہہ رہا ہوں یہودی ہو کر مروں رسولؐ اپنا امتی، علیؑ اپنا شیعہ، امام حسینؑ مجھے اپنا ماتمی، بارہواں مجھے اپنی رعیت نہ سمجھے۔ میری

زبان دوزخ کے کتے کھائیں اتنی قسموں اور بددعاؤں کے باوجود جو چوتھے کے اقتدار میں شک کرے اس کے شجرے میں شک اس کے نطفے میں شک آؤ میرے سر پر قرآن رکھو مجھے چادر سیدہ زہراء (صلوٰۃ اللہ علیہا) کی قسم جب پوچھا مولا علیین میں ہے جنت آپ وہاں تک جاسکتے ہیں میرے مولّا نے فرمایا نحن صنعناها فكيف لا نقدران نفصد الى صنعنا او بے وقوف جنت کو بنانے والے بھی ہم اور جا بھی ہم نہ سکیں (داد و تحسین)

تو جس چیز کو تم غیب سمجھتے ہو ان غیب کے یہ عالم نہیں اس کے خالق ہیں جس غیب کے یہ عالم ہیں وہ وجود ہی کوئی اور ہے۔ درود پڑھ لو سب مل کر۔

خوش رہو آباد رہو مولّا تمہاری عبادت قبول فرمائیں میں نے کتابوں میں پڑھا کہ جو مجلس سننے شام سے آئی ہے بی بی، اس کی جھولی میں ایک چار سال کی بچی بیٹھی ہے (اللہ اکبر) جب تک اس خاندان پاک کے فضائل پڑھے جاتے ہیں کبھی عزاداروں کی طرف دیکھتی ہے کبھی پھوپھی کے چہرے کی طرف جد، ادب کی وجہ سے پھوپھی سے پوچھتی نہیں کہ پھوپھی آپ تو شام سے مجھے لائیں تھیں عزاداری کے لیے، یہاں نعرے لگ رہے ہیں میرے بابا کے میرے جد کے فضائل پڑھے جا رہے ہیں اور جونہی ذکر، خطیب مصائب شروع کرتا ہے آپ لوگوں کی چیخیں دھاڑیں آنسو بلند ہوتے ہیں اپنی پھوپھی سے رو کر کہتی ہے پھوپھی جو چیخیں مار کر رو رہے ہیں ان کا ہم سے رشتہ کیا ہے یہ ہمارے لگتے کیا ہیں؟ (العظمتہ)

اللہ) رو کر کہتی ہیں بی بی، سیکنہ یہ تیرے لگتے کچھ نہیں تو پھر پھوپھی اماں یہ چیخیں مار کر کیوں رو رہے ہیں انہوں نے میرے بابا کو زین سے اترتے ہوئے نہیں دیکھا انہوں نے میرے اکبر کے برچھی لگتے ہوئے نہیں دیکھی۔ انہوں نے میرے اصغر کو تیر لگتے نہیں دیکھا۔ انہوں نے میرے گوشوارے چھتے ہوئے نہیں دیکھے رو کر بی بی کہتی ہیں عزادار ہیں یہ تیرے بابا کے اس لیے سوگ منا رہے ہیں۔ رو کر کہتی ہے پھوپھی! پھر مجھے یقین ہے اگر یہ کر بلا ہوتے تو شاید میرا بابا بچ جاتا شاید میں یتیم ہونے سے بچ جاتی شاید شرم ملعون طمانچے مار کر میرے گوشوارے نہ اتارتا۔

الالعة الله على القوم الظالمين
وسيعلم الذين ظلموا اى منقلب ينقلبون

چوتھا خطاب

ولقد راه بالافق المبين وما هو على الغيب بضنين

(سورہ تکویر ۴۲، ۴۳)

سورہ تکویر سے ایک آیت پڑھی ہے میں نے، ذاتِ اجب نے حالانکہ خدا جو کچھ کہے کوئی صاحبانِ ایمان اسے شک کی نظر سے نہیں دیکھ سکتا لیکن بات کرنے سے بیشتر پہلے تین بہت بڑی قسمیں کھائیں پھر بات کی فرمایا: فلا أقسم بالخنس الجوار الكنس والیل اذا عسعس والعبح اذا تنفس انه لقول رسول کریم ذی قوۃ عند ذی لا عرش مکن مطاع ثمه امین وما صاحبکم بمجنون ولقد راه بالافق المبين وما هو على الغيب بضنين. (سورۃ تکویر)

فرمایا: مجھے قسم ہے ان ستاروں کی جو چلتے چلتے اچانک غائب ہو جاتے ہیں والیل اذا عسعس قسم ہے رات کی جب وہ جانے لگے والصبح اذا تنفس قسم ہے صبح کی جب وہ سانس لے یہ قسمیں کھا کر کہنا کیا چاہ رہا ہے فرمایا انه لقول رسول کریم.

یہ جو قرآن تم تک پہنچ رہا ہے میرے عزت دار رسول کا قول ہے (اللہ اکبر) (داد و تحسین) مسلمانوں نے کلام رسول کو کلام خدا نہیں سمجھا نہیں سمجھا تو دو تقسیمیں کر دیں یہ کلام خدا ہے یہ کلام رسول ہے۔ یہ قرآن ہے یہ حدیث ہے۔ آؤ ایک فتویٰ خدا پر لگاؤ اللہ کہتا ہے تم میرے حبیب

کے کلام کو کلام اللہ نہیں سمجھتے میں نے اپنے کلام کو اس کا قول کہہ دیا ہے۔
(نعرہ رسالت)

انہ لقول رسول کریم۔

یہ رسول کریم کا قول ہے (اللہ اکبر) چونکہ مجھے جانا ہے آگے
ورنہ ایک ایک لفظ جو ہے وہ پتہ نہیں کیا کیا مانگتا ہے مجھ سے
ذی قوۃ فرمایا وہ رسول جو قوت والا ہے طاقت والا ہے اور یہ وہ
اللہ ہے جو اپنے لیے کہتا ہے۔

میں اللہ رزاق بھی ہوں صاحب قوت بھی ہوں۔ صاحب قوت
کہہ رہا ہے یہ قوت والا ہے۔ یہ ایسا ہے جاہل کسی کو عالم کہے کوئی شرف
نہیں، کوئی عالم کسی کو عالم مانے۔ اگر اللہ کو کہیں بھی میرے رسول میں
عاجزی نظر آئی ہوتی تو کبھی بھی ذی قوۃ نہ کہتا عند ذی العرش مکین اور
یہ مکین ہے عرش والے کی عندیہ میں، مطاع ہر شے پر اس کی اطاعت
واجب کر دی گئی ہے ثمہ امین پھر امین بھی ہے۔

قسمیں کیا کھائیں تھیں، ان ستاروں کی قسم جو چلتے چلتے غیب ہو
جاتے ہیں اس رات کی قسم جب وہ جانے لگے اس صبح کی قسم جب وہ
سانس لے وہاں کی قسموں کا مضمون اس وقت تک تو قصیدہ تھا رسول کا
قسموں کے بعد جو مضمون بتانے لگا ہوں وہ یہ ہے وما صاحبکم بمجنون۔
تمہارا صاحب دیوانہ نہیں۔ (قبلہ کسی نے تو دیوانہ سمجھا ہو گا نا) یقیناً اللہ
کبھی کہتا ہے بھٹکا نہیں کبھی کہتا ہے دیوانہ نہیں۔ کس نے فتوے لگائے ہیں

رسول کے بھٹکنے پر نہ نہ میں نہیں جانتا کہ کون کیا ہے میں نے جو تقاسر اہل بیتؑ میں دیکھا دربار رسالت میں ایک دن کو حضیاں چلی تھیں۔

ظل فی محبت ابن امی علیؑ کے فضائل پڑھتے پڑھتے معاذ اللہ اپنے چچا زاد بھائی کی محبت میں گمراہ ہو گیا صفائی دینا پڑی والنجم اذا هویٰ ماضل صاحبکم وماغوی۔

قسم ہے اس تارے کی جو پیشانی کے بل گرا تمہارا صاحب گمراہ نہیں ہوا تو میں چودہ سو سال پہلے سمجھ گیا کہ علیؑ وہ جادو ہے اس کے فضائل محمدؐ بھی پڑھے تو فتویٰ لگ جاتا ہے (نعرہ حیدری) (داد و تحسین) علیؑ کا مولا بھی علیؑ کے فضائل پڑھے تو گمراہی کا فتویٰ لگ جاتا ہے غضنفر دو نکلے کا عزت دار کون ہے اسی لیے میرا سینہ تنگ ہوتا ہی نہیں اس بات پر۔

فرمایا یہ تین قسمیں کھا کر میں کہہ رہا ہوں وما صاحبکم بمجنون تمہارا صاحب دیوانہ نہیں اب میں آخر کس کس زخم پر پھاہا رکھوں اپنے ترجمے اٹھاتا ہوں تو بھی تمہارا ساتھی مجنون نہیں دوسرے ترجمے دیکھتا ہوں تمہارا ساتھی دیوانہ نہیں (لا حول ولا قوت الا باللہ) رسول اور ہمارا ساتھی رسول اور اُمت کا ساتھی اب جنہوں نے یہ ترجمہ کیا ان سے جا کر پوچھو عربی میں ایک لفظ ہے صاحب البیت، بیت کا صاحب اس کے معنی کیا ہیں گھر کا مالک۔ ایک لفظ ہے صاحب المال وہ کہے گا مال کا مالک، تو پھر ڈوب مرنے کا مقام نہیں تم اگر کسی چیز کے صاحب ہو تو ترجمہ مالک ہے (داد و تحسین) اور رسول کے لیے ترجمہ ساتھی ہے نہیں..... تمہارا مالک

مجنون نہیں ولقد راہ بالافق المبین اور تمہارے صاحب نے تمہارے مالک نے اسے دیکھا اُنق مبین پر و ماہو علی الغیب بضنین سورہ تقویر ہے تیسواں پارہ ہے قرآن کی آیت ہے غنفر کی یہ وسعتِ ظرف ہے کہ جاؤ مرضی کے مترجم سے ترجمہ کرواؤ حالانکہ بڑی ڈنڈیاں ماری جاتی ہیں اس پر جھگڑتا ہوں لیکن یہاں بھاگنے کی جگہ ہی نہیں جاؤ مرضی کے ترجمان سے پوچھو وہ یہ کہنے پر مجبور ہو جائے گا کہ اللہ کہہ رہا ہے و ماہو علی الغیب بضنین

”تمہارا صاحب غیب کی باتیں بتانے پر بخیل نہیں ہے“۔ (نعرہ

رسالت)

ہمارا علم محدود، ہماری معلومات محدود، جہاں اللہ کہہ رہا ہے کہ میرا حبیب غیب بتانے پر بخیل نہیں اس کا مطلب ہے جس جس شے کو اللہ نے غیب سمجھا اس شے کے بارے میں۔ یہ اعلان کیا کہ یہ اظہار غیب میں بخیل نہیں، اچھا! بخیل کی ضد کیا ہے؟ سخی تو اللہ یہ کہہ رہا ہے یعنی میں اسے یوں کہہ سکتا ہوں کہ میرا حبیب غیب کے معاملے میں سخی ہے اکثریت نہیں سمجھ سکی کہ میں کہنا کیا چاہ رہا ہوں۔ اب دیکھیں مجھ سے جو بندہ پانچ سو روپے زیادہ خرچ کر دے میں تو کہوں گا مجھ سے بڑا سخی ہے لیکن حاتم اپنے سے بڑا سخی کسی ایرے غیرے کو نہیں مانے گا اسی طرح بڑھتے چلے جاؤ علیٰ سنیہ سے بڑا سخی کس کو مانے گا جو روئے زمین کی سلطنت پتھروں کی زکوٰۃ کی صورت میں دے دے نہ..... نہ یا تو یہ کہو کہ اللہ نے مبالغہ کیا

ہے والذین اقیمو الصلوة ویوتون الزکوة وهم رکعون:

اللہ فرماتا ہے یہ انکھوٹھی زکوٰۃ میں دی گئی ہے اور زکوٰۃ نصاب ہوتا ہے اونٹوں کی زکوٰۃ میں اونٹ دینا پڑتا ہے پتھروں اور جواہرات کی زکوٰۃ میں پتھر دینا پڑتے ہیں تو علیؑ نے دیا ہے وہ نگینہ جو سلیمان بن داؤد کے ہاتھ میں تھا یہ ہے علیؑ کی پتھروں کی زکوٰۃ ساری میراث کیا ہے۔ (اللہ اکبر)

اب علیؑ جسے کہے یہ سخی ہے کم از کم وہ علیؑ کو اپنی برابری کی سطح پر نظر آئے گا علیؑ سے بڑا سخی نبیؐ ہے جانتے ہو اس کی سخاوت کیا ہے؟ قصیدہ بردہ کے اشعار میں ایک شعر ہے ان من جودک الدنیا ومزتها ومن علومک علم الوح والقلم یا رسول اللہ دنیا و آخرت تیری سخاوت ہے کیوں؟ کہ اللہ نے کائنات بنانے کے بعد کہا تھا میرے حبیبؐ انا وانت وما خلقت سواک لاجلک بس تو میرا ہو جا کائنات تیری، رسولؐ نے سجدہ کر کے فرمایا انت وانا وترکت ما سواک لاجلک بس تو میرا ہو جا تو نے کائنات مجھے دی میں نے تیرے لیے کائنات صدقہ کی (نعرہ رسالت)

تو علیؑ روئے زمین دیتا ہے سائل کو اور میرا رسولؐ عالمین دیتا ہے تو رسولؐ سے بڑا سخی کون؟ اللہ، تو اب اللہ سے بڑا تو کوئی سخی نہیں اب اللہ جسے سخی کہے اسے برابری پر تولائے گا اور اللہ کہہ رہا ہے میرا رسولؐ غیب کے معاملات میں سخی ہے نہیں معلوم مجھے کس کا ظرف چھلکے گا؟ کس

کے کلیجے میں دراڑ آئے گی لیکن میں کہنے پر مجبور ہوں اس کا مطلب ہے کہ برابر کا خلی سمجھا تو کہا کہ غیب کے معاملے میں بخیل نہیں، خلی ہے اب جلو یا مرد، کلمہ چھوڑ دیا باقی رکھو یعنی اللہ کہنا یہ چاہتا ہے کہ جتنا جتنا غیب کے معاملے میں، میں عالم ہوں اتنا اتنا یہ..... (نعرہ حیدری)

تو جتنا اللہ نے اپنے آپ کو خلی سمجھا اظہار غیب میں اتنا ہی اپنے حبیب کو سمجھا اب مجھے سمجھ نہیں آتی چلو اغیار تو اغیار ہیں ایک بندہ علی کے دروازے پر آیا ہی نہیں، اُسے کیا خبر کھڑے بھی علی کے دروازے پر ہو اور شک کا بخار دل میں لے کر، مجھے یہ بتائیں ڈنکے کی چوٹ پر یہ کہا کرتا ہوں کہ جو میں کہہ رہا ہوں ضمانت ہے نکلو میدان میں، مجھے یہ دعویٰ کرنے سے پہلے یہ خوف نہیں ہوگا کہ میں غلط بات نہ کروں ہو سکتا ہے کہ کوئی کھڑا ہو جائے اور میں حوالہ نہ دے سکوں تو یہ سلطان العلماء کا بھرم لمحے میں چکنا چور ہو جائے گا۔ ادو جو علی منبر پر بیٹھ کر مشیت کی آنکھوں میں آنکھیں ڈال کر عالمین کو اعلان کر کے کہہ رہا ہے ”سلونی“ (علی حق) مدینے والوں سے کہا کہ تم سوال کرو بھی یہ وحی کس کا ہے؟ رسول کا۔ تو جہاں جہاں تک رسول کا رقبہ ہے اور یہ اعلان صرف انسانوں کے لیے نہیں کتابیں بھری پڑی ہیں اور یہ واقعہ ہوا ہی اس لیے تھا کہ ہم جیسے بے علم سمجھ جائیں کہ علی کے دعویٰ کی سرحدیں کہاں تک ہیں کہہ رہے ہیں۔ سلونی اور صرف سلونی کہہ کر چپ نہیں ہوتے تھے۔ کبھی کہتے ہیں سلونی عن طرق السموات فانی اعلم بھامنی من طرق الارضین مجھ سے

آسمانوں کے راستے پوچھو میں زمینوں کے راستوں کی نسبت ان راستوں کا زیادہ عالم ہوں۔

کبھی کہتے ہیں سلونی عما دون العرش۔
مجھ سے عرش سے ماورا کی باتیں پوچھو، کبھی کہتے ہیں سلونی عن
اصرار العیوب۔

جتنے غیب ہیں زمانے میں مجھ سے ان کے راز پوچھو۔
پھر اپنے دعوے سے تمام حدود و پابندی ہٹا کے کہتے ہیں۔

سلونی ماشئتم جو پا ہو پوچھو
یہ اب پوچھنے والوں کا ظرف ہے کوئی پوچھ رہا ہے میری داڑھی
کے بال کتنے ہیں، مولّا نے فرمایا کہ تیری داڑھی کے بال اتنے ہیں اور
ہر بال کے بن میں ایک شیطان رہتا ہے۔ (داد و تحسین) خدا کی قسم یہی
فقرے ہیں بولا یا علی کیا دلیل ہے جو ٹوٹنے لگا اتنے ہیں۔ ہو سکتا ہے
دو چار زیادہ ہوں پانچ سات کم ہوں۔ فرمایا نائی مگنواؤ ایک ایک بال تیرا
چن کے کھینچے داڑھی کا ایک کم یا زیادہ نکلے ایک داڑھی کی سو داڑھی میں
بھروں گا۔ اور اگر پورے ہوئے مان لے گا علی کائنات کو یوں (ہتھیلی کی
طرح) دیکھتا ہے (نعرہ حیدری)

کوئی کہہ رہا ہے میں نے آج کیا کھایا کوئی کہہ رہا ہے میری مٹھی
میں کیا ہے، جیب میں کیا ہے۔

آپ بھی جانتے ہیں کہ ایک دن ایک کونے سے ایک سوالی اٹھا

اور اس نے سب سے مختلف سوال کیا یا امیر المومنین عین جبرائیل فی
 هذه الوقت کہ جبرائیل اس وقت کہاں ہے؟ یہ سوال کیا ہی دانہ گیا ہے
 تاکہ پتہ چلے کہ دعوے کی سرحد کہاں تک ہے جو میں نے کتابوں میں
 دیکھا وہی پڑھنے کی عادت ہے مجھے الحمد للہ مولا نے مجھے یہ توفیق ہی نہیں
 دی کہ کسی سے سُن کے سُناؤں مجھ سے سُن کے سنانے والے بہت، میں
 وہی سنا ہوں صاحبان ایمان کو جو آنکھوں سے دیکھ لوں میں نے یہی
 دیکھا بلا تشبیہ نظر بيميناً و شمالاً خلفاً و قدماً فوقاً و تحتاً و قال انت
 جبرائیل۔

سوچنے کی بات ہے فوراً کیوں نہیں کہہ دیا مولا نے کہ تو جبرائیل
 ہے۔ سبب یہ ہے ادھر سائل نے سوال کیا جبرائیل کہاں ہے علی نے ایک
 لمحے کے کروڑھوں حصے میں سوچا جبرائیل سے فرشتہ، فرشتہ کون ہے ہم
 قادرون علی التشکل المختلفة فرشتہ ہر شکل بدلنے پر قادر ہے یہ دائیں
 بائیں اوپر نیچے فرش سے عرش تک عالم رنگ و بو میں دیکھا کہ جہاں جہاں
 سے علی کی نگاہ ولایت گذری مثلاً راستے میں دریا تھے علی نے قطرے
 قطرے میں دیکھا کہ کہیں قطرہ بن کے تو جبرائیل نہیں چھپا ہوا (اللہ اکبر)
 سمندروں کی تہہ میں دیکھا صدف میں موتی بن کے تو نہیں چھپ گیا اوپر
 دیکھا بادلوں سے نگاہ گذری بارش کی بوند میں تو نہیں ڈھل گیا۔ راستے
 میں گل و گلزار آئے ایک ایک پھول کے غلاف کا گھونگھٹ اُلٹ اُلٹ کے
 دیکھا کہ کسی کلی کے پردے میں کلی بن کے تو نہیں چھپ گیا (داد و تحسین)

اب بھی دو فیصد لوگ مجھے حیران ہو کر دیکھ رہے ہیں۔ او جس کی تلوار اٹھنے سے پہلے قیامت تک کی صلہوں کے صحن میں جھانک لے (نعرہ حیدری) (العظمتہ للہ) اگر کوئی یہ کہے کہ علی (علیہ السلام خود دیکھتے تھے تو آؤ میں ایسی جنگیں دکھاؤں کہ مشرک کافر دور ہیں علیؑ تلوار چھوڑ دیتے تھے اور میں نے اکیلی تلوار کو بھی دیکھا کبھی ایک سر چھوڑ دیا کبھی دو چھوڑ دیئے (اللہ اکبر) علیؑ چھوڑتے ہی اسی لیے تھے کہ زمانے کے جاہل سمجھ لیں کہ جس کے ہتھیار عالم الغیب نہیں ناظر الغیب ہیں۔ (العظمتہ للہ)

حالانکہ خدائے سخن نے کتنا عرصہ پہلے صاحب ایمان کو دعوتِ فکر دی تھی لیکن کسی نے آج تک سوچا ہی نہیں

عقل گر ہے تو ان دو بڑی بلا سے بچے

علیؑ کی تیغ سے زہراءؑ کی بددعا سے بچے

(میر انیس)

یہ بی بی کی بددعا کو اور تیغ کو ایک کیوں گنا گیا ہے؟

اس میں اسرار ہیں پھر کبھی کوئی مجلس مجھے یاد کروانا مولانا کی تلوار

کی صفات پر پڑھوں گا۔

جس چیز کو مولوی صاحبان غیب سمجھتے ہیں وہ غیب ان کے جاتوڑ

جانتے ہیں۔ جب ہجرت کر کے تمہارا رسولؐ مدینے پہنچا تمام انصار لپٹ

رہے ہیں مہارنا قہ رسالت سے، کوئی کہتا ہے میرے گھر، کوئی کہتا ہے

میرے گھر فرمایا:

چھوڑ دو اس کی مہار یہ امر الہی کی پابند ہے جہاں وہ کہے گا بیٹھ جائے گی۔ (العظمتہ اللہ) ہے نا ایسا پھر کہاں بیٹھی؟ حضرت ابو ایوب انصاری کے گھر کے سامنے تو جس کی اونٹنی غیب دان ہے (اللہ اکبر) ان کے حرام جانور غیب جانتے ہیں۔ بھری پڑی ہیں کتابیں اور کوئی پچاسی نوے حوالے تو برادران اہلسنت کے مجھے اس وقت بھی یاد ہیں جس میں رسولؐ کے گدھے کو علم غیب پر عبور، خیبر کی جنگ کے مال غنیمت میں ایک گدھا ملا یا ابن عبد الحنفیہ یہودی تھا ایک سردار ان خیبر میں اس کی ملکیت تھا جب سامنے لایا گیا تو وہ باگیں کھینچوا رہا ہے صحابہ اسے قابو کر رہے ہیں بڑا سرکش گدھا ہے۔ رسولؐ نے فرمایا! چھوڑ دو باگ اس کی یہ میری سلامی کو آنا چاہ رہا ہے۔ نہیں، نہیں اب ہر بندہ اپنے اپنے گریبان اور ضمیر کے آئینے میں جھانک کر دیکھے یہ گدھا ہے جو بتائے بغیر رسولؐ کو جانتا ہے اور آج کا مسلمان مانتا نہیں، گدھا بہتر نہیں اُن سے؟ (داد و تحسین) آیا، قدموں میں سر رکھا پھر زبان فصیح سے انسانی زبان میں وہ گدھا بولا یا رسول اللہؐ تیری رسالت کی قسم! پوچھ لے پورے قلعہ خیبر کے یہود سے جو بظاہر میرا مالک بنا ہے ایک دن بھی میں نے اسے اپنی پشت پر سوار ہونے نہیں دیا (اللہ اکبر)

کیوں؟ میری نسل میں جتنے گدھے بھی گذرے ہم سارے کے سارے میرے جتنے آباؤ اجداد ہیں ہم سب انبیاء کی سواری تھے تو نبیوں میں آخری ہے اور میں اپنی نسل میں آخری ہوں (اللہ اکبر) رسولؐ نے

فرمایا: اچھا تو آخری ہے۔ بٹھایا کیوں نہیں؟ یا رسول اللہ میں نے اللہ سے دعا مانگی تھی کہ تیری ملکیت میں آؤں تو میں اپنی پشت کو یہودی سے نجس کیسے کر لیتا یعنی ایک گدھے کو بھی دشمن رسالت گدھے سے زیادہ نجس دکھائی دیتا ہے (اللہ اکبر) تمام شیعہ سنی بھائی لکھیں صحیفہ دل پر رسولؐ نے فرمایا اہل لک حاجۃ الی انشیٰ۔

یہ بتاؤ جو اپنی نسل میں آخری ہے نسل بڑھانا چاہتا ہے تاکہ تیرا سلسلہ پھیلے لامحاجت لی فی الانشیٰ کہا مجھ میں یہ حاجت ہی نہیں۔ یقیناً اب سب سمجھ رہے ہیں جو گدھا ان سے منسوب ہو جائے وہ نسل کی افزائش کی حاجتوں سے بے نیاز ہو جاتا ہے۔ گدھے کے بچے تیرا رسولؐ جب نسل بڑھائے گا تو تیرے طریقے سے بڑھائے گا۔ پہلے زمانے کے علماء مجھے یہ گدھا سمجھ کے دکھائیں جن کا گدھا سمجھ میں نہیں آتا اُن کا گھوڑا سمجھ میں آئے گا۔ (العظمتہ اللہ)

بس ختم ہو گئی بات، رسولؐ نے اس گدھے کو اپنی ملکیت میں قبول فرمایا، اب دو روایتیں ہیں ایک ہے کہ اس کا نام عفیر، دوسری ہے یعفور۔ حیران کیوں ہو گئے بلکہ شکر کرو اور سوچو کہ گدھا بھی ان سے منسوب ہو جائے تو بے نام نہیں رہتا۔ (نعرہ حیدری)

جس رسولؐ کے گدھے کے یہ فضائل ہوں (اللہ اکبر) یعفور یا عفیر ان کے ترجمے دیکھنا، علماء سے پوچھنا اس کے معنی خاک کی رنگت والا۔ مٹی کی رنگت والا۔ مٹی کو عربی میں کہتے ہیں ثراب، یعنی رسولؐ نے یہ

نام رکھ کے بتادیا کہ ہم سے پیار کوئی گدھا بھی کرے تو ہم اسے ترابی کر دیتے ہیں (داد و تحسین) یعفور کو لائے مدینے، اب یہ میں برادران اہل سنت کی کتابوں سے پڑھ رہا ہوں یہ روایت ہے تو طرفین میں، اب رسولؐ نے کسی صحابی کو بلانا ہے کسی بندے سے کوئی کام ہے دائیں بائیں دیکھتے کوئی صحابی موجود نہیں جس کو بھیج کر اسے بلائیں کہتے یعفور جافلاں بندے کو بلا کر لے آ (اللہ اکبر) جی ہاں اب یعفور نے اس سے پہلے اُس بندے کا گھر نہیں دیکھا (اللہ اکبر) اب جا رہا ہے یہ گدھا، دائیں بائیں گلیاں مڑتے مڑتے اُسی دروازے پر آ کے دروازے پر سر مارا۔ باہر نکلا، دیکھا رسولؐ کا گدھا ہے۔ بس پھر تو علامت ہو گئی تھی کہ جس دروازے پر یعفور آئے گویا رسالت کی طلبی ہے تو پھر ماننا پڑے گا ناں کہ یہ گدھا غیب جانتا ہے (داد و تحسین)

نہیں..... نہیں..... نہیں جسے یہ دنیا غیب کہتی ہے وہ جانتا ہے میرے نبیؐ کا گدھا، اب مجھے نہیں پتہ کہ میری آواز جہاں تک جا رہی ہے اس میں انسان کا بچہ کون ہے اور گدھے کا بچہ کون ہے سمجھو او جس کا گدھا عالم الغیب ہو وہ نبی خالق الغیب نہیں ہوگا تو کیا ہوگا؟ (داد و تحسین) (العظمۃ للہ) (نعرہ تکبیر، نعرہ رسالت، نعرہ حیدری)

گھوڑا پھر بھی عزت والا جانور ہے گدھا جو بے چارہ ہے ہی گدھا، اور میرا نبیؐ بتا رہا ہے کہ ہم وہ اکسیر حقیقت ہیں کہ ہم گدھے پہ شفقت کی نظر ڈالیں اُسے عالم الغیب کر دیتے ہیں اور اگر کسی کے دل

میں اُتر آئیں (العظمۃ للہ) اور یہ تو ہو ہی نہیں سکتا کہ جہاں رسولؐ ہو علی ہو، سارے معصومین (علیہم السلام) ہوں پھر وہاں شک کی نجاست! جہاں شک ہے تو پھر وہ یقین کر لے کہ ان میں سے کوئی بھی ابھی تک اُس کے دل میں آیا ہی نہیں (درد پڑھ لو سب میل کر)

روزانہ بتاتا ہوں اور آج پھر بتاتا ہوں کہ یہ حقیقت قاہرہ ہے کہ لاکھ دریا بہا دیئے جائیں علم کے، جب تک چار آنسو نہ بہیں، شام والی بی بی راضی نہیں ہوتی (اللہ اکبر) داستانِ غم وہی ہے جو دن رات سنتے ہو۔ بار بار سنتے ہو پڑھنے والے کا کام ہوتا ہے گزرے ہوئے وقت کا کوئی لمحہ یاد دلانا اور پھر رونے والا روتا تو اپنی تپش اور آنچ کے سبب سے ہے۔ جتنی آنچ زیادہ اتنا رونا زیادہ تمہارا بیمار کربلا امام علماء ذاکرین سے سن کے نہیں رویا دہ آنچ ہے وہ آنکھوں دیکھی تپش ہے جو بیمار کربلا کی آنکھوں سے لہو بن کر بہتی تھی اور میں نے جب تحقیق کی کہ تمہارا امام آخر خون رویا کیوں؟ دو ہستیاں ظاہر میں خون روتی ہیں۔ یا چوتھا امام یا بارہواں امام۔ وہ خود زیارت ناحیہ میں فرما رہا ہے کہ اے جدِ مظلوم میں آپ پر آنسو پانی کے بدلے خون روتا ہوں۔ اور علم الابدان کے ماہرین سے پوچھنا کہ خون رونے میں علت کیا ہے ان آنکھوں کے پیچھے پردہ ہے چھلنی کا کام دیتا ہے یہ فلٹر ہے قدرت کی طرف سے، یعنی جگر سے خون اُچھلتا ہے اُچھل کر آنکھوں کے پیچھے آتا ہے وہ جو پردہ ہے وہ خون کو پیچھے دھکیل دیتا ہے چونکہ خون میں پانی کی ملاوٹ بھی ہوتی ہے پانی کو

آنسو بنا کر وہ آنکھوں سے بہا دیتا ہے اور یہی وجہ ہے کہ تھوڑی دیر زیادہ رو لیا جائے تو رونے والے کی آنکھیں سرخ ہو جاتی ہیں چونکہ بار بار وہ آنکھ کے پردے کے پیچھے سے خون ٹکرا رہا ہوتا ہے اب میں ہاتھ جوڑتا ہوں مجھے نہیں خبر کس کے دل میں پتھر ہے اور کس سینے میں گوشت کا دل دھڑکتا ہے۔ کیوں رویا ہے بیمار کر بلا؟ جو نہی پانچ لاکھ تماشائی پر سجاد کی نظر پڑی اور پیچھے مڑ کر اپنی پردہ دار پھوپھی کی طرف دیکھا میرے مولّا سے شر حرامی نے کہا علی کی بیٹی کو یہاں سے پیدل گذرنا ہوگا۔ اس شدت سے خون ٹکرایا کہ آنکھوں کے وہ پردے پھٹ گئے جو خون واپس بھیجتے تھے وہ خون واپس نہیں گیا۔ وہ پورے چالیس برس کبھی حضرت سیدہ زینب (سلام اللہ علیہا) کا پردہ بن کر رہے کبھی اکبر کی جوانی بن کر رہتے رہے۔

اللعنة الله على القوم الظالمين
وسيعلم الذين ظلموا انى منقلب ينقلبون

پانچواں خطاب

قل لا املك لنفسي نفساً ولا فراً الا ما شا الله ولو كنت اعلم

الغيب لاستكثر من الخير وما مسني لاسوء

(سورہ اعراف ۸۸)

گذشتہ مجالس میں جو ٹوٹے پھوٹے انداز سے میں آپ کو بتا سکتا تھا اور آج قرآن مجید کی ان چیدہ آیات پر بحث ہوگی جن میں بظاہر علم غیب کی نفی ہے اس کی پہلی آیت سورہ اعراف میں ہے جو میں نے آپ کے سامنے تلاوت کی ارشاد ہے قل لا املك لنفسي نفصاً ولا فراً الا ما شا الله ولو كنت اعلم الغيب لاستكثر من الخير وما مسني السوء.

اب جو ظاہر میں اس کا ترجمہ ہوتا ہے وہ یہ ہے کہہ دیجئے اے میرے حبیب میں اپنے نفس کے لیے نہ کسی نفع کا مالک ہوں نہ کسی ضرر کا مالک ہوں الا ما شا الله مگر جس کے بارے میں اللہ کی مشیت چاہے ولو كنت اعلم الغيب لاستكثر من الخير وما مسني السوء اور اگر میں غیب جانتا ہوتا تو میں بہت سی بھلائی کو جمع کر لیتا اور مجھے کوئی تکلیف چھو کر بھی نہ گزرتی۔ تو یہ پہلی آیت ہے جو علماء ظواہر کی نبضیں بے ترتیب کرنے کے لیے کافی ہے۔ کہ جب قرآن کہہ رہا ہے رسول کے لیے کہ نہ وہ کسی نفع کا مالک، نہ وہ کسی نقصان کا مالک، نہ وہ غیب جانتا ہے اور اگر

جاننا ہوتا تو اپنے لیے بہت سی بہتری ذخیرہ کر لیتا اور اُسے کوئی تکلیف چھو کر بھی نہ گذرتی، پہلی بات تو یہ ہے آیات کی دو بنیادی قسمیں ہیں ویسے تو ایک سو بائیس قسمیں ہیں لیکن بنیادی دو ہیں۔ سورہ آل عمران میں ارشاد ہے۔

منہ آیت محکمت هن ام الکتب و اخر منشہت فاما الذین فی قلوبہم زیغ فیتبعون ماتشابہ منہ ابتغاء الفتنة. (سورہ آل عمران ۷)
فرمایا ہم نے جو قرآن نازل کیا ہے ان میں کچھ محکم آیتیں ہیں اور وہی اصل کتاب ہیں و آخر منشہت اور باقی کی آیتیں متشابہ ہیں فاما الذین فی قلوبہم زیغ جن لوگوں کے دل ٹیڑھے ہیں فیتبعون ماتشابہ۔

وہ متشابہ آیتوں کی پیروی کرتے ہیں۔ کیوں؟ ابتغاء الفتنة تاکہ دین والوں میں فتنہ پھیلے۔

اگر آیات کے ظواہر پر ایمان رکھنا ہے تو پھر سر اٹھاؤ اغیار سے نہیں شیعوں سے بات کر رہا ہوں پھر جہاں قرآن کہہ رہا ہے من کان یرجو لقاء ربہ کہ قیامت کے دن اللہ سے ملاقات ہوگی۔ تو پھر سب سے پہلے اللہ کا جسم ماننا ہوگا اگر ظاہر کو ہی ماننا ہے تو پھر سو سے زیادہ آیتیں میں پڑھ سکتا ہوں جہاں اللہ کا بدن ثابت ہوتا ہے۔

یوم یاتی ربک فی ظلل من الضمام۔

اللہ فرماتا ہے وہ دن یاد کر میرے حبیب جب تیرا رب بادلوں کی

سواری پر سوار ہو کر آئے گا (اللہ اکبر) تو پھر ان آیات کے بھی ظاہر کو مانو۔ یہاں تو تاویل کی ضرورت اور جہاں چودہ میں نقص دکھائی دے وہاں تاویل نہیں چاہیے؟ پوچھا گیا تمہارے امام ششم سے مولانا کوئی آیتیں محکمات میں شامل ہیں اور کوئی آیتیں مشابہات میں شامل ہیں۔ فرمایا! او شخص تیرا کیا خیال ہے کہ میں پندرہ بیس آیتیں الگ کر کے کہوں کہ یہ محکم اور چند آیتیں الگ کر کے کہوں گا مشابہہ، فرمایا آل محمد کے لیے سارا قرآن محکم اور ہمیں چھوڑ کر کائنات کے لیے پورا قرآن مشابہہ۔

تو ان کے لیے پورا قرآن محکم اور چودہ چھوڑ کر چاہے غنفر ہے یا آدم پوری کائنات کے لیے سارا قرآن مشابہہ جب تک یہ نہ بتائیں کہ وہ کیا کہہ رہا ہے؟ قابل توجہ ہے بات آخر وجہ کیا ہے خود میرے رسولؐ نے کیوں نہیں کہا دیا کہ میں اپنے لیے کسی نفع نقصان کا مالک نہیں لفظ قل کہنے کی کیا ضرورت تھی کہہ دو! پورے قرآن میں جہاں بھی کہیں بظاہر مقام رسالت میں کمی لگتی ہے ساتھ لفظ قل ہے جی میں چیلنج کر کے کہہ رہا ہوں۔

ایک آیت دکھا دو کہ جس میں رسالت میں نقص بھی نظر آئے اور لفظ قل نہ ہو اللہ نے کہا کہہ دو۔

میں اپنی ذات کے لیے کسی نفع نقصان کا مالک نہیں اور بے وقوفوں رسولؐ نے یہ تو نہیں کہا کہ میں تمہارے نفع و نقصان کا بھی مالک نہیں فرمایا: میں اپنی ذات کے لیے کسی نفع و نقصان کا مالک نہیں الا

ماشاء اللہ مگر جو اللہ کی مشیت چاہتی ہے اس کا مالک ہوں نہ..... نہ..... نہ..... پوچھ اللہ سے کہ تُو نے اسے کس کس شے کا مالک بنایا ہے تو جب میں اللہ سے پوچھتا ہوں تو وہ یہی کہتا ہے کہ اے میرے حبیب تیرے بعد جو جو ہے وہ تیرے لیے بنا اس کا تُو مالک (داد و تحسین)

نہیں..... نہیں نہ مان مالک رسول کو، پتہ چلے گا کہ جب میدان قیامت میں تُو اپنا بستر لپیٹ کر جنت کی طرف بڑھ رہا ہوگا گریبان سے پکڑ لینا ہے رسولؐ نے، اوے کہاں جا رہا ہے؟ یا رسول اللہ جنت میں، فرمائیں گے خبردار! وہ میرے بچوں کی ملکیت ہے کہیں اور جا (نعرہ حیدری)

ولو كنت اعلم الغيب جس کا ترجمہ کرنے والوں نے کر دیا کہ اگر میں غیب جانتا، مجبوری یہ ہے کہ استاد نے بچپن میں پڑھایا تھا العلم راست علم معنی جانا اور ہم نے رٹ لیا بس مولوی کے کہنے پر ر کے رہے، نہ شہر علم سے پوچھا نہ باب العلم سے پوچھا، نہیں..... چیخ ہے میرا، میں کسی مسئلے میں منہ ڈال کر نہیں بول رہا منبر کی بلندی ہے میدان کی بات ہے علم کے معنی جانا، ہیں ناں؟ کچے رہنا علم معنی جانا یہ تمہیں مولویوں نے پڑھایا اور رسولؐ کہہ رہا ہے حکم خدا سے کہ اگر میں غیب جانتا ہوتا تو میں نے بہت سی خیر جمع کر لی۔ ہو ٹھیک ہے اب بھاگنا نہیں علم کے معنی ہیں جانا، میں نے اللہ سے پوچھا یہ ذوالفقار کیوں اُتری؟ سورہ حدید میں آواز آئی وانزلنا الحديد فيه باس شديد و منافع للناس وليعلم الله من ينصره ورسله بالغيب. (سورہ حدید ۵۲)

کہا ہم نے حدید کو نازل کیا جس میں بڑی سخت جنگ ہے لوگوں کے لیے منفعت اور نفع ہے نازل کیوں کیا؟ لَعَلَّمُ اللہ..... تاکہ اللہ جان لے من ینصرہ ودرسلہ بالغیب

کہ اللہ اور اس کے رسولوں کی مدد غیب میں رہ کے کون کرتا رہا (داد و تحسین) (نعرہ حیدری)

تم نعرے لگا رہے ہو تمہاری تو توحید گئی ہے اس آیت پر، لَعَلَّمُ اللہ تاکہ اللہ جان لے اس کا مطلب ہے پہلے اللہ نہیں جانتا تھا کہ نبیوں کا مددگار کون ہے؟ (نعرہ حیدری) سمجھ میں آرہی ہے بات، نہیں جانتا اس آیت سے پہلے، نہیں جانتا نزول ذوالفقار سے پہلے؟ کہ کون اللہ کی مدد کرتا رہا کون نبیوں کی نصرت کرتا رہا۔ نہیں اب کچے رہ علم کے معنی جانتا ہیں تو جس کا اللہ جاننے کا محتاج ہو تو اگر نبی نہیں جانتا تو کونسی قیامت آگئی۔ ایک اور آیت پڑھ دوں مولوی صاحبان، سورہ کہف میں اللہ بتا رہا ہے کہ تین سو نو سال تک سلائے رکھا ہم نے اصحاب کہف کو پھر اٹھایا۔ کیوں؟ فرمایا لنعلم ای الخربین احصیٰ لما لبثوا امداء۔ (سورہ کہف ۲۱) تاکہ ہم جان لیں کہ سونے کی صحیح مدت کس کو یاد ہے۔ میرے

پاس ایسی سو سے زیادہ آیات ہیں جی جب میں یہ آیتیں لے کر جاتا ہوں علماء کے پاس کہ جی اللہ تمہیں جانتا وہ مجھے کہتے ہیں تمہیں عالم کس نے بنایا تجھے کس نے بتایا کہ ہر جگہ علم کے معنی جانتا ہوتا ہے تو میں نے کہا مولانا علم کے کچھ اور معنی بھی ہیں تو انہوں نے کہا جانتا تو دو نمبر معنی ہیں علم کے پہلے

معنی لغت میں پڑھو۔

کسی شے کو ظاہر کرنا علم کہلاتا ہے۔

جی تاکہ اللہ ظاہر کرے کہ اس کا ناصر کون، اس کے رسولوں کا مددگار کون، تو اگر مان لیا ہے کہ علم کے معنی ہیں ظاہر کرنا کہہ دو میرے حبیب لو کنت اعلم الغیب۔

اگر میں ہر وقت غیب کو ظاہر کرتا (اللہ اکبر) اور اگلا فقرہ بالکل فیصلہ کر رہا ہے اگر میں ہر وقت غیب کو ظاہر کرتا تو پھر کیا ہوتا لاستکثرت من الخیر تو میں نے کثیر خیر جمع کر لی ہوتی۔ اب امتحان ہے میرے سامعین کا کہ کس کا حافظہ مند ہے اور کس کا تیز پہلے قرآن سے پتہ کر کہ خیر کیا ہے؟ نہ..... نہ اس طرح نہیں چونکہ غدیر خم سے تجربہ ہے میرا کہ اس ذکر کے بعد یگوا ہوا منہ کسی کو براں نہیں آیا (اللہ اکبر) علماء سے پوچھنا میری حرف حرف کی ذمہ داری ہے جی علی خیر العمل جانتے ہو یہ اذان میں کب شامل ہوا؟ حجت الوداع کے موقع پر، جب غدیر خم سے قافلوں کے قافلے کارواں کے کارواں چاروں طرف پھیلے کوئی میل تک کوئی دو میل تک کوئی نصف میل تک جا چکا رسولؐ نے فرمایا بلال اُونچی جگہ کھڑا ہو جا پھپھڑوں کی پوری قوت سے اعلان کر جہاں تیری آواز دم توڑنے لگے گی ہم نے ہوا کو پابند کر دیا ہے آواز پہنچا دے گی۔ (داد و تحسین) ہو سکتا ہے کہ میں منبر چھوڑ دوں اور کوئی جاہل بکواس کرے ہوا پر بندے کا حکم کیسے چلتا ہے لا قرآن منبر پر! یا مجھے جھوٹا منبر کے منبر سے اتار یا اپنے حرامی

شجرے پر مہر لگا کر جا، سورہ انبیاء ہے سلیمان بن داؤد کے بارے میں اللہ کہہ رہا ہے وَلَسْلَيْمَنَ الرِّيحَ عَاصِفَةً تَجْرِي بِأَمْرِهُمُ نَعْنِي هُوَ كُو سَلِيمَانِ كَا پابند کر دیا تھا اس کے امر سے چلتی تھی۔ (العظمۃ اللہ)

میں مولویوں سے پوچھتا ہوں سلیمان کی ذات میں جادو کیا تھا؟ ایک انگشتری تھی انگٹھی میں طلسم تھا اور آؤ عزت حیدر کی قسم، چادر سیدہ زہراء (سلام اللہ علیہا) کی قسم، پاکیزگی منبر کی قسم! جب میں تقاسیر اہل بیٹ کو پڑھتا ہوں کہ انگٹھی پہ تھا کیا؟ سیرے مولا علی فرماتے ہیں مجھ علی کا نام لکھا ہوا تھا (علی حق) جن کے نام کی بدولت ہواؤں پر حکمرانی ہوتی ہے تو اس علی کا امیر یہ کہہ رہا ہے کہ بلال ہم نے ہوا کو پابند کر دیا اور آج اذان میں ایک نیا جملہ شامل کر، کیا کیا؟ حسی علی خیر العمل آؤ اس عمل کی طرف جو خیر ہے اب میری مشکل آسان کرو بلایا گیا ہے اس عمل کی طرف جو خیر ہے۔ عمل کونسا دیا گیا؟ نماز دی گئی؟ روزہ؟ حج؟ زکوٰۃ؟ خمس؟ نہیں ناں علی کی ولایت تو پھر دو باتیں میں انکار کرنے والے کے باپ کی گردن پر بھی رکھ کر منواؤں گا کہ غدیر خم سے فیصلہ ہو گیا کہ ہر عمل سے اچھا عمل علی کی ولایت ہے (علی حق) چونکہ ہر مثبت کا منفی ہوتا ہے دن کی ضد رات، علم کی ضد جہل، عدل کی ضد جور، خیر کی ضد شر، تو جب اللہ نے ثابت کر دیا زبان رسالت سے علی کی ولایت، ہے خیر تو پھر جہاں یہ ولایت نہ ہو شر ہی شر (نعرے)

تو گویا یہ طے ہے اس میں کوئی اختلاف نہیں کرتا کم از کم علی ولی

اللہ پڑھنے والوں میں کسی کو اختلاف نہیں کہ وہ خیر علی کی ولایت ہے یہی وجہ ہے کہ ہمارا بچے سے بوڑھے تک انتقال کر جاتا ہے تو ہمیں کہنا پڑتا ہے لا نعلم منہ الا خیراً۔

کہ پروردگار ہم اس سے سوائے خیر کے کچھ نہیں جانتے اب سب میری تسلی کے لیے بولو میں آیت کا ترجمہ کروں خیر کیا ہے ”علی کی ولایت“

ولو كنت اعلم الغيب لاستكثرت من الخير.

اگر میں ہر وقت غیب ظاہر کرتا تو میں نے بہت سی علی کی ولایت جمع کر لی ہوتی چونکہ میں تو موقع پر کہہ دیتا یہ علی کو دل سے نہیں مان رہا جی یہ مطلب ہے کہنے کا چونکہ میں تو جانتا ہوں یہ علی کو مانے گا یہ نہیں مانے گا اور میں چپ ہوں اور اگر میں ہر وقت غیب ظاہر کرتا رہوں تو پھر کثرت سے خیر ہی خیر علی کی ولایت نظر آئے۔ جس چیز کو تو نے میرے رسول کا نقص سمجھا تھا وہ تو کمال نکلا۔ (اللہ اکبر)

ایک اور آیت ہے جو اس سے بھی بظاہر خوفناک لگتی ہے آیت

ہے سورہ انعام میں وعنده مفاتيح الغيب لا يعلمها الا هو۔ (۹۵)

فرمایا اسی کے پاس ہیں غیب کی کنجیاں لا يعلمها الا هو کوئی نہیں جانتا ان کنجیوں کے بارے میں بس وہی۔ قرآنی جواب بعد میں دوں گا پہلے ناطق قرآن کا ایک قول سنادوں شیعہ کتاب سے نہیں برادران اہل سنت کی کتاب سے ایک جملہ سنانے لگا ہوں ابوصالح کمال الدین محمد بن

طلحہ شافعی آٹھ سو سال سے زیادہ عرصہ ہوا اس عالم کو گذرے ہوئے۔ ان کی کتاب ہے الذِّكْرُ الْمُنْتَظَمُ وہ لکھتے ہیں کہ ایک دِن خطیب منبر سلونی نے منبر کوفہ سے اس آیت کی تفسیر میں یہ کہا تھا ایہا الناس انا الذی عندی مفاتح الغیب لا یعلمہا بعدا الرسول اللہ الا انا فرمایا او کوفہ والو! میں وہ علی ہوں کہ غیب کی کنجیوں کو بعد رسول کے سوائے میرے کوئی نہیں جانتا کہ کہاں ہیں۔ (نعرے)

نجف اشرف میں مولائے کائنات کے روضے کے پورے گنبد کی گولائی میں اور ذریع اقدس کے چاروں طرف ایک سنی عالم کا عربی قصیدہ لکھا ہوا ہے اور کم از کم چار سو سال سے تو میں ثابت کر سکتا ہوں کہ وہ موجود ہے اور تقریباً لکھے ہوئے اسے بھی آٹھ سو سال ہوئے ابن ابی الحدید مقتدی وہ شروع ہی یہیں سے کبر رہا ہے والیہ فی یوم المعاد حسابنا وھو الملاذ لنا غداً والمفضاء۔

وہ کہتا ہے مجھے نہیں خبر کہ کس کا حساب قیامت کے دن اللہ نے لینا ہے میں اتنا جانتا ہوں کہ میرا حساب کتاب قیامت کے دن علی نے لینا ہے (علی حق)

والیہ فی یوم امعاد حسابنا

وھو الملاذ لنا غداً والمفضاء

قیامت کے دن میرا حاکم بھی وہی ہے میرا محاسب بھی وہی ہے اور حساب سے ڈر کر میں نے جس کی پناہ لینا ہے میری پناہ بھی وہی

ہے۔ (نعرے)

پانچ سو سے زیادہ میں علم کے ستونوں کے نام گنوا سکتا ہوں جو اس عالم کے بعد گزرے، کسی نے کیوں نہیں کہا کہ یہ غلط ہے شرک ہو رہا ہے ہٹا دو یہ قصیدہ اور تقریباً اسی اشعار پر مبنی ہے یہ قصیدہ، ان میں ایک شعر یہ موجود ہے لولا حدوثک کنت انک جاعل الارواح فی الالباح والمتفرع۔

وہ کہتا ہے یا علیٰ لوگ تیرے حدوس میں الجھے ہوئے ہیں کہ تُو قدیم ہے کہ حادث میرا تو یہ عقیدہ ہے کہ کائنات کے ہر بدن میں روح ڈالنے والا بھی تُو ہے نکالنے والا بھی تُو ہے (نعرہ حیدری)

اور آگے کہتا ہے لولا معاتک قلت انک بعثت لارضک تقدر فی العطاء وتوسع۔

یا علیٰ زمانہ تیری موت و حیات کے مسئلے میں الجھا ہوا ہے میں تو یہ جانتا ہوں رزق بانٹنے والا تُو نہیں ہے بلکہ تُو جس کا چاہتا ہے رزق بڑھا دیتا ہے جس کا چاہتا ہے رزق گھٹا دیتا ہے۔

اور آخری شعر جہاں اس نے قصیدہ ختم کیا ہے وہ کہتا ہے کہ میں شیعہ نہیں ہوں لیکن ایک سنی عالم کو علیٰ سے پیار کتنا ہے وراثت دینے الاعتدال اننی اھوی لاجلک کل من یتشیع۔

میں معتدلی ہوں لیکن جہاں مجھے کوئی شیعہ نظر آئے میں جھک جاتا ہوں کہ اس کے دل میں تُو رہتا ہوگا۔ (نعرہ حیدری)

بات بھولی تو نہیں مفاتیح الغیب لا یعلمھا الاھوا اسی کے پاس ہیں غیب

کی کنجیاں جسے کوئی نہیں جانتا سوائے ہوا کے۔ آؤ راز بتاؤں مجھے ذات واجب کی قسم، یہ تو جب تک والی نجف کی پاپوش کے زروں پہ سجدے نہ کیے جائیں یہ حقائق سینوں میں نہیں اُتر سکتے جب تک بندہ اپنے آپ کو عالم علامہ سمجھتا رہے اس وقت تک بہت بڑا جاہل رہتا ہے جس دن پتہ چل جائے کہ علم کہاں بٹ رہا ہے اور بانٹنے والے کو جھکنا آجائے تو اس وقت سے علم دروازے توڑ توڑ کر اندر گھسنا شروع ہو جاتا ہے ہوا کی حقیقت آج تک بڑے بڑے چوہدریوں کو نہ ہو سکی ہوا..... ہوا، وہ..... وہ..... وہ کیا ہوتا ہے؟ اسماء حسنہ کتنے ہیں؟ ۹۹، ہوا کے عدد کتنے ہیں؟ ۱۱۔۹۹ اور ۱۱، ۱۱، ۱۱ علی کے عدد ۱۱ (علی حق) ۹۹ ناموں میں ہوا کے عدد شامل کر دو تو علی بنتا ہے۔ ننانوے اسماء حسنہ اور ہوا سمیت جس کی ذات میں ضم ہو جائیں وہ علی جس کو جھک کر کہے سبحان ربی اعلیٰ وبحمد۔ یہ میں اکثر کہتا ہوں کہ نمک کے عدد اور علی کے عدد برابر رکھے اللہ نے اسی لیے کہ جو اس کے ساتھ وفادار ہے اس نے کھا کے حلال کیا کیونکہ زمین کا رزق علی کا ذاتی نہیں علی کی زوجہ کا مہر ہے (اللہ اکبر) ویسے سمجھ تو سارے ہی گئے ہیں جواب تو مل چکا لیکن میں آیت کو مکمل پڑھنا چاہ رہا ہوں اگر آپ تھکے نہیں تو فرمایا!

وعنده مفاتيح الغيب لا يعلمها الا هو او يعلم ما في البر والبحر وما شق من ورقة الا يعلمها ولا حبة في ظلمت الارض ولا رطب ولا يابس الا في كتاب مبين. (۹۵)

”اللہ نے فرمایا غیب کی کنجیاں ہوا کے پاس جو کچھ ترو بحر میں ہے جانتا ہوں اگر کہیں روئے زمین پر پتہ گرتا ہے مجھے علم ہے اگر کہیں زمین کے اندھیروں میں دانہ دبا ہوا ہے میرے علم میں ہے ہر خشک و تر اور یہ سارے کا سارا ملا کے میں نے کتاب مبین میں رکھ دیا۔“

اب اگر کتاب مبین سے مراد ہے قرآن تو علیٰ ہے وارث قرآن۔ جس کے ورثے میں کائنات کے سارے غیب بند ہیں وہ وارث کیسا ہوگا اور آؤ تفسیر صافی پڑھ تفسیر البرہان پڑھو اسی طرح شافعی اور کافی پڑھو جب تمہارے ساتویں امام سے پوچھا گیا کہ کوئی ہے کتاب مبین جس میں غیب کی کنجیاں ہیں جس میں ترو بحر کا علم ہے جس میں گرتے ہوئے پتے کا علم ہے زمین میں دبے ہوئے دانے کا علم ہے جس میں ہر خشک ہے جس میں ہر تر ہے میرے مولّا نے مسکرا کر فرمایا اللہ کی قسم یہاں کتاب مبین سے مراد امام مبین ہے (نعرہ حیدری)

تو بس میں اب سمیٹ کر نتیجہ دوں تاکہ بات تشنہ نہ رہ جائے چھ حقیقتیں غیب کی میں نے ظاہری بتائی تھیں اور میں نے کہا تھا تین باطنی بھی ہیں۔ آؤ ڈنکے کی چوٹ پر کہہ رہا ہوں کیوں پیٹھ پیچھے فائر مارتے ہو میدان میں آؤ چھپ چھپ کر جہروں میں سازشیں کرتے ہو اور میدان میں نہیں آتے ہو معلوم ہوتا ہے مرض ادھر ہے ادھر نہیں، آؤ غضنفر کا چیلنج ہے شیعہ بیٹھے ہو یا سنی ایک ایک عالم تک میرا یہ پیغام پہنچائے جو رد کردے گونگا کردے مجھے چونکہ گوئی ہو جائے وہ زبان جو چودہ کا حق

وکالت ادا نہ کر سکے آؤ جب غیب کو حقیقت کے ترازو میں غنفر نے تولاتو
لاہور والو تین حقیقتیں مجھے غیب نظر آئیں پہلا حقیقی غیب ”اللہ“ جو اتنا غیب
کے ظاہر ہو سکتا ہی نہیں، دوسرا غیب سورہ یونس سے ایک آیت پڑھ رہا
ہوں فقل انما الغیب لله فانظروا انی معکم من المنتظرین۔

اللہ کہتا ہے میرے حبیب کہہ دو کہ غیب اللہ کے لیے ہے میں بھی
انتظار کر رہا ہوں تم بھی انتظار کرو (العظمۃ اللہ) جو پہنچ گئے انہیں میں داد
دیتا ہوں جب قرآن کے وارثوں سے پوچھا یہ کونسا غیب ہے؟ فرمایا جس
کا تعلق انتظار سے یعنی میرا بارہواں امام (عج اللہ تعالیٰ فرجہ الشریف)
ویسے تو ہر امام اللہ کا مظہر کل ہوتا ہے لیکن اللہ کی کسی نہ کسی صفت کا مظہر
خاص بھی ہوتا ہے اور میرا بارہواں امام (عج اللہ تعالیٰ فرجہ الشریف) کس
صفت خاص کا مظہر ہے درود طوسی میں سنتے نہیں ہو اسلام و علی صاحب
دعوة النبوة والعولتہ الحیدریۃ والعصمة الفاطمیۃ والحلم الحسینیۃ
والشجاعة الحسینیۃ والصبارۃ السجادیۃ والمائر الباقریۃ والاثار
الجعفریۃ والعلوم الکاظمیۃ والحجج الرضویۃ والوجود التقویۃ
الفقاوۃ النقیۃ والہیۃ العسکریۃ والغیۃ المہدیۃ۔

پہلا غیب ”اللہ“ دوسرا غیب قائم آل محمد (عج اللہ تعالیٰ فرجہ
الشریف) جو زمین پر اس کی غیبت کا مظہر اور آؤ میرا چیلنج ہے جاؤ علماء
زمانہ تک نجف اشرف کے حوزہ علمیہ تک کوئی رد پیش کر دے مجھے گولی سے
اڑا دینا تیسرا غیب ”بتول“ اور اب یہ فیصلہ میں نے مومنین پر چھوڑا یہ

تین ہیں حقیقی غیب، علی کس کو نہیں جانتا (نعرہ حیدری)

اب نتیجہ کیا نکلا ایک رب جلیل غیب، ایک بتول غیب، ایک بتول کا گیارہواں بیٹا (عج) غیب۔ اب کرو فیصلہ جو وہ غیب (اللہ) ہے اس نے اپنے گھر کا مالک علی کو کر دیا جو دوسرا غیب ہے وہ علی کے گھر میں چکیاں پیتا ہے۔ اس سے بڑی غیب کی تفسیر ملنا ممکن ہی نہیں۔

سر اٹھاؤ تیرا غیب تیرا بارہواں امام (عج اللہ تعالیٰ فرجہ الشریف) اور جس علی کی پھٹی ہوئی نعلین کی چرچراہٹ سن کے غیب کا نپ کے کھڑا ہو جائے وہ غیب نہیں جانتا (نعرہ حیدری)

اور جس کو ہم نے غیب سمجھا یہ تو تھیں حقیقت غیب، جسے ہم نے غیب سمجھا ذات واجب کی قسم تم وقت دو مجھے موقع رکھو میں دلائل کا پہاڑ کھڑا کر دوں تمہارے سامنے کہ صبح ازل سے لے کر ۵۰ ہجری تک جتنے غیب زبانوں کے ذریعے بیان ہوتے رہے وہ سارے کے سارے ایک دن میں کر بلا کی دھرتی پر حسین نے عملاً کر کے دکھا دیئے ایک رات کی مہلت کیوں مانگی تھی امام حسینؑ نے؟ وہ تو بی بی حضرت سیدہ زینب (صلوٰۃ اللہ علیہا) کے خطبے نے ثابت کیا جو کوفہ میں پڑھا گیا کہ کوفہ کے جاہلو تم کیا سمجھتے ہو ہم نے جان بچانے کے لیے موت کو ٹالنے کے لیے مہلت مانگی تھی۔ ہم نے مہلت مانگی نہیں تھی بلکہ ہم نے تو توبہ کرنے کے لیے تمہیں ایک رات کی مہلت دی تھی (اللہ اکبر) اور فرمایا دیکھو جس کے انتظار میں تھے ہم وہ اس رات کے بعد میرے بھائی کے پاس آ گیا ہم تو

خُر کے منتظر تھے اس سے بڑا غیب اور کیا ہوگا بس تصور کرو سر سے پاؤں تک کہنے کو حسین ہے دیکھنے میں زخم ہے۔ (اللہ اکبر) میں جانتا ہوں کہ رونے والوں کے دل بڑے نازک ہوتے ہیں اسی لیے میں نے ہاتھ جوڑ دیئے کہ چوٹ لگے تو مجھے معاف کر دینا میرا خون رونے والا امام کہتا ہے دنیا میں قتل کے جتنے طریقے رائج ہیں اب اس سے زیادہ کیا سناؤں تمہیں فرمایا سارے کے سارے استعمال ہو گئے میرے مظلوم بابا پر پردے میں دونوں پردہ دار میری گواہ خون ردئے ہوئے بیمار کر بلا کہہ رہا ہے میرا بابا تلواروں سے مارا گیا میرا بابا پتھروں سے مارا گیا میرا بابا نیزوں سے مارا گیا میرا بابا تیروں سے مارا گیا، میرا بابا لکڑیوں سے مارا گیا۔ (اللہ اکبر) نہیں ہے مجھے خبر کہ کون برداشت کرے گا میں اگر کتاب والے جلے پڑھ دوں یا یہ مرجائیں گے یا مجھے مار دیں گے لہذا میں اشارے میں گذرنے کی کوشش کرتا ہوں ۸۲ رجب کی رات سے جب سے امام حسین نے مدینہ چھوڑا کسی نے تربت چھوڑ دی تھی کس نے؟ جس نے چکیاں پیس پیس کر پالا بتوں نے مزار چھوڑ دی کر بلا تک قافلے کے ساتھ بتوں پیدل چلتی رہی کبھی پیٹنے کی سواری کے ساتھ کبھی بیٹی کے محل کے ساتھ۔ (اللہ اکبر) میدان کر بلا میں تین موٹے ایسے آئے بتوں پیدل نہیں چلی بتوں کو دوڑنا پڑا۔ (اللہ اکبر) ذوالجناح دوڑ رہا تھا ایک حرامی نے اکبر کے بابا کے پہلو پر نیزہ مارا حسین نے زین چھوڑی۔ لیکن پاؤں رکاب سے نہیں نکل سکا۔ مرتجز اپنی رفتار میں دوڑ رہا تھا چشم فلک نے دیکھا ایک کالے

کپڑے والی پردہ دار ہے جو دوڑ دوڑ کر کہہ رہی ہے مرتجز میں نے حسین کو
چکیاں پیس پیس کر پالا ہے۔

اللعنة الله على القوم الظالمين
وسيعلم الذين ظلموا اى متقلب يتقلبون

jabir.abbas@yahoo.com

پہلا خطاب بسم اللہ الرحمن الرحیم

والعصر ان الانسان لفي خسر الا الذين آمنوا وعملوا

الصلحت وتواصوا بالحق وتواصوا بالصبر.

سورہ العصر کو آپ حضرات کی خدمت میں تلاوت کیا گیا۔ ذات واجب نے صداقتوں کا خلاق ہونے کے باوجود انسانیت کو قسم کھا کر ایک وعید سنائی فرمایا: والعصر ان الانسان لفي خسر الا الذين آمنوا وعملوا الصلحت وتواصوا بالحق وتواصوا بالصبر فرمایا: عصر کی قسم میں نے فی الحال عصر کا ترجمہ عصر ہی کیا ہے۔ کیوں؟ قرآن کی تفسیر دنیا کا مشکل ترین کام ہے اور لکھ لیجئے لوحِ دل پر پہاڑ سے زیادہ وزنی علم کا مالک کیوں نہ ہو کوئی شخص ایک ٹکاؤ قعت نہیں رکھتی وہ تفسیر جس کے پیچھے معصوم کے قول کی تائید نہ ہو۔ ابھی آپ کو معلوم ہو جائے گا کہ میں نے عصر کا ترجمہ عصر کیوں کیا۔ عصر کی قسم ان الانسان لفي خسر یقیناً انسان بحیثیت جنس کے خسارے میں ہے چونکہ انسان پر ال جنس کا ہے۔ ہر انسان نقصان میں ہے گھائے میں ہے پالنے والے اتنا گیا گذرا تھا انسان بنانے کی حاجت کیا تھی؟ فرمایا ہضیان نہ بک الا الذی آمنوا صاحبان ایمان خسارے میں نہیں وعملوا الصلحت اور جن کے عمل میں صالحات شامل ہے وہ خسارے میں نہیں وتواصوا بالحق جو ایک دوسرے کو حق کی

وصیت کرتے ہیں وہ خسارے میں نہیں۔ تو اَصُو بالصبر جو ایک دوسرے کو صبر کی وصیت کرتے ہیں وہ خسارے میں نہیں یہ تھا مختصر سا ترجمہ جو آپ نے سن لیا اب چند لمحے میرے ساتھ روحانی سفر کیجئے دیکھتے ہیں کہ قدرت کہنا کیا چاہ رہی ہے۔ والعصر عصر کا جو مادہ ہے جاؤ علماء لغت کو چیلنج ہے میرا زمانے بھر کے علمائے لغت کو جمع کرو ایک حرف کی رد پیش نہیں کر سکیں گے۔ مادہ عصر سے تیس سے زیادہ لفظ مشتق ہوتے ہیں اور قدرت نے یہاں سب کی قسم کھائی ہے اب وہ تیس کے تیس میں نہیں دہرا سکتا چند اہم آپ کو بتا دیتا ہوں تاکہ آئندہ جب آپ سورہ والعصر کی تلاوت کریں تو یہ حقائق آپ کے دماغوں میں موجود ہوں لکھ لینا میدانِ قیامت تک کا ذمہ دار ہے غنفر۔ عصر معنی فریاد کو پہنچنے والا۔ عصر معنی پناہ گاہ، عصر معنی جائے نجات۔ عصر معنی بادل، عصر معنی زور دار بارش، عصر معنی جوہر، عصر معنی ظہر اور غروب کے درمیان کا وقت، اور عصر معنی زمانہ، تو پھر یہ کہہ کر جان نہیں چھڑائی جاسکتی کہ اللہ کہہ رہا ہے مجھے زمانہ کی قسم اور وہ صرف زمانے کی قسم کھا ہی نہیں سکتا جس زمانے میں فرعون رہتا ہو خدا اس کی قسم کھائے گا۔ جہاں شر اور یزید بستے ہوں خدا اس وقت کی قسم کھائے گا۔ ہر گز نہیں اسی لیے کہا کرتا ہوں کہ تفسیر اہل بیٹ سے پوچھا کرو سارے کے سارے مشققات پیش نظر ہیں قدرت کے والعصر کہتے ہوئے تو اب کر سکتے ہو یہ ترجمہ، خدا کہنا یہ چاہتا ہے کہ والعصر ان الانسان لفی خسر مجھے کائنات کی جائے پناہ کی قسم انسان گھائے میں ہے۔ مجھے لوگوں

کے نجات دینے والے کی قسم انسان گھائے میں ہے۔ مجھے مشکل میں لوگوں کی فریاد کو پہنچنے والے کی قسم انسان گھائے میں ہے (نعرہ حیدری)

خدا کہنا چاہتا ہے مجھے ابر کرم کی قسم انسان گھائے میں ہے۔ مجھے موسلا دھار بارش کی قسم انسان گھائے میں ہے۔ مجھے جو ہر مشیت کی قسم انسان گھائے میں ہے۔ یہ اگر میرے محترم سامعین سمجھ گئے تو آئیں اب تفاسیر اہل بیت کی روشنی میں دیکھیں صافی سے تفسیر ابو حمزہ صومالی تک تو میں نے دیکھا تین تفسیریں محترم اس کی نظر آئیں تینوں آپ کی خدمت میں پیش ہیں اور تینوں برحق ہیں غالباً کبھی میں نے آپ کی خدمت میں عرض کیا ہے کہ قرآن کی ہر آیت کا ستر ظاہر ہے اور ستر باطن، گویا ایک ایک آیت کی ایک سو چالیس تفسیریں ہیں اسی لیے تو کائنات کے علوم پر محیط کتاب ہے۔ میں نے جب تفاسیر اہل بیت کو دیکھا پنڈی، اسلام آباد والو تو یہ تین تفسیریں نظر آئیں۔ والعصر قال عصر خروج قائم علیہ السلام فرمایا اللہ کہنا یہ چاہتا ہے کہ جب باہواں امام (عج اللہ تعالیٰ فرجہ الشریف) ظہور کرے گا مجھے ظہور کے وقت کی قسم (داد و تحسین)

سراٹھانا، دوسری جگہ دیکھا والعصر قال اقسام بالصلوٰۃ العصر التی صلہا امیر المومنین فرمایا قسم کھائی ہے اللہ نے اس نماز عصر کی کہ جسے پڑھتے ہوئے خیر شکن نے حالت رکوع میں زکوٰۃ دی تھی (نعرہ حیدری)

اور تیسری اور آخری تفسیر میں نے پڑھی قال اقسام بعصر ابی

عبداللہ الحسینؑ فرمایا اس نماز عصر کی قسم کھائی ہے خدا نے کہ جب نولاکھ
تلواروں کی کوشش تھی کہ حسینؑ نماز نہ پڑھ سکے اور حسینؑ نے نولاکھ کی
سوچوں پر قدم رکھ کے سجدہ کیا اس کی قسم کھائی ہے اور یہ سب کی سب
تفسیریں اپنے مقام پر برحق ہیں اور آپ جس قدر اس تمہید کو زیادہ
سمجھیں گے تو آنے والی مجالس میں حقائق تک پہنچنا آسان ہوگا۔ مادے
کی روشنی میں آپ نے سن لیا اور تفسیر کی رو سے کہہ سکتے ہو حسینؑ کی پڑھی
ہوئی نماز کی قسم، علیؑ کی پڑھی ہوئی نماز کی قسم، اور جس وقت حسینؑ کا
بیٹا (عج) ظہور کرے گا اس ظہور کرنے والی گھڑی کی قسم ان الانسان لفی
خسر یقیناً انسان خسارے کی زد میں ہے۔ اب مجھے نہیں معلوم کون کیا
سوچ رہا ہے اگر آپ چاہ رہے ہو تو پوچھیں اپنی طرف سے کچھ نہیں کرنا
میں نے فیصلہ، یہ بھی قرآن سے ہی پوچھنا ہے کہ وہ خسارہ کیا ہے جس کا
شکار ہے انسانیت۔ کیا پیسوں کا خسارہ ہے؟ دود کرلو یہ غلط فہمی شرق سے
غروب تک شمال سے جنوب تک روئے زمین کی حکومت ایک طرف ہو خدا
کی نظر میں ایک ٹکا وقعت نہیں رکھتی، دنیا کی دولت کو خدا کچھ سمجھتا ہی نہیں
یہ خسارہ خسارہ ہے ہی نہیں نگاہ کبریائی میں اس کو بھی میں قرآن سے ہی
ثابت کرنا چاہوں گا۔ سورہ زخرف ہے ابھی لاؤ منبر پر تسلی کرنا تمہارا حق
ہے فرمایا: لولا ان یسکون الناس امة واحدة لجعلنا لمن یکفر بالرحمن
بیوتهم سقافمن فضہ ومعارج علیہا یظہرون و بیوتهم ابوابا وسررا
علیہا یتکون وزخرفا وان کل ذلک لما متاع الحیوة الدنیا والآخرۃ

عند ربك للمتقين. (۵۴، ۴۳)

فرمایا: اے میرے حبیب! اگر مجھے اس بات کا ڈر نہ ہوتا کہ سارے مومن کافر ہو جائیں گے تو میں کافروں کے گھروں کی چھتیں چاندی کی بنادیتا ان کی سیڑھیاں سونے چاندی کی ہوتیں ولبیوتہم ابوابا سردا ان کے دروازے چاندی کے ہوتے ان کے بیٹھنے کو تخت چاندی کے ہوتے جن پر ہاشیہ آرائی سونے کی ہوتی، بنائے اس لیے نہیں کہ کہیں مومن گھبرا کے ہر کافر کو سونے چاندی کے محلات میں دیکھ کر یہ نہ سمجھ جائے کہ یہ حق پر ہے۔ تو میں ایسا کر دیتا چونکہ دنیا کی میری نگاہ میں قیمت کوئی نہیں ہے۔ کیوں؟ ان کل ذلک لما متاع الحیوة الدنیا یہ تو ڈھلتی ہوئی چھاؤں کی معصار دولت ہے والاخرۃ عند ربک للمتقین ہاں آخرت کی جو لازوال اور فنا نہ ہونے والی حکومت اور وہ دولت ہے وہ تیرے رب کے نزدیک امانت ہے اور متقین کے لیے رکھی ہوئی ہے تو اس لیے دنیا کا گھانا تو مراد ہی نہیں تو پھر یہ خسارہ کیا ہے سونا چاندی مال دولت اس کی تو کوئی قیمت ہی نہیں جسے دل میں بسائے پھرتے ہو جو لسان اللہ کی زبان سے بولتا ہے اس کا فرمان ہے لو كانت الدنيا تعدل عند الله قدر.

جناح بعوفۃ لما سقى الله الکافر شریقۃ من الماء.

فرمایا اگر روئے زمین کی قیمت اللہ کے نزدیک مچھر کے پر کے برابر بھی ہوتی تو کافر کے نصیب میں ایک گھونٹ پانی کا نہ آتا۔ کافر اس

لیے سیراب ہو رہا ہے دنیا میں چونکہ دنیا کی اللہ کی نگاہ میں وقعت ہی نہیں چونکہ یہ فانی ہے جو باقی دولت ہے وہ مومن کی ہے اُس میں کافر کا کوئی حصہ نہیں تو یہ دنیا تو خدا کے نزدیک قیمت ہی نہیں رکھتی تو پھر کیوں کہتا ہے ان الانسان لفی خسرو انسان خسارے میں ہے گھائے میں ہے اور تمہیں بتا اس لیے رہا ہوں کہ اس خسارے سے بچنے کی کوشش کرنا اور میں نے خسارہ علماء سے نہیں پوچھنا قرآن سے پوچھنا ہے کہ وہ خسارہ کیا ہے کہ اللہ اتنی بڑی قسمیں کھا کے کہہ رہا ہے کہ یقیناً ہر انسان بحیثیت جنس کے خسارے کی زد میں ہے اگر ہے اب طبیعت تو میں قرآن سے پوچھنا شروع کر دوں پہلی آیت پڑھئے لگا ہوں سورہ نساء سے ومن یتخذ الشیطن ولیا من دون اللہ فقد خسر خسرا مبینا (۹۱۱)

فرمایا: جس بندے نے بھی اللہ کو چھوڑ کر شیطان کو ولی مانا کھلم کھلا خسارے کی زد میں ہے وہ بندہ، آیت اتری رسولؐ نے آیت پڑھی سائل کوئی نہیں تھا پوچھا کسی نے نہیں بغیر سوال کے میرے رسولؐ نے بلا تشبیہ دائیں بائیں دیکھا لگا ہیں وہاں رک گئیں جہاں خیر ممکن بیٹھے تھے علیؑ کو خطاب کر کے رسولؐ فرماتے ہیں۔ یا علیؑ من اتخذ ولیا غیرک فالشیطن ولیہ من دون اللہ

فرمایا اے علیؑ اللہ کے کہنے کا مقصد یہ ہے کہ جس نے تجھے علیؑ کے دشمن کو ولی مانا اس کا ولی اللہ نہیں ہے اس کا ولی شیطان ہے۔ (نعرہ حیدری)

سمجھ میں آئی بات جس نے تیرے غیر کو ولی مانا اس کا ولی

شیطان ہے چونکہ اللہ کا بنایا ہوا ولی تو تُو ہے جس نے تجھے ولی مانا اس نے جلی کو ولی مانا، اور یہی میرا درس ہوتا ہے کہ علی کی نسبتیں جلی کی نسبتیں ہیں۔ جو علی کو ولی مانے اس نے اُس کو مانا جو اس کا انکار کرے وہ اس کا منکر جو اس کو جھکے وہ اس کو جھکا جس نے اس کی توہین کی اس نے اللہ کی توہین کی جس نے اس کے سامنے دست سوال پھیلا یا تو اس نے اللہ کے سامنے، تو یہ پہلا خسارہ، بچتا اس سے علی کے غیر کو ولی نہیں ماننا ورنہ خسارہ ہو جائے گا۔ اور اسی کا اشارہ ہے خدا کی اس قسم میں عصر کی قسم ہر انسان خسارے میں ہے سوائے صابان ایمان کے، ایک اور آیت سورہ معاندہ میں، من یکفر یا لایمان فقد حبط عمله وهو فی الآخرة من الخسیرین۔ (۵)

فرمایا: جس شخص نے بھی ایمان کے ساتھ کفر کیا لکھو صحیفہ دل پر جس نے بھی کفر کیا بالا ایمان ایمان کے ساتھ فقد حبط عمله اس کے عمل حبط ہو جائیں گے حبط کہتے ہیں نابود ہو جانے کو مٹ جانے کو وہو فی الآخرة من الخسیرین فرمایا یہی بندہ آخرت میں خسارے والوں میں ہے گھائے والوں میں شامل اب پتہ نہیں کس سوچ میں گم ہو ومن یکفر بالایمان جس نے ایمان سے کفر کیا اب یہ بھی میں یاد دلاؤں کہ ایمان کیا ہے زنگ لگا ہوا ہے کسی کے حافظے کو تو پھر یاد کر لے میدانِ جنگ ہے ایک مرد گردگارِ فرخ آ میز چال سے چلتا ہوا اتر اتر کے سینہ پھولا پھولا کے دشمن کی طرف جا رہا ہے کسی کم ظرف نے رسولؐ سے کہا یا رسول اللہؐ، تکبر

اللہ کو پسند نہیں اور علی تکبر آمیز چال چلتا ہوا جا رہا ہے، رسول فرماتے ہیں خاموش اللہ تیرے منہ کو توڑے کیا تو جانتا نہیں ہے کہ آج کل ایمان کل کفر کے مقابلے میں جا رہا ہے کون ہے۔ ایمان ”علی“ پھر ایسے موقعوں پر میرا دل چاہتا ہے کہ گیٹ بند کر دیا جائے اور ایک ایک آدمی سے فیصلہ کیے بغیر جانے نہ دوں اور یہ کسی دن کرنا پڑا تو میں کر بھی گذروں گا کچھ حضرات خاموش بیٹھے ہیں مجھے وہم ہو رہا ہے کہ تم علی کو ایمان نہیں مانتے، جو نہیں مانتا علی کو ایمان نہ مانے میں نے زبردستی نہیں منواتا، علی کو ایمان دہی مانے گا جو صاحب ایمان ہوگا (داد و تحسین) اور چیلنج کر رہا ہوں میں وقت قیامت تک کا اس سے آگے وقت ہوتا تو وہ بھی دے دیتا دنیا کے عالموں کو اکٹھا کرو اور میرا چیلنج لے جاؤ قیامت تک کوئی رد پیش کر دے تو میری زبان کاٹ کے پھینک دینا۔ کوئی جھوٹی سے جھوٹی روایت دکھا دو کہ علی کے سوا کسی کو ایمان لقب عطا ہوا ہو (نعرہ حیدری) کوئی نہیں دکھا سکتا تو پھر ماننا پڑے گا کون ہے ایمان، علی، تو اب علی ایمان ہے میں تو کعبہ پر بھی کھڑا ہو کر میں ترجمہ کرنے پر مجبور ہوں منکر کے باپ کی گردن پر پاؤں رکھ کر بھی یہی ترجمہ کروں گا کہ اللہ کہہ رہا ہے من یکفر بالایمان فرمایا جو بھی علی سے کفر کرے (العظمتہ للہ) جس نے علی سے کفر کیا تو فیصلہ ہو گیا مولوی کہتا ہے جو علی کو نہ مانے منافق، غلط، قرآن نے کہا کہ علی کا منکر منافق نہیں ہوتا کافر ہوتا ہے۔ (نعرہ حیدری)

اور اگر یہ کہو کہ منافق کی اصطلاح بھی تو ہے میں نے کب کہا کہ

نہیں ہے چونکہ علیؑ کا منکر منافق نہیں مجھے نہیں پتہ کس کو بری لگے گی کس کو بھلی۔ سر اٹھاؤ، پہلے یہ دیکھو عہد رسالت میں منافق کس کو کہتے تھے جو رسولؐ کا منکر تھا نہیں بھی جو رسولؐ کا انکاری ہے منافق نہیں تھا کافر تھا۔ منافق کون تھا جو محمد رسول اللہؐ بھی پڑھتا تھا نماز رسولؐ کے ساتھ پڑھتا تھا روزہ رسولؐ کے ساتھ رکھتا تھا حج رسولؐ کے ساتھ پڑھتا تھا۔ دل میں شک کرتا تھا (العظمۃ للہ) تو ثابت ہو گیا جو رسولؐ کو نہیں مانتا وہ کافر جو بظاہر کھڑا رسولؐ کے ساتھ کلمہ وہی، نماز وہی، اعمال وہی، دل میں شک، وہ ہے منافق۔ تو آج بھی جو علیؑ کے دروازے پر نہیں آیا وہ منافق نہیں کافر ہے۔ منافق کون ہے؟ جو علیؑ ولی اللہ بھی پڑھتا ہو۔ نماز ہاتھ کھول کے پڑھتا ہو روزہ علیؑ کے مذہب پر رکھے، حج علیؑ کے مذہب پر کرے، مجلس علیؑ کے مذہب والی سنے مگر اس کے باوجود بھی علیؑ (علیہ السلام کی ذات پر شک کرے۔) (نعرہ حیدری)

اور یہی قرآن نے کہا جس نے ایمان سے کفر کیا اس کے عمل جبط اور وہی بندہ خسارے میں ہے اگر آپ کا دل چاہ رہا ہو تو ایک آیت اور پڑھ دوں، سورہ کہف، قل هل نبشکم بالاخرین اعمالا الاذین فل سيعهم فی الحیوۃ الدنیا وهم یحسبون انهم یحسنون منعاً اولیک الذین کفرو ابایت ولهم ولقالبه فحبطت اعمالهم فلانقیم لهم یوم القیمۃ۔ وزننا۔ (۴۰۱، ۵۰۱)

فرمایا میرے حبیبؐ اپنی پاکیزہ زبان سے پوچھیے کہ هل نبشکم

بالاخرین اعمالاً ہم تمہیں ایسے لوگ بتائیں جو عمل کرنے کے باوجود خاسرین نہیں بلکہ اخرین ہیں (اللہ اکبر) خاسرین خسارے والے، اخرین بہت بڑے خسارے والے۔ جی جی آیت ہے کفر و ایمان کی سرحد پر فیصلہ ہے هل ننبکم بالاخرین اعمالاً جو اعمال کے لحاظ سے سب سے زیادہ خسارے کی زد میں ہیں الذین فل سيعهم فی الحیوة الدنیا جن کی ہر عمل کی کوشش بے کار جا رہی ہے وہم یحسبون انهم یحسبون منعاً حالانکہ وہ اس غلط فہمی کا شکار ہیں کہ ہم نیکیاں کما رہے ہیں۔ لکھ لوصیفہ دل پر اعمال میں خاسرین نہیں بلکہ اخرین ہر کوشش بے کار کون ہیں یہ لوگ فرمایا اولیک الذین کفرو ابایت ربهم لقائه۔

یہ وہ لوگ ہیں جو اپنے پروردگار کی آیات کا انکار کرتے ہیں۔ تھوڑا غور کرو کون سی آیات کا منکر، قرآنی آیات کا؟ او بھی جو قرآن کی آیات کا انکار کرے گا وہ عمل کہاں سے کرے گا (اللہ اکبر) یہ تو ہے بالاخرین اعمالاً اعمال کرنے کے باوجود اخرین میں سے، قرآنی آیات کے منکر تو کافر ہیں کافر کہاں نماز پڑھتے ہیں کہاں عمل کرتے ہیں یہ تو کوئی بدنصیب عامل ہے جو عمل بھی کر رہا ہے اور کما خسارہ رہا ہے۔ جو کوشش کر رہا ہے ضائع۔ گناہ کیا کر بیٹھا؟ اپنے پروردگار کی آیات کا منکر، کوئی آیات کتاب تدوینی کی؟ یہ آیت ہے ہی نہیں، میں اکثر یہ بتا چکا ہوں کہ جس طرح تدوینی آیتیں ہیں تقوینی بھی ہوتی ہیں۔ مثال کے طور پر سورہ ہود میں ناقہ صالح کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا ہذہ ناقۃ اللہ لکم آیۃ

فرمایا یہ جو صالح کی اونٹنی ہے یہ آیت اللہ ہے، ہے صالح کی، اللہ کی نہیں ہے اللہ کی حجت کا جانور اور پھر آیت اللہ، او قرآن پڑھنے والو! خدا کو تمہارے سریلے گلے سننے کا کوئی شوق نہیں اس نے تمہاری ہدایتوں کے لیے قرآن نازل کیا ہے تو ہزاروں سال پہلے اور چودہ سو سال قبل آیت بھیج کر اللہ نے فیصلہ کر دیا ہے کہ جس طرح میری حجت آیت ہوتی ہے میری حجت کا جانور بھی میری آیت ہوتی ہے۔ حجت کے جانوروں کی بھی انتی عزت کرو جتنی آیتوں کی کرتے ہو۔ سورہ مومنون میں فرمایا وجعلنا ابن مریم وامہ ایتہ (۰۵)

ہم نے ابن مریم کو بھی آیت بنایا اور اس کی والدہ کو بھی آیت بنایا۔ دلیل مل گئی ناں عیسیٰ سے جو چھوٹی حجت ہے صالح اس کا جانور بھی آیت، یہ آیتیں میں نے پڑھی اس لیے ہیں تاکہ آپ کو تسلی ہو جائے اور مسئلہ سمجھ میں آجائے کہ صرف قرآن کی آیتیں آیتیں نہیں ہوتیں۔ جتنیں بھی آیت، اور آیت کیا کہہ رہی ہے وہ لوگ عمل کے لحاظ سے بہت بڑے خسارے میں ہیں جو اللہ کی آیات سے انکار کرتے ہیں حطت اعمالہم میں ان کے اعمال حط کرلوں گا فلا نقیم لہم یوم القیمۃ دونا قیامت کے دن تولوں گا ہی نہیں ان کے لیے ترازو لگایا ہی نہیں جائے گا۔ چونکہ ترازو ہوتا ہے وزن معلوم کرنے کے لیے کم ہے یا زیادہ، میں انہیں عمل مانوں تو تولوں (اللہ اکبر) اور کتنا بدنصیب ہے اسلام آباد پنڈی والو یہ شخص عمل

تلنے کے لائق نہیں، آیات کا منکر۔ عیسیٰ آیت، مریم آیت، وقت میں یاد دلاتا ہوں اور تمہارے حافظے کا امتحان بھی ہے اور تمہاری مودت کا بھی۔ سورہ وانجم بیان ہو رہا ہے کہ کیوں لے گیا میں اپنے عبد کو معراج پر، مقام اودائی پر، منزل کعبہ قوسین پر کیوں بٹھایا اپنے حبیب کو کیا سبب تھا؟ فرمایا لقد رای من آیت ربہ الکبریٰ۔

وہاں ہمارے حبیب نے ہماری سب سے بڑی آیت کو دیکھا (نعرہ حیدری) آیت کو نہیں دیکھا، آیت الکبریٰ۔ آیت کبریٰ کو، سب سے بڑی آیت، عیسیٰ صرف آیت ہے یہ کوئی عیسیٰ سے بھی بڑی آیت۔ کس کو دیکھا؟ بھری پڑی ہیں تفاسیر اہل بیٹ اور یہاں جنگل میں نہیں پڑھ رہا یہاں دکھا سکتا ہوں تفسیریں، سلمان اور ابوذر صحابہ کے جلوؤں میں آئے ہیں امیر کائنات کی خدمت میں، یا مولاً کروٹوں نے جگایا فقروں نے سونے نہیں دیا سوچوں نے تڑپایا کونسی ہوگی وہ آیت کبریٰ جس کو جد الحنین نے شب معراج حجاب الہی کی اوٹ سے کعبہ قوسین پر بیٹھ کر دیکھا۔ بلاشبہ مسکرا کر اپنے سیدہ توحید گنجینہؑ کی طرف اشارہ کر کے فرمایا سلمان وابوذر ماللہ ایہی اعظم منی اللہ کی کوئی آیت تیرے مولا علی سے بڑی بھی ہے زمانے میں (العظمۃ اللہ) علی آیت اور فقط آیت نہیں آیت کبریٰ، تو جو ان آیات کا انکار کرے فرمایا اس کے عمل حبط فلا نقیم لہم یوم لقیمۃ ورتا قیامت کے دن تو لا بھی نہیں جائے گا کوشش کرو کہ علی کا انکار دل میں نہ ابھرے۔ اسی لیے اللہ کو کہنا پڑا ہے صاحبان ایمان سے،

اے وہ لوگوں جو ایمان لا چکے ہو ایمان لاؤ سورہ نباء کو پڑھ لینا، تو معلوم ہوتا ہے گواہی والے ایمان کے بعد بھی کوئی ایمان باقی ہے بس شک نہیں ابھرا جس کے دل میں کوئی خسارہ اسے چھو کر نہیں گذر سکتا اور جس کے دل میں جلی کے ولی اعظم علی کا شک ہے وہ عمل کرتا ہے قلم مشیت گناہ لکھتی ہے۔ کیوں؟ کہ روئے عمل پر ایمان نہیں روئے عمل پر شک ہے۔ درود پڑھ لو با آوازے بلند، آئندہ مجالس میں بات ہوگی کہ کبھی علی کی پڑھی ہوئی نماز کی قسم کھا کر بات کی یہی تو بکلام الہی میں جادو ہے لفظ ایک ہے اور مفاجیم اسکے لاتعداد ہیں اور کبھی سلطان کر بلا کی پڑھی ہوئی نماز کی قسم کھائی۔ کیوں؟ دعوت فکر ہے زمانے والوں کے لیے سوچ چھوڑی ہے خدا نے، نماز تو لشکر یزید نے بھی پڑھی تھی میں آپ کو کتابوں میں دکھا سکتا ہوں یہ جملے، کہا ایک دوسرے سے جلدی مارو امام حسینؑ کو نماز قضا نہ ہو جائے۔ امام حسینؑ کی نماز عصر کی قسم کھا کے یہی دعوت فکر دی ہے ذات واجب نے کہ دیکھو نماز ادھر بھی ہے نماز ادھر بھی ہے قرأت وہاں بھی ہے قرأت ادھر بھی تھی۔ تلاوت انہوں نے بھی کی تلاوت ادھر بھی ہوئی قیام رکوع سجدہ ادھر بھی تھا یہ سارا ادھر بھی تھا، نیت سے سلام تک ادھر بھی تھا نیت سے سلام تک ادھر بھی تھا، دونوں نمازوں میں فرق ہی اسی بات کا ہے کہ کثرت کی نماز میں علیؑ نہیں تھا اور قلت کی نماز کی روح امیر کائناتؑ تھے اور دیکھ لو یہی میرا موضوع بھی ہے یہی میرے عنوان کا رابطہ بھی ہے یہی مصائب بھی ہے کر سکتے ہو تحقیق تو کرو یہ حق ہے تمہارا، سبب کیا تھا

کربلا سے شام تک آل محمدؑ کے بعض قیدیوں نے اتنی مشکل نمازیں پڑھی ہیں خدا گواہ ہے عقل چکراتی ہے۔ سید الساجدینؑ جو بارہ اماموں میں اکیلے زین العابدینؑ ہیں خود فرماتے ہیں میری پھوپھی مجھ سے بھی بڑی عابدہ ہیں۔ (اللہ اکبر) مولّا تمہارے آنسو قبول کرے مولّا آپ حجت خدا ولی العظم آپ کی پھوپھی آپ سے کیسے بڑی عابدہ؟ فرمایا وہ اس لیے کہ کربل سے لے کر شام تک اونٹ کی پشت پر بھی میری پھوپھی کی نماز تہجد قضا نہیں۔ (العظمۃ للہ)

یہ گھرانہ تو اپنا آپ منوانے آیا ہی نہیں ہاں امام حسینؑ کے قرآن پڑھنے میں بھی بہت سے اسراء ہیں اس کی سرحدیں بھی اسی حقیقت سے ملتی ہیں۔ تم سنتے ہو کہ نوک نیزہ پر تلاوت کرتا رہا امام حسینؑ کا سر تو علماء سے پوچھنا کہ کثرت سے کس سورت کی تلاوت کی ہے امام حسینؑ کے سر نے، سورہ کہف کو پڑھا لیکن بال بک میں جب پہنچا ہے سر اور وہ راہب نے جس کی تقدیر کی نئی تحریر لکھ کر حسینؑ نے اسے سات بیٹے دلوائے تھے اور پھر حسینؑ کی بخشی ہوئی خیرات کے نتیجے میں مشرف بہ اسلام ہو گیا تھا چونکہ اسے حسینؑ نے وصیت کی تھی کہ کبھی قیدیوں کا تماشا نہیں دیکھنا۔

تو جب اس راہب کو اطلاع ہوئی کہ یزید کا لشکر کچھ قیدی گزار رہا ہے بازار سے تو تماشا سے بچنے کے لیے گھر کی چھت پر قرآن کھول کر بیٹھ گیا تھا راہب، اور اتفاقاً اس نے بھی سورہ کہف کی تلاوت شروع کی۔ یہ جب یہاں پر پہنچا۔ أمر حسبلت ان اصحب الکھف والرقیم

کانوا من ایسا عجا (۹)

اللہ فرماتا ہے کہ کوہ رقیم کی گھاٹی میں رہنے والے اصحاب کہف ہماری آیتیں عجیب تھے۔

یہیں پر پہنچا راہب اور عین اسی لمحے میں سلطان کر بلا کے سر کا نیزہ راہب کے روبرو آیا حسین کے سر نے فرمایا راہب ذرا غور سے دیکھو اصحاب کہف کا قصہ عجیب ہے یا میرا قصہ زیادہ عجیب، اصحاب کہف نے تنہا وطن چھوڑا تھا دیکھ میری سیدہ زینب (سلام اللہ علیہا) بے ردا بازاروں میں آئی ہوئی ہے دیکھ میری معصوم سکیہ کے گلے میں رسی اس طرح کھینچی ہوئی ہے کہ میرے سینے کی زینت سانس نہیں لے سکتی۔ فرمایا راہب دیکھ وہ قصہ عجیب ہے یا میرا، میرے بائیس برس کے بوڑھے بیٹے کو دیکھ جو اس عالم میں بھی نمازیں پڑھ رہا ہے۔

الالعة اللہ علی القوم الظالمین
وسیعلم الذین ظلموا ای منقلب ینقلبون

دوسرا خطاب بسم اللہ الرحمن الرحیم

والعصر ان الانسان لفي خسر الا الذين آمنوا وعملوا

الصلحت وتواصوا بالحق وتواصوا بالصبر.

عصر کی قسم انسان خسارے میں ہے۔ کل اس پر کچھ گفتگو آپ حضرات نے سماعت فرمائی، بتایا گیا آپ کو کتاب مقدس کی روشنی میں کہ خدا کے نزدیک دولت دنیا کا تلف ہونا خسارہ نہیں بلکہ علیٰ کا ہاتھ سے کھو جانا نگاہ الہی میں خسارہ ہے اسی سلسلے کو آگے بڑھا رہا ہوں سورہ یونس سے آیت پڑھنے لگا ہوں۔ فرمایا!

قد خسر الذين كذبوا بلفاء الله وما كانوا مهتدين (۵۴)

فرمایا: یقیناً خسارے میں ہیں وہ لوگ جو اللہ سے ملاقات کو جھٹلاتے ہیں۔ اب مجبوری ہے کہ آیت ہے پہلے بتادوں یہ آیت آیات تشابہات میں ہے۔ دیے تو قرآن کا ایک حرف بھی کائنات کے علماء مل کر اہل بیٹ کے بغیر نہیں سمجھ سکتے، زمانے کو کیا خبر کہ قرآن کیا کہتا ہے۔ خدا کی زبانی جو بھیجا گیا اسے اللہ کی زبان ہی بیان کر سکتی ہے۔ پوچھا گیا تمہارے امام ششم سے کہ مولاً کیا قیامت کے دن خدا کو دیکھنا ممکن ہوگا؟ سرخی جلالت آئی صحیفہ ولایت پر، فرمایا! کیا دنیا میں اسے دیکھنا ممکن ہے؟ کہا نہیں، تو جو یہاں دکھائی نہیں دیتا وہاں کیسے دکھائی دے گا؟ مولاً

قرآن جو کہہ رہا ہے کہ جنہوں نے اللہ سے ملاقات کو جھٹلادیا خسارے میں ہے ہدایت نہیں پاسکتے، سر اٹھانا لکھ لینا صحیفہ دل پر میری ذمہ داری انشاء، اِلماء، قرّت، عبارت، ترجمہ اور حوالہ ہدایتیں میں نہیں بانٹا کرتا۔ فرمایا یہ جو اللہ نے فرمایا ملاقات تو ہوگی، مولّا ادھر آپ فرماتے ہیں نظر نہیں آتا یہاں فرما رہے ہیں ملاقات ہوگی، فرمایا! یہ کب کہہ رہا ہوں کہ اللہ نظر آئے گا لیکن جس ملاقات کا وعدہ کیا ہے اُس نے وہ تو ہوگی۔ کہا، مولّا دکھائی وہ نہیں دیتا ملاقات کیسے ہوگی؟ اپنے سینہ کی طرف اشارہ کر کے فرمایا زیارتنا زیارة اللہ۔

ہم چودہ کی زیارت ہی تو اللہ کی زیارت ہے (نعرہ حیدری)
غور فرمایا، ہماری زیارت اللہ کی زیارت۔ مولّا آپ کی زیارت تو اب بھی ہو رہی ہے، اور یہی بات آپ بکے سمجھنے کے لائق ہے۔ فرمایا! کس نے کہا کہ یہاں تم نے ہمیں دیکھا (سبحان اللہ) یہاں تو تم نے ہمارے وہ چہرے دیکھے جو ہم اپنا کے دنیا میں آئے یہاں تو تم نے ہمارے بشری چہرے دیکھے ہمارے اختیار کیے ہوئے پیکر دیکھے قیامت کے دن وہ چہرے دیکھو گے جو پرکارِ مشیت نے تراشے۔ (داد و تحسین)
وہاں ہمارے حقیقی چہرے دیکھو گے، مجھے نہیں خبر کہ کس کا کلیجہ پھٹ جائے گا کس کے رخسار پر گلزار کھلے گا نہ ہو یہ مذہب جس کے وارے میں چھوڑ دے، نہ آل محمدؐ کسی کو بلانے جاتے ہیں نہ مذہب اہل بیتؑ کے ہاں کوئی کمی ہے کہ دروازے بجا بجا کر لوگوں کو بلاتا پھرے کہ مجھے اپناؤ۔

آیت میں نے پڑھ دی تفسیر میں نے پیش کر دی اب یا تو تم بھی مشہین
میں سے اپنے آپ کو شمار کر کے جسم والا اللہ بناؤ ورنہ سوائے اس کے تسلیم
کیے بنا چارہ نہیں کہ اللہ نظر نہیں آتا، جس نے ان کو دیکھا اس نے اللہ کو
دیکھا تو جن کی زیارت اللہ کی زیارت کا بدل ہو ان کا ذکر اللہ کے ذکر کا
بدل کیوں نہیں؟ (داد و تحسین) سر اٹھاؤ! بات پہنچا دینا فریضہ منہی ہے
میرا، ماننا یا نہ ماننا تمہارا اپنا اختیار۔ ایک دوسرا خسارہ بتاتا ہوں آیت
پڑھ کے، آیت ہے سورہ ماعون کی۔ ویل لمصلین الذین ہم عن
صلاتهم ساهون۔ (۵)

تباہی ہے نقصان ہے خرابی ہے خسارہ ہے مچلی وادی جہنم کی، یہ
سب ویل کے ترجمے ہیں کس کے لیے للمصلین الذین ان نمازیوں کے
لیے اسلام آباد والو آیت ہے روایت نہیں سورہ ماعون ہے قرآن منبر پر
لاؤ۔

ہم عن صلاتهم ساهون جو اپنی صلوٰۃ سے غافل ہیں (نعرہ حیدری)
امام جعفر صادق فرماتے ہیں کہ لوگو! ولایتی امیر المومنین خیر
من ولادتى منه فرمایا میرے لیے علیؑ کا بیٹا ہونا باعث فخر نہیں میرے لیے
علیؑ کی ولایت پر ہونا باعث فخر ہے۔ کیوں؟ فرمایا میں نے ولادت کے
رشتے ٹوٹنے دیکھے ولایت کا رشتہ ٹوٹتا نہیں، کنعان کا نوح سے ولادت کا
رشتہ تھا ولایت کا نہیں ڈوب گیا، جو کشتی میں تھے ان کا ولادت کا رشتہ نہیں
تھا وہ پار اتر گئے (اللہ اکبر)

تو جس کی ولایت پر ہونے کا ناز اسی جیسا امام کرے تمہارا کیا خیال ہے وہ نہ پڑھے۔ آؤ من لایحظر فقہی سے بڑی کتاب تمہارے مذہب میں نہیں ہے شیخ صدوق کی کتاب باب صلوٰۃ، تشہد کا باب ہے لاؤ منبر پر لاؤ ایک علی برداشت نہیں ہو رہا تم سے، سوالی نے سوال کیا۔

مولاً بارہ کے بارہ اماموں کا نام نماز میں لیا جاسکتا ہے۔ قال اجمالاً اب اس کے دو معنی ممکن ہیں جو آپ کر لیں یا یہ لفظ اجمال سے ہے یا جمال سے ہے۔ اگر اجمال سے ہے تو پھر مولاً نے یہ فرمایا کہ بارہ کا نام اکٹھے لیا کر اور اگر جمال سے ہے تو پھر ترجمہ ہوگا خوب صورت کر کے لیا کر۔ سر اٹھاؤ، فقہہ کامل علامہ باقر مجلسی کے والد ماجد علامہ محمد تقی مجلسی علیہ رحمہ ان کو مجلسی اول کہا جاتا ہے انہوں نے لکھا ہے سنت است کہ برابر ایس قنایت بسم اللہ وباللہ وخیر اسماء کلہا للہ اشہد ان ربی ونعم الرب وان محمد نعم الرسول وان علیا نعم الوسی۔

وہ کہتے ہیں یہ تشہد سنت ہے سنت وہ کام ہوتا ہے جسے نبی کرے یا امام کرے۔ پہلے ایک آیت آگئی، آیت پڑھ دوں سورہ بقرہ میں اللہ کہہ رہا ہے ومن اظلم ممن کتم شہادۃ عندہ من اللہ (۰۴۱) فرمایا اور اس سے زیادہ اظلم کون ہوگا جو اس گواہی کو چھپائے جو اللہ کی طرف سے آئی۔ (العظمۃ اللہ) دنیاوی گواہی کی بات نہیں۔

وہ شہادت وہ گواہی جو اللہ کی طرف سے آئی اور میں نے جب قرآن کو پڑھا تو اللہ کی طرف سے تین ہی گواہیاں آئیں۔ اس کی توحید

کی، رسول کی رسالت کی، علی کی ولایت کی، اور یہاں اللہ تینوں گواہیوں کی بات نہیں کر رہا ایک گواہی، یہ ڈھونڈو تم کہ کونسی چھپائی جا رہی ہے۔ اب تمہیں بھلی لگے یا بُری ایک اور ایک کتنے ہوتے ہیں؟ دو، میں اگر سوا دو کہوں غلط، پونے دو کہوں تب بھی غلط، اور اگر میں دو کہوں اور کسی کو غصہ آئے، گواہی کونسی چھپائی جا رہی ہے؟ علی ولی اللہ کی، اور آیت کہہ رہی ہے یہ ظلم نہیں اظلم ہے ”اظلم“ بہت بڑا ظالم۔ ظالم کے لیے کیا سزا ہے لعنت اللہ علی الظلمین قرآن کہتا ہے ظالمین پر لعنت ہے تو اظلم پر بہت بڑی لعنت ہے اور کیا فائدہ ایسی نماز کا تو سلام پھیرے اللہ لعنت کرے۔ (نعرہ حیدری)

جن بزرگوں کو یاد ہو یہ بات وہ گواہی ضرور دیں چونکہ مقدمہ تمہارے امام کا ہے پاکستان بننے سے پہلے برصغیر میں شیعوں کے گھروں میں جو تحفہ تھا وہ سرکار ناصر الملت کا تحفہ احمدیہ تھا۔ اگر نہیں پتہ تو تحقیق کر لیں اپنے بزرگوں سے، میرے پاس آج بھی موجود ہے۔ ناصر الملت کے تحفہ میں تشہد کے باب میں جو تشہد انہوں نے لکھا، اور کہتے ہیں کہ اس تشہد کا مؤہن سنت سے کیا لکھتے ہیں اشہد ربی نعم الرب وان محمد نعم

الرسول وان علیا نعم الوصی وان الائمة من ولده نعم الائمة۔

تو ایک علی کا پوچھ رہا ہے ناصر الملت نے بارہ کی گواہی لکھی ہے اور خاتم الحجہ بن کہا جاتا ہے ناصر الملت کو، جب تک یہ رہے متوازی حوزہ علمیہ تھا لکھنو، اس وقت کے جو بلا اختلاف مرجع کل ہوا کرتے تھے علی اطلاق،

اگر نجف میں کوئی مسئلہ بھیج دیا جاتا تو وہاں سے یہی جواب آتا کہ ناصر الملک کے ہوتے ہوئے ہم سے کیوں پوچھا۔ اب تو پتہ چل گیا ہوگا کہ یہ ہماری شروع کردہ اختراع نہیں۔ تقسیم سے پہلے تک تم میں تھی بعد میں نہیں رہی کس نے چھپائی، کیوں چھپائی؟ یہ ڈھونڈنا تمہارا کام ہے اور سراٹھاؤ آخر زمانے کے ساتھ ٹکرس بات پر ہے تمہاری، صرف اسی ایک نام کو چھوڑ دو تمہیں کوئی کچھ نہیں کہتا باقی تو نہ کسی بات پر جھگڑا ہے نہ مخالفت ہے کچھ بھی نہیں صرف علی کو چھوڑ دو اور یہ تو ہے جو علی سے پیار کرے گا علی کی محبت قربانی تو مانگے گی فتوے بھی لگیں گے زمانہ نفرت سے بھی دیکھے گا۔

سراٹھاؤ، یا تو یہ کہو کہ اللہ بلا وجہ آیتیں بھیج دیتا ہے یہ فتویٰ دے سکتے ہو؟ نہیں ہر آیت کا کوئی نہ کوئی سبب ہوگا۔ تو ایک آیت میں پڑھتا ہوں اپنے علماء سے اس کی وجہ پوچھ کر آتا۔

والنجم اذا هوى ما ضل صاحبكم وما غوى. (سورہ نجم ۲، ۳)

قسم ہے اس ستارے کی جو ماتھے کے بل گر اتمہارا رسولؐ نہ بھٹکا ہے نہ گمراہ ہوا ہے۔ یہ کیا اللہ نے بلا وجہ آیت بھیج دی؟ پھر کوئی تو کم بخت ہوگا جس نے رسولؐ پر گمراہی کا فتویٰ دیا ہوگا تو اللہ کو صفائی دینا پڑی نہ بھٹکا ہے نہ گمراہ ہوا ہے۔ یہ ہوا کب تھا؟ جب رسولؐ نے فرمایا: کہ جس کے گھر ستارہ اترے گا میرا داماد بھی وہی، میرا وصی بھی وہی اور جب تیرے مولائے کل کے گھر میں ستارہ اترتا تو کسی منافق نے دوسرے کو کوئی

مار کر کہا ظل فی محبت ابن ابی اپنے چچا زاد بھائی کی محبت میں گمراہ ہو گیا
تو اللہ کو قسم کھانا پڑی کہ ٹوٹے ہوئے ستارے کی قسم گمراہ نہیں ہوا وحی سے
بولتا ہے (نعرہ حیدری)

علی سے پیار علی کا مولا بھی کرے تو فتویٰ لگ جاتا ہے، رسول
مولا ہے علی کا، ہر لحاظ سے افضل، رشتے میں، عہدے میں، ذات میں،
منصب میں، حقیقت میں۔ رسول ہر لحاظ سے علی سے افضل ہے لوگوں نے
گمراہ کہا اور پھر اللہ علی سے پیار کرے تو کچھ قربانی اسے بھی دینا پڑ گئی۔
کچھ جابلوں نے علی کو اللہ کہا تم کم ظرف نہ بننا کبھی اللہ نہ کہنا علی کو، یہ کم
ظرفوں کا شیوہ ہے۔ ہاں ظرف والوں کا تو کمال ہی یہی ہے کہ عرش سے
کروڑوں گنا زیادہ بلند کھڑے ہوئے دیکھے علی کو، نہ علی کے رتبے میں
شک کرے نہ اللہ سوچے (داد و تحسین)

جو شک کرے وہ بھی مارا گیا جو اللہ کہے وہ بھی مارا گیا۔ اس سے
پہلے کہ تم تھک جاؤ میں سمیٹ لوں اپنے بیان کو، بھری پڑی ہیں تفاسیر اہل
بیٹ اس جملے سے، رسولؐ نے فرمایا کہ یا علیؑ نہ اللہ میں اختلاف ہے نہ
میری ذات میں اختلاف ہے اے علیؑ اختلاف تجھ میں ہے لوگ تجھ سے
اختلاف کرتے ہیں۔ کیوں یا رسول اللہؐ؟ مسکرا کر رسولؐ نے فرمایا! یا علیؑ
اس لیے کہ جلی اور نمی ہم دونوں کی محبت حلالی حرامی کی پہچان نہیں ہے۔
اے علیؑ تیری محبت حلالی حرامی کا چونکہ معیار ہے اس لیے ہم دونوں کی
دشمنی دل میں چھپ جاتی ہے لیکن علیؑ کوئی لاکھ کوشش کرے تیرا انکار چھپایا

ہی نہیں جاسکتا۔ اور آؤ سمیٹنے لگا ہوں میں اپنے بیان کو، نہ آتا مجھے غصہ اگر باطل کی آوازیں نہ ابھرتیں، کیوں؟ جو آدمی علی کی ولایت کا قائل ہے اور ویسے علی ولی اللہ نہیں پڑھتا نماز میں، اس کی نماز ہو جاتی ہے لیکن جو اس وجہ سے نہیں پڑھتا کہ نماز باطل ہو جائے گی تو اس کا شجرہ نسب تک باطل ہو گیا۔ اب میں آیت پڑھنے لگا ہوں، ہم کل سے خسارے پر گفتگو کر رہے ہیں سورہ جاثیہ، اللہ فرماتا ہے یوم تقوم الساعة یومذیحتسر المطلون۔

فرمایا جس دن قیامت ہوگی باطل والے بڑے خسارے میں ہوں گے۔ اور یہ میری عالمانہ دیانت تھی کہ جو قائل ہے اور نہیں پڑھتا اس کی نماز درست، یہ میری دینی ذمہ داری اور دیانت داری ہے لیکن جو اپنے آپ کو شیعہ بھی کہے اور پھر یہ کہے کہ میں اس لیے نہیں پڑھتا کہ نماز باطل، نماز ہے کیا؟ جا پوچھ علماء سے ہر چیز کا ایک ظاہر ہوتا ہے اور ایک باطن، دونوں ماننا پڑتے ہیں۔ علی کی ولایت کے ظاہر کا نام ہے نماز، اور نماز کے باطن کا نام علی کی ولایت، اسی لیے قرآن میں جہاں جہاں بھی علی کی ولایت کا ذکر آیا اسے اللہ نے لفظ صلوٰۃ سے یاد کیا، میں تمہیں ایک وقت یاد دلاتا ہوں، اپنے وقت کی بتول کے کردار پر دھبہ لگ رہا ہے وہ خود منہ سے کچھ نہیں بولتی جھولی میں لیٹے ہوئے بچے کی طرف اشارہ کر رہی ہے اس سے پوچھ لو۔

انی عبد اللہ اتنی الکتب وجعلنی نبیا و اومنی بالصلوٰۃ والزکوٰۃ

مادمت حیا۔ (سورہ مریم ۱۳، ۱۴)

یہ بچہ کون تھا؟ حضرت عیسیٰ، ماں کون تھی؟ مریم، مجھے کہیں گواہی نظر ہی نہیں آتی اس میں جو کچھ عیسیٰ نے کہا، عیسیٰ نے تو قصیدہ ہی اپنا پڑھ دیا، کیا کہا عیسیٰ نے؟ انی عبد اللہ آتسی الکتب وجعلنی نبیا میں اللہ کا عبد ہوں کتاب لے کر آیا ہوں نبی بن کر آیا ہوں واومنی بالصلوة والزکوۃ مادمت حیا جب تک میں زندہ ہوں صلوة اور زکوۃ پر قائم ہوں۔

اس میں کہاں کہا کہ میری ماں باکردار ہے، میں نے جب اسلام آباد والو تقاسیر اہل بیت کو پڑھا اور پوچھا کیا ہے گواہی مریم کے کردار کی تو جواب ملا غسفر جاہل نہ بن چونکہ صلوة نام ہے علی کی ولایت کا، عیسیٰ کہہ نہیں رہا۔

میں صلوة پر پیدا ہوا ہوں یعنی علی کی ولایت پر پیدا ہوا ہوں اب بھی شک کر رہے ہو میری ماں پر (نعرہ حیدری)

گھبرا تو نہیں گئے نماز کا باطن علی کی ولایت ہے اور ولایت کا ظاہر نماز، اور یہ بھی لطیفہ ہے جنہیں پڑھنا چاہیے وہ سستی میں ہیں جنہیں قریب نہیں جانا چاہیے وہ چھوڑتے نہیں، بھی صاف ظاہر ہے نماز علی کی ولایت کا ظاہر ہے تو جس دل میں علی ہے وہ پڑھے، کیوں؟ جو علی کی ولایت دل میں نہیں رکھتا وہ تو ورزش کر رہا ہے، نماز تو ہو اس کی رہی ہے جس کے دل میں علی ہے۔ ایک حدیث ہے جو میں بچپن سے سنتا آ رہا

ہوں ذکرِ علیٰ عبادت علیٰ کا ذکر عبادت ہے ثواب نہیں (نعرہ حیدری)
 ثواب اور چیز ہے عبادت اور شے ہے، اب مجھے بتاؤ نماز عبادت ہے یا
 گناہ ہے، تو پھر یہ کہاں کی اجارہ داری ہے کہ عبادت میں عبادت نہ کریں
 جو بات پہنچانا تھی وہ میں نے پہنچادی اور جس نے سمجھ لیا مولاً اس کی
 توفیقات میں اضافہ کرے۔ خوش رہو آباد رہو مولاً تمہاری عبادت قبول
 فرمائیں۔ یہ بھی طے ہے کہ علم کے دریا بہا دو جب تک چار آنسو نہ بہاؤ
 اور کوئی راضی ہو یا نہ ہو شام والی بی بی راضی نہیں ہوتی یوں تو ہم عالم
 علامہ کہلاتے ہیں لیکن بی بی کی نظر میں ہم جہالت سے بڑے جاہل ہیں پھر
 کیوں آتی ہے بی بی ہم جاہلوں کی مجلس میں، فرمایا مجھے تو امام حسینؑ کے
 لیے پرسہ چاہیے (اللہ اکبر)

پوچھنا علماء سے مجلس میں جب معصومین (علیہم السلام) کی آمد
 شروع ہوتی ہے میں نے یہی دیکھا ہے کتابوں میں، قم سے حمل آگئے
 مدینہ سے آگئے کوئی بی بی مجلس میں نہیں جاتی مستورات والے باب
 الداخل پر سب کی سواریاں رک جاتی ہیں۔ شام سے ایک تنہا حمل آتا ہے
 جس پر دو پردے دار ہوتے ہیں ایک کسن (اللہ اکبر) چونکہ ہمارے علم
 محدود ہوتے ہیں جو چیز ہم جان لیتے ہیں اُس کے عالم ہوتے ہیں جو نہیں
 جانتے اس سے جاہل ہوتے ہیں۔ میں نے پڑھا ہی ان دو بیبیوں کے
 بارے میں ہے باقیوں کے بارے میں میں ضمانت سے بات نہیں کہہ سکتا
 ہم میں سے ہر ایک پر نظر ہوتی ہے اس پھوپھی بھئی کی، پڑھنے والا پڑھتا

ہے تمہاری چیخیں نکل جاتی ہیں، چار سالہ سکیٹ اپنی پھوپھی سے رو کر کہتی ہے پھوپھی جو چیخیں مار کر رو رہے ہیں ان کا ہم سے رشتہ کیا ہے یہ ہمارے لگتے کیا ہیں؟ (العظمۃ اللہ) رو کر کہتی ہیں بی بی، سکیٹ یہ تیرے لگتے کچھ نہیں، تو پھر پھوپھی اماں یہ چیخیں مار کر کیوں رو رہے ہیں انہوں نے میرے بابا کو زین سے اترتے ہوئے نہیں دیکھا، انہوں نے میرے اکبر کے برچھی لگتے ہوئے نہیں دیکھی۔ انہوں نے میرے اصغر کو تیر لگتے نہیں دیکھا۔ انہوں نے میرے گوشوارے چھتے ہوئے نہیں دیکھے۔ رو کر بی بی کہتی ہے عزا دار ہیں یہ تیرے بابا کے اس لیے سوگ منا رہے ہیں رو کر کہتی ہے، پھوپھی! پھر مجھے یقین ہے اگر یہ کر بلا ہوتے تو شاید میرا بابا بچ جاتا شاید میں یتیم ہونے سے بچ جاتی شاید شہر ملعون طمانچے مار کر میرے گوشوارے نہ اُتارتا۔

الالعة اللہ علی القوم الظالمین
وسیعلم الذین ظلموا ای منقلب ینقلبون

تیسرا خطاب بسم اللہ الرحمن الرحیم

والعصر ان الانسان لفي خسر الا الذين آمنوا وعملوا

الصلحت وتواصوا بالحق وتواصوا بالصبر.

عصر کی قسم انسان جنس کے لحاظ سے خسارے میں ہے الا الذین آمنوا مگر صاحبان ایمان خسارے میں نہیں وعملوا الصلحت اور جن کے عمل میں صالحت شامل ہے وہ بھی خسارے میں نہیں وتواصوا بالحق وتواصوا بالصبر اور جو ایک دوسرے کو حق اور صبر کی وصیت کرتے رہے وہ بھی خسارے میں نہیں۔ سب سے پہلے تو ابھی بیٹھے بیٹھے مجھے ایک عزیز نے چٹ وی جس پر صالح کشف ترمذی کے حوالے سے بتایا گیا تھا کہ یہاں الا الذین آمنوا سے مراد امیر المومنین اور سلمان ہیں۔ پہلی بات تو یہ ہے کہ اس تصور کی نفی خود آیت کرتی ہے کیونکہ یہ وہ صاحبان ایمان ہیں جن کی نشانی اللہ نے بتائی ہے جو ایک دوسرے کو حق اور صبر کی وصیت کرتے ہیں۔ علی تو سلمان کو یہ وصیت کر سکتے ہیں سلمان علی کو یہ وصیت نہیں کر سکتے (داد و تحسین) اور پھر میرے دوستوں یہ یاد رکھیے برادران اہل سنت کے جلیل القدر عالم ہیں سید علی ہمدانی، انہوں نے مودت القربا میں صاف لکھا ہے کہ ما انزل الله في القرآن يا ايها الذين آمنوا الا على اميرها وشريفها۔

کہ جہاں جہاں بھی قرآن میں آمنو کا لفظ ہے کہ اے ایمان والو اس میں علی شامل نہیں چونکہ علی ایمان والوں کا امیر ہے اُن میں شامل نہیں (نعرہ حیدر)

تو پھر کون ہیں یہ لوگ؟ اور کیا ہے اس وصیت کی حقیقت و عملوا الصلحت اب یہ بھی کس کس زخم پر مرہم رکھا جائے عموماً یہ ترجمہ کر دیا جاتا ہے کہ جو صالح عمل کرتے ہیں جن کے عمل صالح ہیں، تفسیر عیاشی گیارہ سو سال قدیم تفسیر اہل بیت کی، دوسری جلد ہے اور بالکل آخری صفحہ ہے سورہ کہف ہے وہاں سورہ کہف کی آخری آیت ہے اور تفسیر کا بھی بالکل آخری صفحہ اور آخری حدیث ہے اور سورہ کہف میں اللہ نے فرمایا ہے۔

من کان یرجو اللقاء ربہ فلیعمل عملاً صالحاً کہ جو بندہ چاہتا ہے میری قیامت کے دن رب سے ملاقات ہو جائے تو وہ عمل صالح کرے۔ تو ابن شام نے امام جعفر صادق سے پوچھا کہ مولّا مجھے یہ نسخہ بتا دیجئے کہ وہ عمل صالح کونسا عمل ہے جس کو کرنے کے بعد میں میدان قیامت میں وصل کبریائی کا حقدار بن جاؤں گا۔ کیا نماز ہے وہ عمل؟ کیا روزہ ہے وہ عمل؟ کیا حج ہے وہ عمل؟ حوالہ میں نے بتا دیا، عزت حیدر کی قسم میرے مولّا فرماتے ہیں کہ اے ابن شام یاد رکھ العمل صالح معرفت آئمہ فرمایا نماز روزہ عمل ضرور ہے لیکن آئمہ کی معرفت عمل صالح ہے (نعرہ حیدری) تو اب ترجمہ یہ ہوگا عصر کی قسم ہر انسان گھائے میں ہے سوائے اس صاحب ایمان کے جو آئمہ کی معرفت رکھتا ہے۔ ہاں چونکہ ترجمہ بھی وہی دتی ہے

جس کے پیچھے قول معصوم موجود ہو۔ تفسیر بھی وہی وقت رکھتی ہے جس کے پیچھے تائید معصوم ہو نہج البلاغہ میں امیر کائنات کا صاف فرمان ہے ان القرآن لا ينطق ولن ينطق فرماتے ہیں قرآن نہ آج تک بولا ہے نہ قیامت تک بولے گا سوائے بلوانے والے کے اور وہ ہم ہیں۔

وہ قرآن کی بولی سمجھتے ہیں جو مزاج شناس توحید ہیں کہ جس کے ہاں بھی آئمہ کی معرفت ہے اسے کوئی خسارہ نہیں۔ اور اگلی نشانی و تواصو بالحق و تواصو بالصبر جو ایک دوسرے کو حق اور صبر کی وصیت کرتے ہیں۔ میں کسی کے کان میں نہیں کہہ رہا ڈنکے کی چوٹ پر علماء زمانہ کو چیلنج کر کے کہہ رہا ہوں کہ جب میں نے تقاییر اہل بیت کو دیکھا کہ کیا ہے وہ حق؟ کیا ہے وہ صبر؟ جس کی وہ ایک دوسرے کو وصیت کرتے ہیں۔ عزت حیدر کی قسم جواب یہی ملا و تواصو بالحق قال یعنی بالامامة و تواصو بالصبر قال یعنی بالعترت فرمایا حق سے مراد امامت، صبر سے مراد عترت۔ فرمایا! وہ مومن مراد ہیں جو ایک دوسرے کو کہتے ہیں خبردار! امامت کو نہ چھوڑنا عترت کو نہ چھوڑنا (العظمتہ للہ) جیتے رہو بس جیسے یہ بات سمجھ لی ہے دو باتیں اور سمجھ لیجئے اور بڑی آسان منزل ہے۔ امامت اور عترت یعنی اہل بیت کو نہیں چھوڑنا، میرے دوستو یہ سبب کیا ہے کہ امامت کے لیے ہی وصیت کیوں؟ ہر شخص خسارے میں ہے سوائے اس کے جو امامت کی وصیت کرتا ہے۔ لکھ لینا لوحِ دل پر، جتنے منصب ہیں سوائے ولایت کے چاہے وہ نبوت ہے چاہے وہ رسالت ہے ہر عہدہ خلقی

ہے یعنی ہر عہدہ کا تعلق مخلوق سے ہے ایک ولایت ایسا عہدہ ہے جو ربوبی ہے کہنا میں یہ چاہ رہا ہوں کہ کوئی عہدہ ایسا نہیں سوائے ولایت کے جس کا تعلق اللہ سے ہو۔ میں پوری جائیداد لکھ کر دینے کو تیار ہوں پورے قرآن میں مجھے دکھا دو کہ کہیں اللہ نے کہا ہو مجھے نبی کہو، اللہ نے کہا ہو مجھے رسول مانو، اللہ نے کہا ہو مجھے معصوم تسلیم کرو، اللہ سے جب بھی پوچھا تیرا عہدہ کیا ہے کہا انما ولیکم اللہ کہا مجھے ولی کہو۔ سوائے ولایت کے اللہ نے کوئی دعویٰ کیا؟ انما ولیکم اللہ اللہ تمہارا ولی ہے، اب مجھے دیوانہ سمجھ کر پتھر مار دیا اپنے عقیدے کا قبلہ درست کرو، مولّا کے معاملے میں پھر مولوی نہیں چلتا آؤ اسلام آباد والوں کو اللہ سے پوچھیں کہ کس نے تجھے کہا تھا کہ اپنا عہدہ علی کو دے، (داد و تحسین) علی کو ولی خدا نے کیا میرے مشورے سے بتایا؟ اپنے عہدے میں حصہ دار کر دیا علی کو، یا آج کے بعد علی کو ولی کہنا چھوڑ دو اور اگر کہو گے تو پھر کبھی تنہائی میں سوچنا کہ جس اللہ کو علی کو اپنے عہدے میں شریک کرتے ہوئے شرک نظر نہیں آیا تو اختیار استعمال کرنے میں کونسا شرک ہو جائے گا۔ (نعرہ حیدری)

غور فرمایا آپ نے، بھئی اللہ نے عہدہ اپنا علی کو دے دیا اگر شرک تھا تو عہدہ میں شریک کرنا شرک ہوتا، اختیار تو چھوٹی بات ہے منصب بڑی بات ہے اختیار سے اور آؤ اسی لیے اللہ نے امامت کو رکھا ہی تمام عہدوں کے بعد ہے۔ ابراہیم نبی پہلے تھے رسول بھی تھے خلیل تھے معصوم تھے حجت تھے شجرۃ الانبیاء تھے سب کچھ تھے پہلے، امام نہیں تھے۔

امام آخر میں بنے اور یہ سارے عہدے دیئے ہیں بے طلب، امامت بے طلب نہیں دی امتحان لے کر دی پھر امام کیا تھا۔ لاؤ قرآن منبر پر اذا ابتلی ابراہیم ربہ بکلمت فالتمہن قال انی جاعلک للناس اماما کچھ کلمات سے امتحان لیا فاتمہن جب کلمات پورے کر لیے، ابراہیم سے کہا تمہیں انسانوں کا امام بنادیا صرف انسانوں کا امام، اٹھارہ ہزار عالمین ہیں ان میں ایک عالم ہے دنیا، اور اس دنیا کی لاکھوں جنسوں میں سے ایک جنس ہے انسان، تو حضرت ابراہیم ایک عالم کے ایک جنس کا امام ہے، بنے کیوں؟ کلمات میں پاس ہوئے، اب قسمیں اٹھاؤ تو تمہاری مرضی میں ذمہ داری سے کہہ رہا ہوں کہ تفسیر صافی سے لے کر تفسیر ابو حمزہ سہلی تک مذہب اہل بیت کی جو تفسیر تمہارے ہاتھ آئے تو پڑھو جس وارث قرآن سے پوچھا گیا کہ مولاً کس کلمات کے ذریعے امتحان لیا گیا تو ہر معصوم نے فرمایا نحن ولله الکلمات اللہ الی ابتلی اللہ لیہا ابراہیم فرمایا اللہ کی قسم جن کلمات کے ذریعے امتحان لے کر اللہ نے ابراہیم کو امام بنایا وہ کلمے ہم چودہ ہیں (نعرہ حیدری)

اب چونکہ بات علی کی ہو رہی ہے تو علی ہے وہ کلمہ جس کا امتحان دے کر ابراہیم امام بنے تو اب علی اور ابراہیم کی امامت میں کچھ فرق سمجھ میں آتا ہے، بھی اتنا زیادہ کہ ہمارا تصور وہاں پہنچ نہیں سکتا یعنی ہم آسانی کے لیے سمجھ لیتے ہیں کہ یہ امامت قطرہ ہوگی اور علی کی امامت سمندر ہوگی۔ باخدا جزوی امامت کو ہی سمجھ لیا جاتا تو آج اختلاف ہی نہ ہوتا کم

از کم شیعوں میں، ابراہیم ہے جزوی امام، علی ہے مکمل امام، لوگ کہتے ہیں تو نسوں صاحب علی کو حد سے بڑھا دیتے ہیں علی کی حد بعد میں پوچھوں گا پہلے علی کی امامت کی حد بتا، تو پورا پاکستان نہیں جانتا (داد و تحسین)

سمجھ میں آئی بات اچھا علی کے پاس جو یہ امامت ہے یہ جانشینی کس کی ہے؟ کس کا جانشین ہے علی؟ رسولؐ کا، رسولؐ کی حد کیا ہے؟ رسولؐ ہے عالمین کا نظیر، تو علی بھی ہوگا عالمین کا امام، عالمین کیا ہے؟ الحمد للہ رب العالمین جس جس شے کا وہ رب اس اس شے کا علی امام، پہلے عالمین سے باہر نکل جا پھر علی سے کچھ نہ مانگنا (نعرہ حیدری)

جزوی امام ہے ابراہیم میرے مشورے سے آیتیں نہیں اتریں فرمایا نوری ابراہیم ملکوت السموات والارض ہم نے ابراہیم کو زمین و آسمان کی بادشاہت دکھلائی بیٹھے زمین پر ہیں نگاہیں آسمانوں کو پھاڑ کر عرش تک جا رہی ہیں، امامؑ کی نگاہ کی سرحدیں بتائی جا رہی ہیں اس سے آگے چلو، آگ میں ہے انسانوں کا امام، میلوں دور سے گزرنے والا پرندہ کباب ہو جاتا ہے اتنی آگ جل رہی ہے، جاؤ علماء سے پوچھو میلوں سے گذرتا ہوا پرندہ بھن کے گر جاتا ہے اتنی بڑی آگ میں پھینکا گیا ابراہیم کو، نتیجہ کیا نکلا؟ آگ گلزار ہو گئی، صرف بجھ کیوں نہیں گئی یا ابراہیم رہتے وہاں، بس جلتے نہ، گلزار بن گئی۔ اللہ زمانے کے جاہلوں کو امامت کی تاثیر بتا رہا تھا کہ امام کہتے ہی اُسی کو ہیں جو آگ میں پھول کھلا دے یہ امامت جو صرف آگ کو گلزار ہی نہیں کرتی اور اگر آپ نہیں جانتے تو

جان لو اپنے قصر سے کھڑے ہوئے نمرود کی بیٹی نے چھلانگ لگادی تھی اسی آگ میں، تحقیق کرنا، تھی نمرود کی بیٹی، چونکہ اعتراف کر لیا تھا امام کا دل میں تو جیسے آگ ابراہیم پر بے اثر ویسے نمرود کی بیٹی پر بے اثر، تو پھر میں کہنے کی جسارت کر سکتا ہوں کہ جزوی امام کو مشرک کی بیٹی مان لے تو آگ میں نہیں جلتی ہم امام کل مولا علی کو مان کر آگ میں کیسے جل سکتے ہیں (نعرہ حیدری)۔

میں نے ابتدائی ذینے سے اسی لیے بات شروع کی ہے تاکہ سب با آسانی سمجھ جائیں اسی امام کے بارے میں سورۃ بقرہ ہے بڑی مشہور آیت ہے۔

اذ قال ابراهيم رب انی کیف تحى الموتى۔

پالنے والے تُو مجھے دکھا تُو مردوں کو کیسے زندہ کرے گا۔

پھر اللہ نے کیسے کر کے دکھایا۔

قال فخذ اربعة من الطير ففرهن اليك ثمه اجعل على كل جبل منهن

جزء اثمہ ادعهن ياتينك سعيا (سورہ بقرہ ۲۶۰)۔

فرمایا چار پرندے پکڑ ذبح کر کے قیمہ کر کے ایک دوسرے میں

ملا دے اور پھر ہر پہاڑ پر اس قیمے کی ایک ایک جز رکھ دے ثمرا دعہن

پھر تُو خود انہیں آواز دے سمجھ میں آئی بات، پورے قرآن میں چیلنج کر کے

کہہ رہا ہوں واقعے تین ہیں مردوں کے زندہ کرنے پر اور میں تینوں

بتائے دیتا ہوں اگر آپ تھکے نہیں تو، ایک لفظ کر ہے سورہ یسین میں عاص

بن وائل، یہ وہی ہے جسے قرآن نے اتر کہا ہے اس نے یہی لفظ رسول کے لیے بولا تھا اور اللہ نے کہا انا شانک ہوا لاطر تیرا دشمن اتر ہے بے نشان ہے تو اسی اتر کی بات ہے یہ ایک ہڈی اٹھا کر لایا۔ اس ہڈی کو مسلتا ہے وہ چورا ہو جاتی ہے لوگوں سے کہتا ہے دیکھو محمد کہہ کیا رہا ہے بھلا یہ ہڈی بھی اب قیامت کے دن زندہ ہو سکتی ہے؟ آیت آگئی ضرب لنا مثلاً ونسی خلقه قال من يعي العظام وهى رميم قل يحييها الذى انشاها اول مرة وهو بكل خلق عليم (۹۷، ۷۷)

اللہ نے فرمایا جسے ہم نے نطفے سے بنایا ہے بڑا ہو کر ہم سے جھگڑا کرتا ہے ضرب لنا مثلاً ہمارے لیے مثل بیان کرتا ہے قال من يعي العظام وهى رميم کون ہڈی کو زندہ کرے گا جب کہ وہ گل سڑ چکی ہے۔ قل اے میرے حبیب کہہ دو يحييها الذى انشاها اول مرة وهو بكل خلق عليم وہی زندہ کرے گا اے جس نے اسے پہلی بار بنایا تھا جب یہ نہیں تھی نہیں کو ہاں کرنا مشکل ہے اب تو ہے فرمایا پہلے تو یہ تھی ہی نہیں پھر ہم نے اسے وجود دیا اب اسے دوبارہ بنانا مشکل نہیں، کیوں؟ کہ جس نے اسے پہلی بار زندہ کیا وہی کرے گا وہو بكل خلق عليم اور وہ خلق کرنے کے سارے طریقے جانتا ہے۔

یعنی یہ ہے پہلی مثال، ایک آدمی نے کہا کیسے زندہ ہوگا تو جواب ملا کہ جس نے پہلے بنایا وہی زندہ کرے گا۔ یہ ایک عام انسان کے لیے۔ آگے چلو، ایک نبی ہے نام غریب ہے اور لطف کی بات ہے پہلے عزیر

واقعہ ہے سورہ بقرہ میں پھر جناب ابراہیم کا، کہتے ہیں واکالذی مر علیٰ
قریۃ وہی خاویۃ علیٰ عروشہا۔

کہ ایک بستی کے پاس سے گزرے عزیر جو چھتوں کے بل الٹی
ہوئی تھی عذاب کی وجہ سے دیکھا قال انی یحیٰ ہذہ اللہ بعد موتہا کہا ان
لوگوں کو اللہ کیسے زندہ کرے گا مرنے کے بعد۔

فاماتہ اللہ مائۃ عام اللہ نے عزیر کو وہیں مار دیا، کتنا عرصہ؟ سو
سال ثم بعثہ پھر زندہ کیا قال ثم بعث کتنا سوئے؟ بعثت یوماً وبعض یوم
پورا دن یا کچھ حصہ قال بل بشت مائۃ عام اللہ نے کہا سو سال سوئے
فانظر الی طعامک وشرابک لم یسنہ اپنا کھانا اور پانی دیکھ جو چند
گھنٹوں میں خراب ہو جاتا ہے سو سال گزر گئے خراب نہیں ہوا (اللہ اکبر)
وانظر الی حمارک والنجعلک آیۃ وانظر الی الغنم کیف
ننشزھا ثم نکسوها لحمًا فرمایا اپنے گدھے کی طرف دیکھ کہ ہم ہڈیوں
کو جوڑتے کیسے ہیں و نکسوها لحمًا اور پھر اس پر گوشت کیسے چڑھاتے
ہیں۔ بشر نے پوچھا تھا کہ کیسے زندہ کرے گا کہا جس طرح پہلے کیا تھا نبی
نے پوچھا کیسے زندہ کرے گا نبی کو خود مارا اور خدا کے لیے اسلام آباد والو
جاگو میری بات ضائع نہ چلی جائے امام نے پوچھا کیسے زندہ کرے گا امام
کو مارا نہیں کہا پرندے ذبح کر ان کا قیمہ کر پھر تو خود بلاتا کہ زمانے کے
جاہلوں کو خبر ہو جائے کہ زندگی اور موت کے لیے ارادہ میرا ہوتا ہے کام
امام کرتا ہے۔ (نفرہ حیدری)

بس زندہ رہو سلامت رہو میری محنت ضائع نہیں ہوئی اور جس چیز کے لیے اس وقت تک میں نے آپ کے ذہنوں کو تیار کیا دو جملے کہنا چاہ رہا ہوں اب اس کی روشنی میں دیکھ لیا آپ نے امامت کو، امامت زمین پر ہے نگاہیں عرش پر ہیں۔ امامت آگ میں ہے نہ خود جلتی ہے نہ اپنے حیدار کو جلنے دے رہی ہے حالانکہ حیدار نمرود کی اولاد ہے امام کو نبی کی طرح مارا نہیں بلکہ اسے کہا کہ پرندوں کو ذبح کر کے قیمہ کر اور انہیں خود بلا وہ تیری آواز پر آئیں گے بتا دیا کہ ہمارے اولادے کی آواز امام ہوتا ہے۔ یہ ہے اسلام آباد پنڈی والو جزوی امامت، تو جو میرا امام منبر بصرہ پر بیٹھا کہہ رہا ہے ظاہری امامت و باطنی غیب من لایدرک۔ فرمایا میرا ظاہر امامت ہے اور میرا باطن وہ غیب ہے جسے کوئی جانتا نہیں (العظمتہ للہ)

فرمایا میرا ظاہر امامت ہے آسانی کے لیے سمجھ لیتے ہیں حضرت ابراہیم ایک عالم کی ایک جنس کے امام تو ہم کہہ سکتے ہیں کہ ابراہیم کی امامت سے کم از کم اٹھارہ ہزار گناہ بڑی علی کی امامت جی تو یہ جو اٹھارہ ہزار گنا بڑی امامت ہے علی فرماتے ہیں یہ میرا ظاہر ہے (العظمتہ للہ) میرا باطن غیب ہے۔

جس تک پہنچنا ممکن ہی نہیں اب بھی سمجھ میں نہیں آئی بات کہ تیرے امام نے چودہ سو سال پہلے فیصلہ کر دیا ہے، اب مولّا کی آواز سن پھر مولوی کی سوچ، مولوی کہہ رہا ہے کہ غیب اللہ کے سوا کوئی نہیں جانتا،

علی کہتے ہیں میرا باطن وہ غیب ہے جسے کائنات کا کوئی بندہ نہیں جانتا۔
 میں موالیٰ کا نقصان بھی نہیں چاہتا اچھا پہلے مجھے یہ بتاؤ میں ایک
 منٹ کے لیے جناب تسلیم کر لیتا ہوں کہ جو کچھ مولوی صاحب فرماتے ہیں
 اگر اسے مان لیا جائے کہ نعوذ باللہ میری زبان جل جائے کہ کچھ نہیں علی
 کے پلے، کچھ نہیں دے سکتا ہے نہ کچھ کر سکتا ہے یہی منوانا چاہتے ہوں،
 بچپن سے سن رہے ہیں پھر اتنی کتابوں میں پڑھا کہ نام لکھوانے بیٹھ جاؤں
 تو ہفتوں چاہیے کہ ایک بندے نے علی کو خدا کہا جسے آج تک دنیا نصیری
 کے نام سے جانتی ہے، اب ایمان سے کہو آپ کسی عالم کے بارے میں تو
 مغالطے کا شکار ہو سکتے ہیں کہ یہ مجتہد ہے کسی انگوٹھا چھاپ کو کہہ سکتے ہو کہ
 یہ مجتہد ہے نہیں..... نہیں علی کے پلے اگر کچھ نہیں دماغ خراب ہے اس
 نصیری کا کیوں کہہ دیا ہے اس نے بندے کو خدا نہیں..... نہیں یا آج کے
 بعد نصیری کا پیچھا چھوڑ دو یا اپنے عقیدے پر نظر ثانی کرو اگر نصیری نے علی
 کو خدا کہا ہے تو کسی عاجز کو تو خدا کہنا سمجھ میں نہیں آتا یقیناً جو صفات اس
 نے اللہ کی سن رکھی تھیں وہ علی میں نظر آئیں تو اللہ کہا (نعرہ حیدری)
 حالانکہ الحمد للہ نہ میں اتنا کم ظرف ہوں نہ آپ اتنے کم ظرف ہیں کہ ہم
 علی کو اللہ کہیں ہم کیوں کہیں جب میرا سچا مولانا کہتا ہے کہ میں اللہ نہیں
 ہوں۔ ہم کون ہیں اپنے سچے امام کی سچائی کو داغدار کرنے والے، بس
 جب سچے نے کہہ دیا نہیں تو بس نہیں، بھی علی سے بڑا کون ہے سچا زمانہ
 میں، اتنا بڑا سچا کہ جس کی صداقت پر قرآن کی سچائی کو پرکھا جائے سورہ

زاریات کی آیت نہیں پڑھی، اہل بیت کو خطاب کر کے اللہ کہہ رہا ہے کہ ”مجھے پروردگار ارض و سما کی قسم میرا قرآن بھی اسی طرح سچا ہے جس طرح تم سچے ہو“ (العظمۃ للہ) تو اللہ اپنے کلام کی سچائی کو مثال دیتا ہے ان کی سچائی کے ساتھ، اتنا بڑا سچا کہہ رہا ہے میں نہیں ہوں اللہ، اور نصیری نے کہا، بھولا اس لیے کہ جو صفیں اس نے علیؑ میں دیکھیں وہ اس نے خدا کی سن رکھی تھیں، دو ہی طبقے ہو گئے ایک نے یہ سن کر انکار کر دیا کہ ہو نہیں سکتا ایک نے یہ صفیں دیکھ کر خدا کہہ دیا کہ بندے میں ہو نہیں سکتیں۔ ایک آج انکار کر رہا ہے کہ علیؑ میں نہیں ہو سکتیں، ایک خدا کہہ رہا ہے کہ بندے میں نہیں ہو سکتیں۔ اور ہم امتحان میں پاس نکلے ہم نے نہ علیؑ سمجھ کے انکار کیا نہ بندے کی رد کر کے خدا سمجھا بلکہ ہم نے علیؑ کی جوتیوں کے صدقے مسئلہ سمجھ لیا۔

یہ جو منبر پر بیٹھا ہے یہ ظاہر ہے غففر کا، جو آپ کے سامنے ہے یہ علم، یہ فضائل، یہ مصائب، یہ خطابت، یہ بولنا، یہ حقیقتیں، اندروالے غففر کی ہیں جو باطن ہیں۔ باطن آپ سے بھی بہتر جانتا ہے کہ ظاہر غففر کیا ہے آپ تو صرف ظاہری حرکات کو دیکھتے ہیں۔ علیؑ کہتے ہیں غیب میں ہوں، بھئی اس کی وجہ کیا ہے؟ علیؑ سے پوچھا گیا تھا یا مولاً سبب کیا ہے نہ اللہ کی محبت جنت میں لے جاتی ہے نہ رسولؐ کی محبت جنت میں لے جاتی ہے تو دونوں سے چھوٹا ہے تیری محبت جنت میں کیوں لے جاتی ہے میرے مولاً نے مسکرا کر فرمایا:

اللہ غائب ہے اسے کسی نے دیکھا نہیں محمدؐ اتنا ظاہر ہے اسے کسی نے سمجھا نہیں اور نہ فقط ظاہر نجات کی قیمت نہ فقط باطن نجات کی قیمت انسا ظاہر رب و باطن رسولؐ میں اللہ کا ظاہر ہوں محمدؐ کا باطن ہوں میری محبت پر جنت ملتی ہے۔ (نعرہ حیدری)

سمجھ میں آئی بات، چونکہ علیؑ اس کا ظاہر ہے اور باطن کے سوا کوئی نہیں جانتا کہ ظاہر کیا ہے جس طرح غنغفر کو آپؐ نہیں جان سکتے اندر والا غنغفر جانتا ہے یہ کیا ہے۔ اب اگر کوئی بندہ یہ کہے کہ علیؑ غیب نہیں جانتا تو گویا اس نے الزام لگایا ہے کہ علیؑ خود کو نہیں جانتا۔ (اللہ اکبر)

بس ختم ہو گئی بات، لیکن چونکہ آپؐ نے فرمائش کر دی وہ اشعار آپؐ کو سنا دیتا ہوں امام شافعی اہل سنت کے امام کہہ رہے ہیں

لو ان المرتضى يبدي محله

لكان الخلق طراسجدا له

اگر علیؑ بتا دیتے کہ میں کیا ہوں تو پھر ایک نصیری نہ ہوتا پھر ساری خدائی علیؑ کو سجدہ کرتی گویا کائنات کی کائنات نصیری ہو جاتی۔

یہ تو میں پہلے بتا چکا ہوں کہ شک بلندی پر نہیں لے جاتا ہستی پر لے جاتا ہے۔ امام شافعی کہتے ہیں۔

كفى في فضل مولا ناعلى

وقوع الشك فيه انه الله

علیؑ تو وہ ہے جس کے بارے میں شک یہ ہوتا ہے کہ بندہ ہے یا

اللہ ہے جسے شک اور بلند کرے اور آگے کہتے ہیں۔

ومات الشافعی و لیس یدری

علی ربہ ام ربہ اللہ

وہ کہتا ہے میری موت آگئی اور آج تک مجھے پتہ نہ چلا کہ میرا رب علی ہے یا جلی ہے۔ الحمد للہ ہمیں پتہ ہے ہم جلی کو جلی مانتے ہیں علی کو علی مانتے ہیں اور آیت کیا کہہ رہی ہے ہر کوئی خسارے کی زد میں ہے سوائے اس کے جو ایک دوسرے کو امامت کی وصیت کرتے ہیں اور ایک دوسرے کو عترت کی وصیت کرتے ہیں۔ عترت کی وصیت کیا ہے؟ جو ایک دوسرے کو کہتے ہیں اپنے غم بھلا دیا کرد (اللہ اکبر) باخدا یہ آج تک میں نہیں سمجھ پایا کہ رونے والوں کا آنسوؤں سے رشتہ کیا ہے فضائل میں کبھی نہ کبھی لڑنا پڑ جاتا ہے سامعین سے کہ میری طرف دیکھو، ادھر توجہ کرو، اللہ جانے راز کیا ہے کہ ادھر آنسوؤں کی بات چلی آنکھوں کے بادل برس پڑے بس اتنا ہی سمجھ میں آسکتا ہے چونکہ یہ آنسو حسرت ہیں علی کی بیٹی کے اور معتبر کتابوں میں پڑھا کہ آج تک بھی جب کسی مجلس میں تشریف لاتی ہے علی کی بیٹی، پردے میں جاتے جاتے قدم رک جاتے ہیں اور عزاداروں کی طرف دیکھ کر فرماتی ہے امام حسین کو رونے والو شام سے صرف شبیر کو رونے آئی ہوں۔ فرمایا میری آمد کا اور کوئی مقصد نہیں صرف اکبر کے بابا کا پرسہ لینے آئی ہوں فرمایا میرا فاصلہ بھی دیکھو میری حسرت بھی دیکھو مجھے بے آس کر کے نہ بھیجنا (اللہ اکبر) بس درد کی ایک تصویر تمہارے سامنے لانا

چاہتا ہوں تاکہ میری اور تمہاری عبادت قبول ہو بس تصور کرو ایک دربار ہے دربار کے تخت پر کوئی فرعون ٹانی ہے اور اسکے سامنے زنجیر میں جکڑا ہوا شرافت کو شرافت سکھانے والا کھڑا ہے (اللہ اکبر)

یقیناً رونے والوں کے دل بہت نازک ہوتے ہیں دربار کونسا ہے؟ کوفے کا، تخت پر کون ہے؟ ابن زیاد لعین، اور سامنے کون کھڑا ہے؟ زمانہ جسے غیرت کا خدا کہتا ہے حسینؑ کا لبہ رونے والا بیٹا (العظمۃ للہ) ابن زیاد لعین اہل دربار کی طرف دیکھ کر کہتا ہے اے اہل دربار جانتے ہو یہ ابو تراب کی ذریت ہے جس کسی نے ابو تراب سے کوئی بدلہ لیتا ہو میں ضامن ہوں آج تمہارا کوئی ہاتھ نہیں روکے گا۔ علیؑ کی اولاد سے بدلا لے لو۔

الالعة الله على القوم الظالمين
وسيعلم الذين ظلموا اى منقلب يتقلبون

چوتھا خطاب بسم اللہ الرحمن الرحیم

والعصر ان الانسان لفي خسر الا الذين آمنوا وعملوا الصلحت وتواصوا بالحق وتواصوا بالصبر.

عصر کی قسم یقیناً انسان خسارے میں ہے۔

سوائے صاحبان ایمان کے، مسلسل سماعت فرما رہے ہیں آپ حضرات اور یہی کوشش کر رہا ہوں میں کہ آپ کو وہ خسارہ بتایا جائے جس کی وعید ذات واجب نے سنائی تاکہ ہر صاحبان ایمان اس خسارے سے دور رہنے کی کوشش کرے۔ آج جس خسارے کی طرف اشارہ کرنے لگا ہوں میں، بڑی عجیب و غریب آیت ہے دعوت فکر دیتی ہوئی اور اپنی تفسیر خود کرتی ہوئی، سورہ مجادلہ ہے، اگر آپ نے لوحِ دل پر نقش کر لی تو تفاسیر میں جانے کی چنداں ضرورت نہیں ہوگی۔

خسارے میں رہنے والے ایک گروہ کی طرف اشارہ کیا زبان بے زبانی سے ان لفظوں کے ساتھ فرمایا: استنحوذ علیہم الشیطن فالنسہم ذکر اللہ اولیک حزب الشیطن الا ان حزب الشیطن ہم الخسرون (سورہ مجادلہ ۹۱)

فرمایا یہ وہ لوگ ہیں جن پر شیطان نے قبضہ جما لیا ہے قابو پا لیا ہے اور قابو پانے کے بعد نقصان کیا دیا انہیں فالنسہم ذکر اللہ شیطان

نے ان لوگوں کو اللہ کا ذکر بھلا دیا ہے۔ مجھے نہیں خبر کہ ذکر اللہ کا تصور کس کے دماغ میں کیا ہے کیونکہ ادھر اللہ کے ذکر کا لفظ آیا نہیں اور لوگوں کے تصور میں نماز آئی نہیں، نماز واجبات الہی میں ہے، فروغ دین میں اول، نہ پڑھنے کی سزا، لیکن پورے قرآن میں مجھے کہیں نظر نہیں آیا کہ اللہ نے قرآن میں نماز کو ذکر اللہ کہا ہو اس کے لیے سورہ انکبوت کی آیت ہی کافی ہے ان الصلوٰۃ تنہی عن الفحشا والمنکر ول ذکر اللہ اکبر (۵۴)

فرمایا نماز برائیوں سے روکتی ہے اور اللہ کا ذکر اس سے بھی بڑا ہے (اللہ اکبر)

معلوم ہوا نماز اور ہے اللہ کا ذکر اور ہے۔ اور اللہ فرما رہا ہے یہ وہ لوگ ہیں جن پر شیطان نے قابو پالیا ہے اور انہیں اللہ کا ذکر بھلا دیا ہے۔ میری بات پر پھر وہ کہہ کر لو تمہاری مرضی ورنہ تحقیق کرو صافی سے ابو حمزہ سالی تک جو تفسیر مل جائے اٹھا کر دیکھ لو یہی جواب ملے گا۔

الذکر فی کتاب اللہ امیر المومنین

اللہ کی کتاب میں ذکر لقب ہے حسنین کے بابا کا (نعرہ حیدری)
تو اب نتیجہ کیا نکلا، جب تک کوئی دوسرا علی کے سوا کسی کو ذکر کے پیکر میں نہیں دکھاتا تو تب تک مجھے حق ہے یہ ترجمہ کرنے کا، اللہ فرماتا ہے اشحوذ علیہم الشیطن۔

ان پر شیطان نے قبضہ جمالیہا فالنسہم ذکر اللہ اور انہیں علی بھلا

دیا اولیک حزب الشیطن فرمایا یہی لوگ تو شیطان کا گروہ ہیں الا ان حزب الشیطن هم الخسرون اور فرمایا شیطان کا گروہ ہی خسارے والا گروہ ہے (العظمتہ للہ)

اب اگر تھکے نہیں میرے محترم سامعین، اسی آیت کی روشنی میں دشمن کے دربار میں علی نے تو نہیں علی کے لہجے نے ایک فیصلہ کیا ہے۔ اب کم از کم جن کے خانہ دل میں علی کا مسکن ہے ان سے یہ توقع تو نہیں ہونا چاہیے کہ بات ان کے سروں سے گذرتی ہوئی گذر جائے۔ زمانے میں علی کا لہجہ ہے ہی ایک اور وہ ہے شریکۃ الحسین کی ذات، بی بی کے ایک خطبے نے بتا دیا ہے دشمن کے دربار میں ہزاروں کی موجودگی میں کہ کون لوگ ہیں شیطان کے گروہ والے اور اسی کے دو چار جملے سنانا مقصود ہیں اگر آپ کی طبیعتیں بیدار ہیں تو، بہت سے خطبے میری خدمت نے پڑھے ہیں بازار کوفہ میں پڑھا، بازار شام میں خطبے ہیں دربار میں ہیں ان میں ایک خطبے کے دو چار اقتباسات آپ کو سنانا چاہتا ہوں کہ جب سفیر روم نے یزید لعین سے سوال کیا کون ہیں یہ لوگ جو تیرے دربار میں کھڑے ہیں اب ظاہر ہے کوئی فرش سے پڑھنا شروع کرے اور عرش تک کے علم پڑھ لے جو تعارف اپنے گھرانے کا یہ بی بی کر سکتی ہے کسی عالم کی خطابت میں وہ کلیجہ کہاں کہ وہ اپنی زبان میں مسیحا کی وہ تاثیر لائے کہ کون ہیں یہ لوگ، ایک گستاخانہ جملہ بولا یزید لعین نے قدح خرج علينا رجل فاقتلناه فاما عشيرة فینه کہا ایک شخص نے ہمارے خلاف خروج کیا تھا،

ایک شخص نے، نام تک نہیں لیا ہم نے اسے قتل کیا اس کے کنبے کو قید کیا اسی کا خاندان ہے۔ تڑپ کر دیکھا شریکۃ الحسینؑ نے سید الساجدینؑ کی طرف، آنکھوں ہی آنکھوں میں کچھ طے ہوا، تڑپ کر بی بی اُنھیں اور اُنھ کر آپؑ نے جو کچھ فرمایا ان میں سے دو چار جملے آپؑ کی نظر کرنا چاہتا ہوں اور یہ میں آج تک نہیں سمجھ سکا کہ کوفے کو چھوڑ کر بازارِ شام یا دربارِ شام میں جتنے خطبے دیئے ہیں بی بی نے ان کا آغاز اسی آیت سے ہے جو اب میں پڑھوں گا، اب اللہ جانے اس میں راز کیا ہے میں اپنی کم علمی کا اعتراف کرتا ہوں۔ یہاں فرمایا:

لَا يَحْسِبَنَّ الَّذِينَ كَفَرُوا أَنَّمَا نُمَلِّى لَهُمْ خَيْرًا لِّأَنفُسِهِمْ إِنَّمَا نُمَلِّى لَهُمْ لِيُذَارَ دَانِمَا (سورہ آل عمران)

الحمد لله الذى اختارنا للنبوّة واصطفانا للرسالة وتوجنا ببيتجان الشهادة انطقنا بالحكمة صفاراً والروحى كباراً الا ايها المسائل نحن من نسل لمختار و ذريته الكرار جدى سيد الانبيا وابى سيد الاوصيا وامى سيدة انسا واخى سيد الشهداء الذى كان يلاطفه الجليل ويلا عبد السيد النبيل ويناغيه جبرائيل ويحرك مهده اسرافيل

سل من هذا من كان الذى يدور معه الحق ومن قال فيه رسول الله برز الايمان كله الى الكفر كله ومن كان قال خير رسول الله انا مدينة العلم وعلى بابها سل من هذا اى الحزبين ضرب الله لهما مثلاً فى كتابه بحزب الرحمن وبزب الشيطان داي الشجرتين ضرب

اللہ لها مثلاً لشجرة طيبة والشجرة الخبيثة الملعونة في القرآن
وانی اقول کما قال جدی رسول اللہ نجن الاولون ونحن الاخرون
نحن سابقون ونحن المسبحون نحن الشافعون نحن کلمة اللہ نحن
خاصة اللہ نحن خزنة وحی اللہ وسدنته غیب اللہ نحن معدن التنزیل و
معنی التاویل وفي ابیاتنا هبط جبرائیل ونحن محل قدس اللہ وفتح
الرحمة وینابیع النعمة وشرف الامت انه افسد علی اخي دنياه وافسد
اخي علیه آخرته انه ارسل اخي الى دارا کوار واخي الى النار والى
دار البوار هذا من بقیت الکوثر وهولا الجالسون من ذراری الابر
نحن من اولاد العواتک العباہر واللہ الذی لا اله الا هو وهولاء الذین
اکثر من اولاد الفوانی العواہر.

خطبہ

یقیناً غور کر رہے ہوں گے آپ، کیا فرما رہی ہیں میری بی بی،
پہلے پہلے آیت جو پڑھی یہ سورہ آل عمران میں ہے اس کا ترجمہ سن لیجئے
لا یحسبن الذین کفروا انما علی لهم خیرہ لانفسهم انما نملی لهم
لیزدادوا انما

ترجمہ: اللہ فرماتا ہے کافروں کو یہ نہیں گمان کرنا چاہیے کہ ہم نے جو
انہیں ڈھیل دے رکھی ہے تو اس میں ان کی بھلائی ہے۔ (اللہ اکبر) جیتے
رہو زندہ رہو سلامت رہو جو حقیقت تک پہنچ گئے ہیں انہیں میں واہ واہ کہتا
ہوں جو نہیں پہنچے وہ ایک لمحہ میری آنکھوں میں دیکھیں۔

لَا يَحْسِبَنَّ الَّذِينَ كَفَرُوا كُفْرًا كَوْنِهِمْ لَمَّا قَامَ غَدِيقُ آدَمَ وَلَئِنْ لَمْ يَنْزِلْ بِآيَاتِنَا فَتًى لَعَلَّهُمْ يَرْجِعُونَ

لا یحسبن الذین کفرؤا کفار کو نہیں گمان کرنا چاہیے انما نملی لهم کہ ہم نے جو انہیں مہلت دی ہے خیر لانفسهم ان میں ان کے لیے کوئی خیر ہے۔ اللہ فرماتا ہے خیر نہیں، تو پھر مہلت کیوں دی؟ انما نملی لهم لیز دادو اٹھا فرمایا ہم نے تو اس لیے مہلت دے رکھی ہے کہ بچتے ہوئے گناہ بھی کر لیں تاکہ نامہ اعمال سیاہ ہو جائے۔ اب مجھے خبر نہیں شیئر کی عظمت کو سجدے کرنے کون آیا اور اپنے مقدر کا ماتم کرنے کون آیا، کوئی آیت پڑھی ہے علیٰ کی بیٹی نے دربار یزد میں؟ لا یحسبن الذین کفرؤا کافر یہ نہ سوچیں، خطاب یزد سے ہے آیت میں کفار کا ذکر ہے تو چودہ سو برس پہلے علیٰ کی بیٹی نے لہجہ خیبر شکن میں شام کے دربار میں یہ فتویٰ صادر کر دیا کہ جو بھی حسنین سے ٹکرائے چاہے کلمہ پڑھتا ہو اللہ اُسے کافر کہتا ہے (العظمة لله) جو بھی حسنین کی یا حسینؑ کی مخالفت کرے جس رنگ میں کرے، جس روپ میں کرے، جس انداز سے کرے، لوگ اُسے کچھ سمجھیں یزان علم الہی میں اور فتویٰ عدیلۃ الحسین کی روشنی میں وہ کلمہ پڑھنے کے باوجود کافر۔ یہ آیت پڑھی اور اللہ اکبر کیا جملہ ہے فرمایا الحمد للہ الذی اختارنا بنوة واصطفانا للرسالت وتوجنا بیتخان الشهادة انطقنا بالحكمة صفاراً وبالوحی کباراً۔ حمد ہے اس خدا کی جس نے ہمارے گھر کو نبوت کے لیے چن لیا (نعرہ حیدری) یہ نہیں کہا کہ جس نے ہمارے ناناکو چن لیا، (اللہ اکبر) مولاتمہارا احسن مودت کو زندہ و پائندہ رکھے اختباء رنا جس نے ہمیں ہم سب کو ہمارے گھر کو چن لیا واصطفانا

للسالست جس نے ہمیں رسالت کے لیے مصطفیٰ کر لیا اور یہ کندہ ناتراش تحت پر بیٹھا کڑ رہا ہے کہ مار کے منادیا انہیں توجنا بیتجان الشهادة اس بے بصیرت و بصارت کی آنکھیں نہیں ہیں ورنہ حمد ہے اس خدا کی جس نے شہادت کے سارے تاج ہمارے سروں پر سجادے (اللہ اکبر) اور آگے حضور کیا جملہ ہے انطقنا بالحكمة صفاراً وبالوتی کباراً عشرے پڑھے جاسکتے ہیں اس ایک جملے پر، فرمایا! دنیا کے بچے بچپن میں آؤں ہاؤں کرتے ہیں بڑے ہو کر خواہشوں سے بولتے ہیں۔ دیکھیں حضور، اب میں یہاں آپ میں اگر کہوں کہ میں اتنا بڑا عالم، آپ تو میرے اپنے ہیں اگر مبالغہ بھی کروں تو آپ برداشت کر لیں گے لیکن میں اگر غیروں میں کھڑا ہوں تو سوچ کے بولوں گا کہ اپنے آپ کو اتنا ہی کہوں جتنا میں ہوں تاکہ کوئی دشمن انگلی نہ اٹھائے۔ دشمن کے دربار میں علیٰ کی بیٹی کہہ رہی ہے کہ دنیاوی بچے گہوارے میں آؤں ہاؤں کرتے ہیں اور بڑے ہو کر خواہش سے بولتے ہیں انطقنا بالحكمة صفاراً وبالوحي کباراً اور حمد ہے اس خدا کی جو ہمیں گہوارے میں بلواتا ہے تو حکمت کے ساتھ اور بڑے ہو کر بولتے ہیں تو وحی کے ساتھ (نعرہ حیدری)

الا ایھا السائل اب سفیر روم سے خطاب فرمایا! اے سائل جو ہمارے بارے میں پوچھ رہا تھا یہ کیا بتائے گا کہ ہم کون ہیں، میں بتاؤں نحن من نسل المختار و ذریۃ الکراد ہم احمد مختار کی نسل سے ہیں ہم حیدر کرار کا قبیلہ ہیں (اللہ اکبر) اسلام آباد والو کہاں جمع ہوں گی اتنی

سیادتیں، قطار ہی تو باندھی ہے میری بی بی نے، فرماتی ہیں جسدی سید الانبیاء و ابی سید الاوصیاء و اخی سیدۃ النساء و اخی سید الشهداء فرمایا میں بتاؤں میرا نانا نبیوں کا سید، میرا بابا وصیوں کا سید، میری اماں کائنات کی عورتوں کی سردار، میرا بھائی شہداء کا سید اور گیا گذرا سید نہیں جاگو جنت نظر آ جائے گی سید الشهداء الذی کان یلاطفه الجلیل ویلا السید النبیل ویناغیر جبرائیل و یحرک مہدہ اسرافیل فرماتی ہیں میں اس حسین کی بات کر رہی ہوں جس کے ناز وہ (اللہ) اٹھاتا تھا۔ اللہ جس کے ناز اٹھائے، جو لوگ لفظوں کی خوبصورتی دیکھنا جانتے ہیں جیسے خطابت فن ہے سماعت بھی فن ہے نہ ہر ایک کو پڑھنا آتا ہے نہ ہر شخص کو سننا آتا ہے جنہیں سننا آتا ہے ان کے لیے ایک جملہ کہہ رہا ہوں دل کو چھو جائے تو دعاؤں میں کبھی یاد کر لیجئے گا۔ کیا فرما رہی ہے میری بی بی، میں اس بھائی کی بہن ہوں جس کے اللہ ناز اٹھاتا تھا اور جس کے آگے نبی سر نہیں اٹھاتا تھا (حسینیت زندہ باد) جیتے رہو یہی حق تھا سمجھنے کا اور سننے کا، سر اٹھانے اور نہ اٹھانے میں کیا حسن ہے اللہ جس کے ناز اٹھاتا ہے اور نبی جس کے سامنے سر نہیں اٹھاتا ہے ویناغیر جبرائیل و یحرک مہدہ اسرافیل اسرافیل جس کا جھولا جھلاتا تھا جبرائیل جسے لوریاں سناتا تھا (العظمتہ للہ) اور آگے میری مخدومہ فرما رہی ہیں، بکواس کردی اس نے قد خرج علینا رجل ایک شخص تھا جس نے ہمارے خلاف خروج کیا، سل من هذا اسی سے پوچھ، اسے کہتے ہیں جادو وہ جو سر چڑھ کر بولے یہ ہوتا ہے

حق کا ڈنکا بجا اسی سے پوچھ من الذی کان یدور معہ الحق فرمایا اسی کندہ
ناتراش بد بخت یزید سے پوچھ کون تھا وہ کہ جدھر وہ مڑ جاتا تھا تو حق اسی
کے پیچھے مڑ جاتا تھا (نعرہ حیدری)

گھبرا تو نہیں گئے، سارے سمجھ ہی گئے ہو کہ بی بی نے اپنے بابا
کی طرف اشارہ کیا ہے۔ فرمایا اسی یزید سے پوچھ کس کا باپ تھا کہ جدھر
وہ مڑتا اودھر حق مڑتا اور یہ تو سب ہی جانتے ہو کہ یہ رسالت مآب کی
مانگی ہوئی دعا ہے ”پالنے والے حق کو ادھر پھیر دینا جدھر علی مڑ جائے“ یہ
کل ہی زیدی صاحب کی طرف اس حدیث پر بات ہوئی وہاں میں نے کہا
کہ آپ حضرات نے غور کیا ہے رسولؐ نے یہ نہیں کہا کہ علیؑ کو ادھر موڑنا
جدھر حق مڑے کہا حق کو ادھر موڑنا جدھر علیؑ مڑے۔ معلوم ہوتا ہے رسولؐ
کو حق پر تھوڑا اعتماد تھا علیؑ پر زیادہ بھروسہ تھا (نعرہ حیدری)

فرمایا اسی سے پوچھ کون تھا وہ جس کے لیے رسولؐ نے برزل
الایمان فرمایا، کون تھا وہ جس کے لیے رسولؐ نے انا امینۃ العلم وعلی
بابہا۔ جہاں آغاز میں، میں نے آیت پڑھی تھی اسی پر غور کرنا دو مثالیں بی
بی نے بیان فرمائیں امی الشجرتین ضرب اللہ لہا مثلاً لشجرة طيبة
والشجرة الخبيث الملعونة فی القرآن فرمایا اسی سے پوچھ کون سے ہیں
وہ دو شجرے جس کی اللہ نے قرآن میں مثلیں بیان کی ہیں ایک کو شجرہ طیبہ
کہا دوسرے کو شجرہ خبیثہ اور تجرہ ملعونہ کہا۔ بی بی نے مسکرا کے کہا، اوسفر
روم! یزید کا سر جھکتا جا رہا ہے یہ کیا بتائے گا آ میں بتاؤں جو رسیوں میں

کھڑا ہے یہ شجرہ طیبہ ہے جو تخت پر بیٹھا ہے یہ شجرہ ملعونہ ہے۔ (نعرہ حیدری)

فرمایا! ایک اور مثل اللہ نے بیان کی ہے اسی سے پوچھ سئل من هذا ای الحزبین ضرب اللہ لهما مثلاً فی کتابہ بحزب الرحمن وبحزب الشیطان فرمایا وہ کون سے دو گروں ہیں جن کی مثل اللہ نے قرآن میں بیان فرمائی ہے ایک کو حزب اللہ کہہ کر، ایک کو حزب الشیطان کہہ کر، اسی سورہ مجادلہ میں ہی جس کی آیت پہلے میں نے سنائی ہے آپ کو، دو گروں بتائے۔ ایک حزب اللہ، الا ان حزب اللہ هم المفلحون دوسرا حزب شیطان، حزب الشیطان هم الخسرون فرمایا اللہ کا گروہ ہی کامیاب ہے۔ اور شیطان کا گروہ ہی نقصان اٹھانے والے ہیں۔ اس کا دادا میرے نانا سے لڑا، اس کا باپ میرے بابا سے لڑا، یہ میرے بھائی سے لڑا، بگاڑا اس نے بھی کچھ ہے میرے بھائی کا اور بگاڑا میرے بھائی نے بھی ہے کچھ اس کا۔ خدا کے لیے ہلائیوں کی طرح علی کی شریکۃ الحسینؑ بنی دشمن کے دربار میں بتا رہی ہے کہ اس نے میرے بھائی کا کیا بگاڑا اور میرے بھائی نے اس کا کیا بگاڑا۔ فرمایا انہ افسد علی اخی دنیاہ و افسد اخی علیہ آخرتہ اس نے میرے بھائی کی دنیا چھین لی اور میرے بھائی نے اس سے آخرت چھین لی (اللہ اکبر) حسینیت زندہ باد

اور اگلے فقرے میں محترم اس سے بھی زیادہ حسن ہے۔ فرمایا: انہ ارسل اخی الی دارا کوار و اخی ارسل الی النار والی دارالبوار فرمایا!

اس نے میرے بھائی کو مار کے دارالبقا کی طرف بھیجا اور میرے بھائی نے اسے زندہ رکھ کے بھی جہنم کی طرف بھیجا (داد و تحسین)

تھکے نہیں تو پھر تھوڑا آپ کے حافظے کا امتحان ہے چونکہ اس کی یاد دہانی کے بغیر مزا ہی نہیں آئے گا جملے کا، ایک چھوٹا سا سورہ ہے قرآن میں، بالکل مختصر ساتین آیتوں پر مبنی جس نے فضائے عرب کو چیلنج کیا کونسا سورہ ہے؟ سورہ کوثر، تین ہیں آیتیں۔

انا اعطینک الکواثر فصل لربک وانحر ان شانک هو الابر.

یہ کیوں آیا؟ رسول کے فرزند ابراہیم کا انتقال ہوا، عاص بن وائل اسی کا بیٹا ہے امر عاص، میدان کر بلا میں اسی عاص بن وائل کا بیٹا ہے جو امام حسین سے لڑا، یہ یاد دہانی ضروری تھی ورنہ قبرے کا حسن کھو جاتا تو اس نے بکواس کرنا شروع کی کہ معاذ اللہ رسول ابر ہو گئے۔ رسول کے دشمن ابر ہو گئے اس نے تو رسول کا نام لے کر کہا ناں، ابر کہتے ہیں دُم کئے کو جس کا پیچھے چلنے والا کوئی نہ رہے یعنی بیٹا رہا نہیں نعوذ باللہ ابر ہو گئے طہارت ماب دل پر چوٹ لگی فوراً یہ سورہ آگیا، اس کی بکواس پر نہ جانا انا اعطینک الکواثر ہم نے تمہیں کوثر عطا کیا، افسوس میرا مضمون دوسرا ہے ورنہ میں یہاں پہاڑ جتنے انبار کھڑے کر دیتا دلائل کے کہ چشمے کی بات نہیں ہو رہی یہاں، اور دیے بھی یہ کوئی عقل میں آنے والی بات نہیں ہے کہ کسی کا بیٹا مر جائے اور آپ تعزیت میں کہہ دیں کہ ہم نے مشکیزے پانی کے دے دیئے آپ کے بیٹے کے بدلے میں، یہ عقل میں نہیں آتی تو

خلاق عقل یہ کیسے کہہ سکتا ہے؟ جب میں نے تفاسیر اہل بیت اور کتب آل محمد کو دیکھا تو حقیقت یہ نکلی کہ کوثر لقب ہے جناب سیدہ زہرا (سلام اللہ علیہا) کا (اللہ اکبر) سیدہ عالمین کا لقب ہے کوثر، اور یہ مصدر ہے جس کے معنی ہیں ”خیر کثیر“ چونکہ بی بی میں خیر ہی خیر ہے اور اسی کے ذریعے نسل پھیلتا تھی رسول کی اس لیے کوثر لقب دیا سیدۃ النساء کو، اور یہی کہہ رہا ہے اللہ تجھ سے اگر بیٹا لیا تو تجھے کوثر بخش دیا یعنی سیدہ زہراء (صلوٰۃ اللہ علیہا) دے دی۔ اب کیا کر فصل لوبک وانحر نماز شکرانہ پڑھ قربانی کر۔ نہیں، میں نے کہہ دیا یہ وہی رسول ہے جو نوافل کے لیے کھڑا ہوتا ہے تو آیتیں آ جاتی ہیں یا یہاں المزمّل قم الیل الا قلیلاً لنصفہ اے میرے طیب و طاہر نبی قیام تھوڑا کیا کر نوافل تھوڑے پڑھا کر تیرے پاؤں پر درم آ جاتی ہے اور یہ بات میرے جذبات محبت کو گوارہ نہیں، تو کل تک جو روکتا رہا ہے آج کیوں کہہ رہا ہے نماز شکرانہ پڑھ ساتھ قربانی بھی کر شکر یہ کے طور پر، کیوں؟ کل تو صرف میرے لیے پڑھتا تھا میں روکتا رہا آج میں نے تمہیں فاطمہ عطا کی (اللہ اکبر)

اب اس عطائے نعمت کے شکر کے طور پر نماز بھی پڑھ قربانی بھی کر، تو یہی سوچتا کہ بی بی ہے، رسول جیسے عظیم باپ کو عطا ہو تو رسول پر سجدہ واجب ہو جاتا ہے اس کی اور اس کی ذریت کی مودت تمہیں مفت میں مل گئی، اور آگے اللہ نے فرمایا کہ تو نہیں ان شانک ہو الا بشر تیرا دشمن ابتر ہے، اور وہ دن اسلام آباد والو آج کا دن یہ ابتر کا لاحقہ ایسا لگا عاص

بن وائل کے پیچھے جو نہ دھلنے میں آ رہا ہے نہ مٹنے میں آ رہا ہے چونکہ سفیر روم نے اشارہ کیا تھا سید الساجدین کی طرف اور سوال کیا تھا کہ یہ کون ہے تو یہاں بی بی نے ایک جملہ بولا کہ هذا من بقية الكوثر وهو لا الجالسون من ذراري الابرار فرمایا اوسفر روم جو کھڑا ہے یہ کوثر کا بقیہ ہے جو کرسیوں پر بیٹھے ہیں یہ ابرار کی نسلیں ہیں (اللہ اکبر) اب جیتے رہو خوش رہو، بڑا مشکل خطبہ تھا یہ بی بی کا لیکن بخدا اگر اس خاندان کے ہاں کمال نہیں ہوگا تو کہاں ہوگا۔ رسول فرماتے ہیں اگر علی نہ ہوتے تو لفظ فضیلت نہ ہوتا تو اللہ نے جن کے لیے لفظ فضائل بنایا ہو تو پھر اس گھرانے میں کمال نہیں ہوگا تو ہوگا کہاں؟ تو اب ایک بڑا عجیب و غریب جملہ کہہ کے سمیٹ لیا میں نے اپنے بیان کو اور اس میں تھوڑا سا پورنی بیداری کے ساتھ بات کو سمجھنا ہے کیونکہ کھل کے بات میں کر نہیں سکوں گا۔ بی بی فرماتی ہیں تخت کے گھمنڈ میں اے سفیر روم جو منہ میں آئے بکے چلا جا رہا ہے اور یہ درباری خوشامدی یہ بھی اپنی عاقبت خراب کرنے کے لیے اس کم بخت کی ہاں میں ہاں ملائے چلے جا رہے ہیں نہں رہے ہیں اس بات پر کہ بظاہر عزت سے بیٹھے ہیں اور ہم بظاہر عاجزی و ذلت سے کھڑے ہیں، اوسفر روم، میں تمہیں فیصلہ کر کے بتاؤں نحن من اولاد العواتک الصباہر واللہ الذی لا الا لاہو وهو لاء الذین اکثر من اولاد الغوانی العواہر۔

فرمایا: ہم سب کے سب ان پاک دامن بیبیوں کی اولاد نہیں جن

کے جسموں کو ان کا لباس بھی نہیں جانتا اور یہ جو دربار میں بیٹھے ہیں ان میں اکثریت کی مائیں سنگساری کے قابل ہیں (سبحان اللہ) یہاں تک جو بچی میری خندومہ، سفیر روم، رومی تھا۔ اس کا کیا اسلام سے لینا دینا، لیکن ان خطبات کی فصاحت و بلاغت نے بتا دیا یہ گھرانہ کونسا ہے۔ رسول کا نام سنا ہوا تھا۔ علی کی شجاعت کے چرچے روم تک پھیلے ہوئے تھے، سمجھ گیا یہ گھرانہ کس کا ہے فوراً تڑپ گیا، کہا اے یزید اللہ تجھ پر لعنت کرے تیرے آباؤ اجداد پر لعنت کرے جس کا ٹوکھ پڑھتا ہے، جاگتے رہنا فقرہ بتانے لگا ہوں۔ اس کا لعنت کرنا تھا، کہا میں رومی ہو کر برداشت نہیں کر سکا کہ یہ عزت دار گھرانہ اس حالت میں ہو اور تجھ جیسا کم نسب تخت پر بیٹھا ہو۔ یہاں دے لفظوں میں ایک جملہ، حالانکہ یہ خطبے میں موجود نہیں یہ خطبے کے بعد فرمایا بی بی نے جسے کسی اور نے سنا بھی نہیں بعد میں یہ سید الساجدین سے پوچھا گیا کہ کچھ کہا تھا آپ کی پھوپھی نے، آواز نہیں پہنچی تھی مولّا کہا کیا تھا؟ یہ مولّا نے بتایا کہ جب سفیر روم ہماری حمایت میں لڑ رہا تھا یزید سے تو میری پھوپھی یہ فرما رہی تھی ”اس شخص کا کلیجہ کیوں نہ ہماری حمایت کے لیے تڑپ جائے جس کی ماں خیانت نہ کرتی ہو“۔ میرے بھائی عزیزو! آج سے چودہ سو سال پہلے دربار شام میں فیصلہ ہو گیا زبان عصمت سے کہ کلمہ پڑھتا ہو یا نہ پڑھتا ہو اگر آلِ محمد کے لیے اس کا دل تڑپ جاتا ہے وہ کچھ ہونہ ہو حرامی نہیں ہو سکتا۔ آج کی مجلس میں ہمارا سابقہ ولاحقہ کیا ہے؟ نقطہ آغاز اور نقطہ انجام کیا ہے؟ کلمہ بے شک نہ پڑھتا ہو ان

کے لیے دل چل جائے حلال زادہ ہے۔ کلمہ بے شک پڑھتا ہو حیثیت سے نکلا جائے..... (اللہ اکبر) اور پھر فرمایا میری مخدمہ نے کہ اے سفیرِ روم کیا کیا بتاؤں میں تمہیں، رسولؐ کے کس کلیجے پر چھری چلائی انہوں نے (العظمۃ للہ) جو جانتے ہو سو جانتے ہو جو نہیں جانتے وہ جان لو کہ جب حمایت میں بولا تھا تو یزید نے کہا تھا کہ اگر سفارتکاروں کا قتل اسلام میں منع نہ ہوتا تو میں تمہیں قتل کر دیتا، خدا کی قسم اسلام آباد والو رومی تھا، کافر تھا دھاڑیں مار کر رونے لگ گیا، یزید نے کہا میں نے کیا کہہ دیا تم سے، کہا اپنا فقرہ پھر دہرا، کہتا ہے اگر اسلام میں سفارتکاروں کے قتل سے منع نہ کیا ہوتا تو میں تمہیں قتل کر دیتا، رومی کہتا ہے رو اس لیے رہا ہوں کہ تجھ جیسے کافر کو اسلام یاد ہے کافر سفارتکار کی بچت سوچ رہا ہے اور یہ جو بغیر چادروں کے سر برہنہ دربار میں کھڑی ہیں (اللہ اکبر) یہ کون ہیں؟ اور آخر شہید ہوا ہے یہ حمایت اہل بیتؑ میں اور جب ضرب کھا کے رگرا تمہارے لہو رونے والے امام نے آگے بڑھ کے اس کا سر جھولی میں لیا اور مجھے بتول کے زخمی پہلو کی قسم یہی فقرے کہے میرے خون رونے والے امام نے جب جنت میں پہنچو میرے ناناً سے میرا سلام کہنا اور کہہ دینا ناناً تیرا دین بچ گیا، ناناً کر بلا سے کیا لے کر چلا تھا اور شام پہنچتے پہنچتے کیا ہو گیا اور پوچھ لینا علماء سے تفصیل کا وقت نہیں علماء بتاتے ہیں کہ چونٹھ بیسیاں، اٹھائیس بچے جو میدان کر بلا سے چلے شام کی طرف، آؤ میرے سر پر قرآن رکھو اور مان لو تو تیرا معصوم تم میں موجود ہیں اور دو

ماں بیٹیاں میری ماں بہنوں بیٹیوں میں موجود ہیں ان پندرہ معصوموں کو گواہ بنا کر کہتا ہوں چونٹھ پردہ دار کر بلا سے نکلے تھے لیکن مقتل کی جو کتاب اٹھا کر دیکھتا ہوں دربار یزید کے وقائے نویسوں نے یہی لکھا ہے کہ ہم نے بیس بیبیاں ایک رسی میں بندھی دیکھیں۔ کوشش کرنا کہ میرے اشارے تمہاری سمجھ میں آجائیں تاکہ مجھے عریاں لفظ استعمال نہ کرنا پڑیں چھپا اس لیے نہیں سکتا کہ بیمار کر بلا کا فرمان ہے جو ہمارے مصائب چھپائے قیامت کے دن خولی کے ساتھ اٹھے گا۔ اس لیے چھپانے کا جرم نہیں کر سکتا، تمہارے دلوں کی نزاکت بھی میرے پیش نظر ہے کر بلا سے چلیں چونٹھ، شام پہنچی ہیں۔ اب علماء سے پوچھو یہ چوالیس بیبیاں کہاں گئیں ان کا ذکر کیوں نہیں (الغظمۃ للہ) ابن منظر مدائنی صحابی ہے بیمار کر بلا کا، سفر نامہ پوچھ رہا ہے پوچھتے پوچھتے اچانک ابن منظر کو بات یاد آئی مولّا میں نے سنا ہے کر بلا سے چونٹھ بیبیاں چلیں تھیں، مصدر حیا نے سر جھکا کے فرمایا سچ ہے، منہ پر طمانچہ مار کر پوچھتا ہے مولّا میں نے سنا ہے شام میں تھیں، خون کا فوارہ بڑھ گیا، فرمایا یہ بھی سچ ہے، ابن منظر نے عمامہ اتار اٹھ کر ماتم کیا مولّا قیامت نہیں آجاتی کر بلا سے چونٹھ چلیں شام میں پہنچیں باقی بیبیاں کہاں گئیں۔ فرمایا ابن منظر ٹو نے کیا سن رکھا ہے ہم کیسے قید ہوئے، مولّا میں نے یہی سنا ہے بلا تشبیہ الٹے ہاتھ پس گردن بندھوائے گئے فرمایا صرف اتنا نہیں مجھے طوق بیڑیاں، ہتھکڑیاں ڈالی گئیں سترہ من کا ٹلے جامہ پہنایا گیا اس کے علاوہ اے ابن منظر شہر

ملعون ایک بڑی لمبی رسی لایا، اب مجھے معاف کر دینا اب تکلیف ہو جائے تو مجھے معاف کر دینا، شرمelon ایک لمبی رسی لایا میری پھوپھی کے گلے میں باندھی گئی باقی حصہ سیدہ ام کلثوم (صلوٰۃ اللہ علیہا) کے گلے میں، باقی جناب لیلیٰ کے گلے میں، باقی جناب ام رباب (صلوٰۃ اللہ علیہا) کے گلے میں، فرمایا اسی طرح تمام بیبیوں کو ایک ہی رسی میں باندھا گیا جو رسی بچ گئی وہ شمر لعین نے زجر بن قیس لعین کے ہاتھ میں دے دی، فرمایا چونٹھ پردہ دار ایک رسی میں، بچی ہوئی رسی زجر کے ہاتھ میں، زجر گھوڑے پر سوار اور میرے پردہ دار پیدل، اے ابن منظر تو سوچ سکتا ہے کہ گھوڑے کی رفتار کیا ہوتی ہے اور جنہیں اپنے گھر کے صحن میں چلنے کی عادت نہ ہو ان پردہ داروں کی رفتار کیا ہوتی ہے فرمایا زجر لعین کا گھوڑا دوڑتا رہا زمین ہلتی رہی، آسمان کانپتا رہا، سیاہ بُدقے کے ساتھ بتوں کے بین آتے رہے۔

اللعنة الله على القوم الظالمين
وسيعلم الذين ظلموا اي منقلب ينقلبون

پانچواں خطاب

بسم اللہ الرحمن الرحیم

والعصر ان الانسان لفي خسر الا الذين آمنوا وعملوا

الصلحت وتواصوا بالحق وتواصوا بالصبر.

قسم ہے عصر کی یقیناً انسان خسارے میں ہے سوائے صاحبان ایمان کے، مسلسل گزشتہ مجالس میں گفتگو آپ کی نظر سماعت ہوتی رہی اور اس وقت تک ہم نے مسلسل قرآن سے جب بھی خسارے کے بارے میں پوچھا تو یقیناً یاد ہوگا آپ کو، دو ہی حقیقتیں سامنے آئیں یا خسارہ ملا مولا علی کے چھوڑنے پر امیر کائنات کی ذات میں شک کرنے پر یا سلطان کر بلا سے دشمنی کرنے پر۔ گو بہت کچھ ابھی تشنہ تکمیل ہے، قرآنی مفاہیم ایک آیت تو پھر بہت بڑی چیز ہوتی ہے مانتطق کی زبان نے فرمایا مامن حرف من حروف القرآن الاولہ سبعون الف معنی قرآن کے ایک ایک حرف کے ستر ستر ہزار معنی ہیں۔ سانسوں کا رشتہ ٹوٹ سکتا ہے اسرار قرآن کا سلسلہ ختم نہیں ہو سکتا۔ بہر کیف آج کچھ اور بڑھاتے ہیں اس سلسلے کو کیا ہے وہ خسارہ جو نگاہ کبریائی میں ہے سورہ انکسوت سے ایک آیت کے ساتھ آغاز کرنے لگا ہوں آج کی مجلس کا، بڑی عجیب و غریب بات کی ہے ذات واجب نے، فرمایا:

والذين آمنوا بالباطل وكفروا بالله اولئك هم الخسرون. (سورۃ

(عَنْكَبُوت ۲۵)

”فرمایا جو لوگ باطل پر تو ایمان رکھتے ہیں اور اللہ سے کفر کرتے ہیں وہی تو خسارے میں ہیں۔“

چونکہ مجھے علم غیب نہیں، مجھے نہیں خبر کس سر سے گزر گئی کس کے دل پر نقش ہوئی یہ آیت بظاہر میں نے آج تک کوئی بندہ دیکھا نہیں جو کہے کہ میرا باطل پر ایمان ہے اور میں اللہ سے کفر کرتا ہوں، تو پھر یہ اللہ کہنا کیا چاہ رہا ہے؟ یہ میں اکثر بتا چکا ہوں ان القرآن یفسر بعضہ بعضا کہ قرآن اپنی تفسیر خود بھی کرتا ہے تو باطل پر ایمان لانا اور اللہ کو چھوڑنے کا مقصد کیا ہے، تو اس سلسلے کو دیکھنے کے لیے میں جب اوراق پلٹ رہا تھا قرآن کے تو سورہ نحل کی ایک آیت نے میری توجہ اپنی جانب مبذول کی بات کھل گئی، ارشاد ہے اَفَالْبَاطِلُ یُؤْمِنُونَ وَبِنِعْمَتِ اللّٰهِ هُمْ یُكْفَرُونَ (۲۷) ”کیا ہو گیا ہے لوگوں کو باطل پر ایمان رکھتے ہیں اللہ کی نعمت سے کفر کرتے ہیں“ (اللہ اکبر)

اور چونکہ میں نے آگے جانا ہے اس لیے لمبی بحث میں پڑنا نہیں چاہتا، لسان اللہ زبان سے لسان اللہ نے منبر کوفہ سے اعلان فرمایا تھا اِیْہِنَّا سَ اَنَا نِعْمَةُ اللّٰهِ التّٰی اَنْعَمَ اللّٰهُ بِہَا عَلٰی عِبَادِہٖ جِسْ نِعْمَتِ کَا قُرْآنِ مِیْنِ ذِکْرِ کَرِ کَ اللّٰہِ اِپْنِے بِنْدُوں پَر اِحْسَانِ جِتِلَاتَا رِہْتَا ہِے وَہِ نِعْمَتِ مِیْنِ عَلٰی اِبْنِ اَبٰی طَالِبِ (علیہا السلام) ہوں (نعرہ حیدری) اب تو آپ سمجھ گئے ہونگے کہ علی کے کفر کو اللہ اپنا کفر سمجھتا ہے علی کے انکار کو اللہ اپنا انکار سمجھتا ہے،

جیسے کہہ رہا ہے من حارب اللہ ورسولہ وہ شخص جو اللہ سے بھی جنگ کرے اور رسول سے بھی، رسول سے تو جنگ کرنا آتا ہے سمجھ میں، اللہ سے کون لڑتا ہے؟ چونکہ رسول کا نام الگ لیا رسول تو بدن رکھتا ہے رسول جسم میں ہیں ہاتھ سے تلواریں پکڑ سکتے ہیں۔ وہ تو جسم نہیں رکھتا، جب تفاسیر اہل بیت کو پڑھا تو سمجھ آیا کہ جو علی سے لڑے وہ جلی سے لڑا تو باطل پر ایمان اور علی سے کفر کرنے والے خسارے میں ہیں اور آپ بے شک تجربہ کر کے دیکھ لیجئے گا اگر غففر کے کہے پر بھروسہ نہیں ہے شرق سے غرب تک شمال سے جنوب تک عالم رنگ و بو میں ایک بھی مولوی آپ کو نظر نہیں آئے گا صرف شیعہ مولویوں سے پوچھنا، جب سے میرا گھر بیمار ہوا ہے مجھے غیر یاد ہی نہیں، پوچھنا کہ یہ سچ ہے کہ جہاں جہاں اولاد آدم سے گناہ ہوتے ہیں شیطان بھٹکتا ہے؟ مولوی کبھی یہ نہیں کہے گا کہ میں نہیں مانتا شیطان بھٹکتا ہے چونکہ شیطان ایک ہے اولاد آدم اربوں، تو اربوں آدمیوں کو ایک کیسے بہکا سکتا ہے شیطان کو اربوں جگہ حاضر بھی مانے گا ناظر بھی تسلیم کرے گا ہر جگہ اس کی موجودگی بھی مان لے گا اور جب علی کے بارے میں صرف چالیس جگہ ذکر کرو گے تو کہے گا عقل میں نہیں آرہی کیسے چلے گئے (نعرہ حیدری)

اور عقل میں تو جب آئے جب عقل ہو، بار بار قرآن کہہ رہا ہے ان فی ذالک لایۃ لقوم یعقلون۔

کہ کھلم کھلا نشانیاں ہیں لیکن ان کے لیے جو عقل استعمال کرتے

ہیں۔ تو علیؑ کا منکر خسارے میں، آگے چلو، سورہ اعراف قیامت کا ذکر ہو رہا ہے اگر لکھا گیا لوحِ دل پر تو اس ایک مسئلے میں ایک ہزار ایک مسئلے کا حل ہے، بات لکھنے کی اور شرط توجہ کی ہے۔

والوزن يومئذ الحق فمن ثقلت موازينه فاُولئِكَ هم المفلحون ومن خفت موازينه فاُولئِكَ الذين خسروا انفسهم بما كانوا باليتنا يظلمون. (۹)

فرمایا قیامت کے دن تو لونا اعمال کا برحق ہے تو اتنا تو بچے بھی سمجھ جائیں کہ بات کافر کی نہیں ہو رہی کافر اعمال کرتا ہی نہیں، بھی جو ایمان ہی نہیں لایا وہ عمل کیا کرے گا، جس نے کلمہ نہیں پڑھا وہ نماز کیا پڑھے گا تو یہ اعمال جو ٹل رہے ہیں تو کلمہ پڑھنے والوں کے، آگے دو گروہ بتائے اللہ نے، فرمایا فمن ثقلت موازينه۔

جن کے اعمال کا پلہ بھاری ہو گیا فاُولئِكَ هم المفلحون۔
وہی فلاح یافتہ لوگ ہیں ومن خفت موازينه۔

اور جس کا پلہ ہلکا رہا وَاُولئِكَ الذين خسروا انفسهم۔

یہی لوگ تو ہیں کہ جن کی جانیں خسارے میں ہیں۔ پالنے والے کیوں؟ اس لیے کہ ان کے عمل تھوڑے تھے، اب جاگنا مجھے نہیں پتہ کون کس نیت سے آیا جو حقیقت لینے آیا جو مذہب اہل بیتؑ کی روح کو سمجھنا چاہتا ہے اس سے کہنے لگا ہوں جملہ، پالنے والے اس لیے کہ انہوں نے نمازیں پڑھی نہیں تھیں یا تھوڑی پڑھیں روزے رکھے نہیں یا کم رکھے،

فرمایا ہضیان نہ بک، ظاہری اعمال کی بڑی کثرت ہے تو پھر پالنے والے پہلے ہلکا کیوں ہے خسارے میں کیوں ہیں؟ فرمایا! اس لیے کہ کانوا بایتنا یظلمون یہ وہ لوگ ہیں جو ہماری آیتوں پر ظلم کرتے تھے۔ (نعرہ حیدری)

ایک مسئلہ میں سامعین سے سمجھنا چاہوں گا، ہے قرآن، روایت ہوتی تو مولوی نے بڑا آسان نسخہ بتا دیا ہے کہ سمجھ میں نہ آئے تو کہہ دو روایت ضعیف ہے۔ مجبور ہے یہ آیت ہے اور آیت اعلان کیا کر رہی ہے کانوا بایتنا یظلمون ہماری آیتوں پر ظلم کرتے تھے یہ لوگ، اب قرآن کی آیتوں پر ظلم ہو سکتا ہے؟ سر اٹھاؤ، پالنے والے آیتیں تو لفظ ہیں لفظوں پر کیا ظلم؟ یا تو تو یہ کہتا کہ میری آیات کا انکار کرتے تھے تو ہم یہ سمجھتے کہ آیات کو نہیں مانا انہوں نے یظلمون ظلم کرتے تھے تو پھر میں نے قرآن کی اوراق گردانی کی کہ اسی مطلب کی کوئی آیت ملے مفہوم ظلم سمجھ میں آئے تو سورہ بقرہ کی ایک آیت، اللہ فرماتا ہے وما ظلمونا ولكن کانوا انفسهم یظلمون اور ان لوگوں نے ہم پر ظلم نہیں کیا خود پر ظلم کیا ہے۔ یہ بات پہلے سے بھی زیادہ حیران کن ہو گئی اب اللہ خود کو بھی شامل کر رہا ہے کہ یہ جو ظلم کیا ہے ہم پر ظلم نہیں درحقیقت یہ خود پر ظلم کرتے رہے ہیں کیونکہ جتنا ظلم بڑھائیں گے ہم عذاب زیادہ کریں گے۔ تو پھر اللہ پر ظلم ہو سکتا ہے؟ نہیں، تو پھر کیوں کہا قرآن نے؟ اب جس نے مولوی سے سنا ہو وہ واپس چلا جائے جس نے مولا سے سنا ہو وہ میری طرف دیکھے، قرآن کے وارث ششم سے کسی نے پوچھا مولا یہ کیا کہہ رہا ہے اللہ کہ

وما ظلمونا ولكن كانوا انفسهم يظلمون

مولا فرماتے ہیں ان اللہ اجل واعظم من ان يظلم عليه ولكن خلط

انفسنا بنفسه

اللہ جلیل ہے بلکہ جلیل تر ہے عظیم ہے بلکہ عظیم تر ہے۔

اس بات سے کہ اس پر ظلم کیا جائے۔

اللہ نے اپنے نفس کے ساتھ ہم چودہ کے نفوس کو مخلوط کر دیا ہے۔

(نعرہ حیدری)

میں ذرا تھوڑا پڑھا ہوا ہوں یہ مخلوط کے معنی کیا ہوتے ہیں؟ کفر و

ایمان کی سرحد پر بات ہے، مخلوط تو اسی کو نہیں کہتے کہ آپ دودھ لائے

ایک کلو، چینی لائے ایک چھٹانک، چینی دودھ میں ڈال دی، میں کہوں چینی

نکال کر دیجئے مجھے چاہیے، آپ کہیں گے کہ نہیں نکل سکتی وہ تو مخلوط

ہوگئی۔ (اللہ اکبر)

جاؤ میرا چیلنج ہے لے جاؤ علمائے زمانہ تک اس منبر سے نجف

اشرف کے حوزہ علمیہ تک، سر اٹھاؤ سوال صرف اتنا ہے کہ علمائے زمانہ مل

کر غصنفز کو اس کا جواب دیں کیا اللہ میں ان چودہ سے زیادہ بہتر بنانے کی

قدرت تھی یا نہیں؟ اگر کہیں تھی تو جس نے جان کر ناقص بنائے وہ اللہ

نہیں، توحید کا لفظ رٹ لیا ہے ملاح نے، خدا کی قسم توحید کی الف ب نہیں

آتی جب تک خطیب منبر سلونی نہ پڑھائیں کہ توحید کیا ہے سمجھ نہیں سکتا کوئی

بندہ، جواب دیں علماء مجھے کہ اگر بنا سکتا تھا اللہ تو پھر کیوں نہیں بنائے اور

اگر نہیں کر سکتا تو پھر خدا قادر کیسا؟ (اللہ اکبر) آؤ جب میں نے اللہ سے پوچھا تھا کہ پالنے والے کیا ہے، آواز قدرت آئی غنفر ہضیان نہ بک، میری قدرت مستحیلات امکانیہ میں ہوتی ہے مستحیلات عقلی میں نہیں یعنی میں اس ناممکن کو ممکن کرتا ہوں جو عادت میں ناممکن ہو جو عقل میں ناممکن ہو اسے نہیں کرتا، مثلاً ایک اور ایک دہ ہیں ان کا تین ہونا عقل کے خلاف ہے میں کر دوں گا لیکن ان میں صلاحیت نہیں تین ہونا، تو فرمایا اسی طرح ظرف تخلیق میں زیادہ گنجائش ہی نہیں کہ اس سے بہتر ہوں چونکہ اس سے جو بہتر ہے وہ میں خود ہوں۔ (نعرہ حیدری) بھی چینی کہاں گئی؟ قبلہ وہ تو مخلوط ہو گئی، کیا مطلب؟ مل گئی، اب میں غصے میں ہوں مجھے چاہیے تھی آپ نے دودھ میں مخلوط کر دی میں اس چینی کو مٹا کے رہوں گا آپ کہیں گے جناب قبلہ چینی آپ کے بس سے باہر ہو گئی، الگ ہوتی تو مٹا سکتے تھے اب تو اس نے دودھ میں مخلوط ہو کر اپنے وجود کو وابستہ کر لیا ہے دودھ کے وجود سے پہلے دودھ کو فنا کرو وہ خود بخود فنا ہو جائے گی۔ تو یہی بقا باللہ فنا فی اللہ کا مسئلہ ہے خلت انفسنا بنفسہ۔

ہم مخلوط ہو گئے اس کے نفس میں، کیا مطلب؟ ہم چودہ اللہ کی ذات میں فنا ہیں اب اگر ہمیں مٹانا ہے پہلے توحید کے گلے پر خنجر رکھو (نعرہ حیدری)

مین نے دیکھا ہے پورنی کائنات میں ایک ایک چیز کو ٹٹول ٹٹول کر دیکھا چھو چھو کر دیکھا دنیا میں جتنی سیادتیں تھیں ہر سیادت کا علی سے

کوئی نہ کوئی تعلق نکلا، مثال کے طور پر سید الامکان مکانوں کا سردار کعبہ، جگہوں کا سردار کعبہ، سید الاملائکہ جبرائیل، سید الاکتب قرآن، سید الانساء جناب سیدہ فاطمہ (صلوٰۃ اللہ علیہا) سید شباب اہل الجنت امام حسن اور امام حسین۔ سید الانبیاء تیرا نبی، اب جتنی سیادتیں ہیں ایک رسول کو الگ کر کے باقی جتنے سید ہیں سارے محتاج کھڑے ہیں علی کے سامنے (نعرہ حیدری)

کیسے؟ مکانوں کا سید کون؟ کعبہ، علی کا زچہ خانہ۔ جبرائیل ملائکہ کا سید ہے، میرے مولا کا نوکر ہے (اللہ اکبر) اگر علی نہ ہوتے عالم ازل میں تو فیل ہو گئے تھے سید الاملائکہ اللہ کے سوال کے جواب میں اُسی بات پر تو جبرائیل شاگرد مشہور ہوا ہے میرے مولا علی کا جب جبرائیل کو اللہ نے خلق کیا پوچھ لیا تھا اے پیدا ہونے والے من انا من انت میں کون ہوں تو کون ہے کہا انت انت انا انا تو تو ہے میں میں ہوں، پردہ نور کا ہٹا کے امیر کائنات باہر آئے فرمایا تمہیں یہ تک ادب نہیں کہ ہڈوں کے سامنے تو میں میں نہیں چلتی انت رب الجلیل وانا عبد ذلیل واسم جبرائیل

اسی دن سے تو استاد شاگردی ہو گئی تو علی کی وجہ سے سید بنا۔ کعبہ بھی علی کی وجہ سے بیت اللہ تو تھا، قبلہ کہاں۔ تھا قبلہ گر تو علی تھے علی نے کیا تھا۔ قرآن سید الکتب دُعا کیجئے کہ میں حق پہنچا سکوں اور مومنین حق کی ضرب برداشت کر سکیں قرآن ہے علی کا قصیدہ (نعرہ حیدری) جی قرآن میں اللہ کہہ رہا ہے کیا بات ہے تیرے چلنے کی کیا بات ہے تیرے

نماز پڑھنے کی کیا بات ہے تیرے رکوع میں زکوٰۃ دینے کی لیکن جب بات بڑھ گئی کیا بات ہے تیرے گھوڑے کی ٹاپوں کی (نعرہ حیدری) یہ لکھا ہے ناں قرآن میں والعدیت فبحا۔

قسم ہے صوموں سے پیدا ہونے والی اس آواز کی فالصوریث قدحاً قسم ہے ان چنگاریوں کی جو صوموں کی ٹاپ سے پیدا ہو رہی ہیں گھوڑے تک کی قسمیں۔ سیدۃ الانساء بتول، محکومہ علیٰ کی۔ جو انان جنت کے سید حسن و حسین، محکوم علیٰ کے۔ اب تک جتنے بھی سید گئے وہ سارے علیٰ کے پیچھے کھڑے ہیں اب بچ گیا ایک سید، سید الانبیاء محمدؐ جو ہر لحاظ سے افضل تھا علیٰ سے منصب میں، عہدے میں، فضیلت میں، ذات میں، حقیقت میں، حاکم تھا علیٰ کا ہر لحاظ سے افضل رسول، اب بے دل نے دیکھا کہ ہر سید کو جھکا دیا میں نے علیٰ کے سامنے یہ ایک سید ہے علیٰ اس سے افضل تو ہو سکتا ہی نہیں، وقت تھا اسلام آباد والو گزرتا گیا مکہ فتح ہو گیا رسولؐ نے فرمایا یا علیٰ ہم نے مکہ کیا چھوڑا کعبہ ہی بے وارث ہو گیا لوگوں نے بت رکھ دیئے، اب میں نہیں سمجھ سکا کہ جو زمین پر بیٹھ کر انگلی اٹھائے اور چاند کا جگر چیر دے (اللہ اکبر) ایسا ہی ہے ناں کعبہ دیکھا ہے اتنا زیادہ بلند نہیں ہے بھی جتنا بھی بلند ہو چاند تو چوتھے آسمان پر ہے جو اشارے سے اسے چیر سکتا ہے وہ بت نہیں کر سکتا تھا، مجھے نہیں خبر بس میری بات ہو گئی ختم، سنو لکھو لوحِ دل پر یا علیٰ توڑ دیں جی قبلہ توڑ دینے چاہیں، یا علیٰ چھت زرا اُدنچی ہے کھڑے کھڑے ہاتھ نہیں جا رہا یا میں

تمہیں اٹھاؤں یا تم مجھے اٹھاؤ، جلدی سے علی بیٹھ گئے رشتے کا تقاضہ بھی یہی، عہدے کا تقاضہ بھی یہی، منصب کا سوال بھی یہی کہ میں اٹھاؤں آپ سوار ہو جائیں بلا تشبیہ نبی کا پاؤں اٹھا بھی کہ فوراً اللہ نے جبرائیل کو بھیجا کہ جا کر میرے حبیب کو کہو ولی اللہ ہے علی، لسان اللہ ہے علی، وجہ اللہ ہے، عین اللہ ہے علی، ید اللہ ہے علی، نفس اللہ ہے علی، میرے سر سے پاؤں تک میری تصویر ہے، میری تصویر پر پاؤں نہ رکھنا اس کے لیے خود جھک جا۔ (نعرہ حیدری)

بس ختم ہو گئی میری بات، جس علی کے جلی سے یہ رابطے ہوں اس کی ذات میں شک کر کے دین و دنیا کے خسارے کا شکار نہ بننا، پس اسے مانے جاؤ نفع ہی نفع اور اس کے سوچنے میں خسارہ ہی خسارہ، گھانا ہی گھانا۔ درود پڑھ لو با آواز بلند۔ یہ بھی طے ہے کہ جب تک چار آنسو نہ ہوں مجلس کی وارث بی بی راضی نہیں ہوتی۔ تحقیق کرو پوری عالمانہ ضمانت سے پڑھنے لگا ہوں، میں نے پڑھا ہے کہ تین بہنیں ایسی ہیں سرزمین کر بلا پر جنہوں نے اپنے اپنے بھائیوں کی لاش سے بڑی مشکل سے دوا کیا ہے بات سمجھ میں آگئی تو قبر میں بھی ماتم کرنے کے لیے کافی ہے۔ پہلی بہن فاطمہ بنت حسن (علیہا السلام) تمہارے دوسرے امام کی دختر، لہو رونے والے کا حرم چوتھے امام کی زوجہ ہے اس بی بی کا نام بھی سیدہ فاطمہ (سلام اللہ علیہا) ہے۔ تاریخ بتاتی ہے کہ مقتل کی سرزمین پر اس نے اپنے بھائی قاسم سے بڑی مشکل سے دوا کیا ہے۔ کیوں؟ العظمۃ اللہ) رونے والو یہ تو

جانتے ہو کہ سب بیبیوں کے ہاتھ پس گردن تھے یہ مشکل تو سب کے ساتھ تھی اور اسے مشکل اس لیے پیش آئی کہ کبھی یہاں بیٹھ کر ودا کیا کبھی وہاں بیٹھ کر ودا کیا کیونکہ اس کا بھائی کسی ایک جگہ پر نہیں تھا چونکہ بھائی تقسیم ہو چکا تھا بڑی مشکل سے ودا کیا اس بہن نے اپنے بھائی کے لاشے سے اور یقیناً پردے میں میری ماؤں میں بہنوں میں بیٹیوں میں کہیں نہ کہیں پھومبھی کھینچی موجود ہیں انہیں کو گواہ بنا کر جملہ کہنے لگا ہوں دوسری بہن کر بلا کی زمین پر چار سالہ بتول ہے۔ سکینہ (سلام اللہ علیہا) نے بڑی مشکل سے ودا کیا، مجھے معاف کرنا میں نے یہی دیکھا ہے کتابوں میں، سب بیبیاں بین کر رہی ہیں لاشوں کے سر ہانے، چار سالہ بچی دائیں بائیں مقتل میں دوڑتی پھر رہی ہے اللہ جانے ڈھونڈ کیا رہی ہے، دوڑ دوڑ کر جب تھک گئی شام والی بی بی کے سامنے پوچھتی ہے پھومبھی اماں میرا اصغر پھومبھی اماں مجھے اپنے شیر خوار بھائی کا لاشہ نہیں مل رہا۔ ایک ہی کیفیت ہے یہاں پھومبھی اور کھینچی کی، بی بی نے اشارہ کیا ایک ٹیلے کی جانب سکینہ (سلام اللہ علیہا) بیٹے یہاں دفن کیا تھا اصغر کو تیرے بابا نے، اب دونوں باتیں ملا کر آپ کو بتا رہا ہوں اور منبر چھوڑ رہا ہوں کھینچی کو تو بنادیا خود بھی کچھ ڈھونڈ رہی ہے کافی دیر سے علی کی بیٹی، یہی ہے وہ تیسری بہن، کتابیں بتاتی ہیں بی بی ہر ایک لاش پر جاتی ہیں غور سے دیکھتی ہیں پھر ٹھنڈی سانس لے کر کہتی ہیں یہ میرا حسین نہیں ہے رونے والو جب کافی دیر گزر گئی یہ اولاد بہن نے پوچھا کیا بی بی کیا ڈھونڈ رہی ہو فرمایا

اکبر کا بابا نہیں مل رہا۔ اب مجھے معاف کر دینا خدا کے لیے، ام کلثوم (سلام اللہ علیہا) نے فرمایا: بی بی یہ جو ٹوٹی ہوئی تلواروں کا ڈھیر ہے یہ جو پتھروں کا ٹیلہ سا بن گیا ہے یہ جو آڑے ترچھے نیزوں کا انبار پڑا ہے مجھے یقین ہے آخری سجدہ گاہ یہی ہے حسینؑ کی، اسے ہٹا کر دیکھ۔

الالعة الله على القوم الظالمين
وسيعلم الذين ظلموا اي منقلب ينقلبون

